

اللہ اکبر

۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ

عجب تعریف اسے کوہی اور سلام ہی ان بندوں پر جنکو اس نے

اصْطَفَىٰ اَمَّا بَعْدُ فَيَقُولُ الرَّاجِي

بند کیا بہر صورت بعد اس کے کہنا ہی اسے دار

رَحْمَةِ اللَّهِ الْجَلِيلِ مُحَمَّدٍ اِسْمَعِيلَ ابْنِ

بزرگی والے اسے کی رحمت کا محمد اسمعیل بیٹا

عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنِ مَسْنَدِ الرُّقَّتِ الشَّيْخِ

عبد الغنی کا بیٹے ہین ابنے زبکی

الْاَجَلِ رَئِيسِ الْمَحْدَثِينَ وَتَاجِ اُمَمٍ

بزرگی کے جو سردار ہین محمد نوکے اور تاج

الشَّيْخُ وَلِيُّ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ

جو دہ شیعہ ولی اسے شیخ مہدی عبد الرحیم کے

الْعَمَرِيُّ الدِّهْلَوِيُّ قَدْ سَنَّ سُنَّةَ

دھڑ قمر کی اور اس سے دھلی کے رہنے والے باک ہوں انکے راز

الْحَقُّ أَنْ رَفَعَ الْبَسْدَيْنِ حُنْدَ

سپا مسئلہ یہ بھی کہ دونوں ہاتھ کا اٹھانا ہزار شروع

الْإِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوعِ وَالْقِيَامِ مِنْهُ

کر یکہ وقت اور رکوع کر بنے وقت اور رکوع سے

وَالْقِيَامِ إِلَى الثَّلَاثَةِ سُنَّةٌ

مہدی کے وقت اور تیسری رکعت ادا کر کے کہ اٹھنے وقت (ش ۳) (ش ۳) بقیہ بعد
قعدہ اولی کے *

خَيْرُ مَوْكِدَةٍ مِنْ سَنَنِ الْهَدَى

خیر موقدہ کہ سنت ہی اس سنو سنے کہ بسبب ہدایت کے (ش ۳) (ش ۳) بقیہ بعد

فِي ثَابٍ فَا حِلُّهُ بِقَدْرِ مَا فَعَلَ إِنْ

بھر ثواب یا اگر رفع یدین کرینو الاموافق ایہ کئے کے اگر

دَائِمًا فَبِحَسْبِهِ وَإِنْ مَرَّةً فَبِمِثْلِهِ

ہمیشہ کرے تو ہمیشہ کا ثواب۔ اور اگر ایک دفع کرے تو ایک دفع کا ثواب

(ش ۳) بقیہ بعد

خدا حاصل کر نیکی

سنت سے جو

استغفر ہوں ہر

اسمیں سے

یہ بھی ہے *

(ش ۳) بیش طبع
کرنیوالے کو بڑے ہوئے

(ش ۳) اپنے بیان عالم
بالحدیث سے مراد

سارے جو ان کی حدیثیں
جانبوا، نہیں ملکہ اسی

مسئلہ کی حدیثیں
جانبوا الا *

(ش ۲) اس آیت کا نام
ہم ہی ومن بشارتی

الرسول من بعدہما
تدعی لہ الہدیٰ وینزع

غیر سبیل المومنین
نولہ مانولای ونصلہ

جہنم وساعات مصیرا
اور جو کوئی مخالفت

کری رسول سے
جس کھل بھی

اسیرا کی بات اور
چلے سب معاند کی

راہ سے سوائے ہم اسکو
حوالے کریں ذہن

طریقت جو اسے
نکڑی اور دالین

اسکو دوزخ
میں اور بہت بری

جگہ پہنچا اس آیت سے
گنوار سے کرے

(۲۲)

وَلَا يَلَامُ تَارِكَهُ وَالْيَ تَرِكُهُ مَدَّةَ عَمْرٍ

اور ماست کی جاگن رفع یدین نہ کر نیوالے ہر گرجہ عمر بھر کرے ش ۲

وَبِأَسْمَاءِ الطَّاعِنِ الْعَالِمِ بِالْحَدِيثِ أَيْ

اذا رجوع طعن کرنے والا ہی عالم ہو کر حدیث کا بغیر سمع

مَنْ ثَبَتَ عِنْدَهُ الْأَحَادِيثُ الْمُتَعَلِّقَةُ

کتابت ہوں اسکے پاس حدیثیں متعلقہ

بِهَذِهِ الْمَسْئَلَةِ فَلَا ادْخَالَهٗ

رفع یدین کے مسئلہ سے (ش ۳) سو نہیں موقع اسکی داخل کیے جائے گا سوا

فِي مَنْ يَشَاقِقُ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ

اُس جماعت کے کہ مخالفت کرتی ہی رسول کی بعد ظاہر ہوئے کے

لَهُ الْهُدَىٰ وَزَيْدٌ بِالسَّنَةِ الْهُدَىٰ

انکے پاس ہدایت (ش ۲) اور مراد ہماری سنت ہدیٰ ہے اس جگہ سے

فِعْلٌ غَيْرُ فَرْضٍ وَغَيْرُ مَخْتَصٍ بِالنَّبِيِّ

وہ فعل ہی کہ فرض نہ ہو اور مخصوص نہ

صَلِّمْ فَعَلَهُ هُوَ وَالْخَلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ

صلیہم کے ساتھ نہ خضر نے کیا ہوا اسکو یا اچھے اچھے خلیفہ

أَوْامِرُوا بِإِقْرَارِ قُرْآنِهِ

حاکم کیا ہوا انھوں نے اس فعل کا کوئی کام تو مع کیا اس سے کہ

قُرْبَةً وَلَمْ يَنْسَخْ وَلَمْ يَتْرِكْ بِالْأَجْمَاعِ

نزدیکی حاصل کر لیا اور منسوخ نہ ہوا اور متروک نہ ہوا اجماع سے

وَبِغَيْرِ الْمَرْكَةِ مَا فَعَلُوا

اور بظاہر غرض کہ وہ فعل ہی کر سھوئے نہ کہ کبھی کیا اسکو

وَتَرَكْزَةً أُخْرَى فَبَقُوا لَنَا فِعْلٌ

اور کبھی نہیں کیا پھر کہنے سے ہمارے کہ سنت ہم ہی فعل ہی

خَرَجَ بِهِ عَدَمُ الرَّفْعِ فَإِنَّ الْعَدَمَ

یکل گیا اسے رفع بدن نہ کرنا سنت ہم ہی ہونی سے نہ کہ کوئی نہ کرنا کوئی نہ کرنا

لَيْسَ بِفِعْلٍ نَعْمًا إِذَا كَانَ الْعَدَمُ مُسْتَمِرًّا

کرنا نہیں داتے (ش ۳) مگر ان جب ہو ناعدم رفع ہمیشہ

فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءِ

زمانے میں نبی صائم کے اور خلفاء

الرَّاشِدِينَ فَقَطَّعَهُ يَكُونُ بَدْعًا

راشدین کے کو اس صورت میں چھوڑ ناعدم رفع کا ہو گا بدعت (شرہ)

ہیں کہ وہ مسلمانوں کی

اس زمانے میں

رفع بدعت وغیرہ کر

ہی سو یہ دھوکا اور

تحریف ہی کہ

راستہ معلوم نہ کیا

مناہت نہ ہو

اور نہ مانوسے

مراد پہلے تو صحابہ اور

تابعین اور تبع تابعین

ہیں انکی مخالفت

البتہ چاہئے کہ موافق

آپ کے انکی مخالفت

دو رخ کی راہی

اور اس زمانے کے

مسلمانوں کی مخالفت

کر جھوٹے قرآن

وحدیث پر نہ چلنا

اپنا ناسخ ہر رکا

ہی عین مناسبت

رجول اور اگلے

مومنین کی ہی *

(ش ۵) یعنی رفع بدعت

کے مسئلہ میں

(ش ۲) یعنی نصرت

اور ان کے

(۳) اگر کوئی کہے
 کہ سنت کے نیچے
 طریقہ بھی ہوئے
 ہیں ہم رفع اس
 سے تو سنت ہی
 حجاب اٹھان کر
 اب سے سر جھینڈ
 ثواب نہیں جیسا
 کہ حضرت کا طریقہ
 ظہر کی سنت بار
 رکعت پڑھنا بھی
 تھا اور دو رکعت
 بھی لیکن دو رکعت
 پڑھنے والے کو چار
 سین سے دو چھوڑ دینا
 ثواب نہیں *
 (۳) اور سنت
 کرنا بولتے ہیں *
 ضیعہ یعنی جو لوگ
 دھوکا دیتے ہیں کہ
 ہاتھ نہ اٹھانا بھی
 سنت ہی ایک
 سنت تھا ورنہ
 دو سر ہم کرنا کہا
 ضرور محسن نادان

وَلَيْسَ فِي مَفْهُومِ الْبِدْعَةِ اِزَالَةُ السُّنَّةِ
 اور دال نہیں ہے سنت کے زور کرنا سنت کا (ش ۳)
 حَتَّى يُلْزَمَ كَوْنُ الْعَدَمِ سُنَّةً بَلْ مَفْهُومُهَا
 نالازم آدے عدم رفع کا سنت ہونا بلکہ سنت کے
 فَعْلٌ لَمْ يَفْعَلْ فِي زَمَنِهِمْ وَبَقُولُنَا
 جو فعل کرنا گیا زمانے میں نہی معلوم اور خلفاء کے ادھارے کہتے تھے
 خَيْرَ فَرَضٍ خَرَجَتْ الْفَرَائِضُ كُلُّهَا
 فرض نہ ہو نکل گئے سب فرض (ش ۳)
 وَبَقُولُنَا خَيْرَ مَخْتَصٍ خَرَجَتْ النِّوَافِلُ
 اور رہا رہے کہے سے خاص ہو نکل گئے نفل
 اَلْمَخْتَصَّةُ بِهِ صَلَاحُ كَالْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ
 جو خاص ہیں نبی صلحہ کے ساتھ جیسا ملا مار دیا (ش ۴)
 وَبَقُولُنَا لَمْ يَنْسَخْ خَرَجَتْ السُّنَنُ
 اور رہا رہے کہنے سے منسوخ نہ ہو نکل گئیں منسوخ
 اَلْمَنْسُوخَةُ كَالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ وَبَقُولُنَا
 منسوخ جیسا کھڑے رہنا جمارہ دیکھا (ش ۵) اور رہا رہے کہنے سے

نبی اکبر کبھی حضرت

رفع مکر نے تو سبھی

رفع کو ترک سنت

نہ نہ لے بلکہ بدعت

کہتے *

(ش ۲) یعنی ہر وقت

وقت طسنت چھوڑ دیا

تو نہیں کہتے *

ش ۳ یعنی تعریف سے

سنت ہدی کی

(ش ۱۲) یعنی بے افکار

کے کئی روزے

ما کر رکھنا

(ش ۵) کہ منہ خیرہ جنازہ

دیکھ کر تھکے کی

حدیث کی دوسری

حدیث سے صاف

نابت ہی

(ش ۲) کہ کہ صنت

بالاجماع متروک تھا

(ش ۳) یعنی خلاف ہو

مثلاً ایک سے توفعل

یا حکم نابت ہو اور

دوسری سے

برعکس *

لَمْ يَشْرِكْ بِالْإِجْمَاعِ خَرَجَتِ السُّنَنُ

متروک نہواجماع سے نکل گئیں و سنین

الْمُتْرُوكَةُ بِهِ كَالرَّفْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

چھوڑ دی گئیں اجماع سے جسا کہ تھا ماد و بکرونیہ (ش ۲)

قَدْ هُنَا أَدْخَلَ مَقَامَاتٍ بَعْدَ تَهْمِيدٍ مَقْدِمَةٍ

بھر بیان تو مقام کا بیان چاہئے بعد تہمید ایک مقدمہ کے

وَهِيَ أَنْ تُتْرَجَّحَ فِي تَعَارُضٍ

اور وہ مقدمہ یہی کہ ظاہر ایک حدیث کا دوسری پر حیان

الْأَخَادِيثِ أَوْ لَا بِقُرَّةِ السُّنْدِ وَثَانِيًا

تعارض ہو ش ۳ یعنی توسل کی قوت سے ثابت ہونا ہی اور دوسری

بِشَرْطِهِ تَالِثًا بِكثرةِ فَعْلِ الصَّحَابَةِ

ش ۴ سے بدلتے اور دوسری ہمت سے صحابہ عمل کر رہے (ش ۲)

وَأَنَّ فَهْمَ الصَّحَابِيِّ لَيْسَ بِحَاجَةٍ

اور یہ کہ سمجھ صحابی کے حجت نہیں (ش ۵)

الْإِثْبَاتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

یہ سام ثابت کرنا اسکا ہی کہ نبی صلی

ہو

(ش ۲) یعنی حکیم کی سند

قدیمی ہو وہی غالب

ہی اور اگر سند

دو نو کی راہ بھی

نوج مشہور ہو کر

شہرت میں بھی

وہ نو پر اب ہوں

تو جبر علی صحابہ

کا زیادہ ہو *

ش ۳) یعنی روایت

کو صحابی کے اعتبار

ہی اور فہم کو خواہ

قرآن میں خواہ حدیث

میں خواہ حضرت

کے فعل کی حقیقت

سمجھنے میں اعتبار نہیں

خاص صاحب فہم

صاحب فہم تھا کہ ہو

دوسرے کا

کے فعل و قول ہے *

ش ۴) یعنی واسطہ

ہو و معکم ج آہ بھی

جو محمل ہی صاف

اس میں بیان نہیں کر

کتنے سر کا صحیح کریں

حدیث ناصیہ سے

باد سر کا صحیح فرض

(۸)

اللہ علیہ وسلم رفع ید یدہ فی مَاضِع

اتھائے اپنے دونوں

أَرْبَعَةً فَبَقُولَ أَحَادِيثَهُ أَشْهَرُ مِنْ

چار جگہ میں سوہم کہنے ہیں حدیثیں رفع یدین کی زیادہ مشہور ہیں

حَدِيثِ النَّاصِيَةِ الَّذِي بَنِي عَلَيْهِ

حدیث سے اگلے باد سر کے مسح کی جبر بنا ہی

تَعْيِينَ مَسْحِ رِجْلِ الرَّاسِ بِالْفَرْضِيَّةِ وَجَعَلَ

مسح مقرر کرنے کی باد سر کا فرض جاننا اور رخصت ہوا یا

بَيَانًا لِمَا حَمَلَ الْكِتَابُ وَكَذَلِكَ مِنْ بَعْضِ

بیان آہ کا جو محمل تھی ش ۲) اور اسی طور زیادہ مشہور ہی ہونے

الْأَحَادِيثِ الَّتِي بَنِي عَلَيْهَا سُنِّيَّةُ

حدیثوں سے کہ جبر بنا ہی

بَعْضِ الْأَفْعَالِ كَوَضْعِ الْيَمَنِ عَلَى

بعض کاموں کے سنت ہو چکی جیسی حدیث دانا اتھار کہہ چکی

الْيَسْرِي وَرَفْعِ الْمَسْبُوحَةِ وَصَلَوْ

بائیں پر اور کلمہ کی انگلی اٹھانے کی نشہد میں اور حدیث

بائیں پر اور کلمہ کی انگلی اٹھانے کی نشہد میں اور حدیث

بائیں پر اور کلمہ کی انگلی اٹھانے کی نشہد میں اور حدیث

تکھرا یا اور رفع بدین

کی حدیث اُسے

زیادہ مشہور ہیں

اسنے کیا قسور کیا

کہ رفع بدین کو

سات بھن نہ بولیں

(ش ۲) اور

یونہی رفع بدین

کی حدیث زیادہ

مشہور ہیں

التَّسْبِيحُ وَحَنَ نَذَرَ شِيَا مِنْهَا

التسبیح کی ش ۲ اور ہم ذکر کرتے ہیں تکھو رمی بدین رفع بدین کی

فَمِنْهَا مَا اخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ

سو انھیں بنوں سے ہی ج زکالا بخاری اور مسلمانے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

عبد اللہ بن عمر سے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذُّ وَمَنْكِبَيْهِ إِذَا

اُٹھایا کرتے تھے، دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں تک جب

أَفْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ

فار شروع کرنے اور جب اللہ اکبر کہنے رکوع میں جاتے

وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهَا

اور جب سر اُٹھانے رکوع سے اُٹھ اُٹھانے

كَذَلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدِهِ

و یسماہی ش ۳ اور فرماتے سنا اللہ اسکی ج تعریف کرے اسکی

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ

اے رب ہمارے، تجھ کو تعریف ہی اور نہ ہنمہ اُٹھانے

ش ۲ سے جیسما ہا

کے شروع میں

اُٹھانے *

فِي السَّجْدَةِ وَآخِرُ الْبُخَارِيِّ عَنِ نَافِعٍ

حب بنہ کر نیکو اسہ اکبر کہے ش ۲ اور زکا۔ بخاری نے نافع سے ش ۲

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ

بَشَكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بِشَرِّهِ عِشْرَةَ كَرْتِ نَحْمِ مَار

رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا

اِجْتَمَعَ بِأَسْجَدِ الْاَتْمَا لَ اُور ج ب ر ك و ع ك ر نَ اُور ب ب

قَالَ سَمِعَ اللَّهَ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا

كہتے سمع اسہ لمن حمد ہا نہھ اٹھانے اُور ح

قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ

اٹھتے دو رکعت ہر ٹھکر اٹھانے دو نو ا نہھ اُور پ نہھ ا

ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

اسکو (ش ۲) عبد اللہ بن عمر نے نبی صعم نام (ش ۲)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآخِرُ خَزْرَةَ عَنْهُ مَا لَكَ

اُور زکا لانا ا کے نافع سے امام مالک نے

فِي الْمَوْطَأِ وَآخِرُ النَّسَائِيِّ إِذَا عَنِ

موطائے اُور زکا لانا ہی بھی

ش ۲ اور ج بعض

ص بیون میں آباہی

رفع یدین کرنا

مجھ کر لے وقت

اسہ اکبر کہتے مہین

وہ سات سرد کر

بالاجاع ہی *

ش ۲ نافع ازاد

کئے غلام ہیں عبد اللہ

بن عمر کے اُور

اسما د ہیں امام

مالک کے

ش ۲ یعنی اس

و۔ ع میں رفع یدین

کر نیکو ہ

ہیں ہ یعنی کہا عبد اللہ

بن عمر کے اس

راضع میں حضرت

مجھ ہی رفع یدین

رہتے تھے *

هَلَقِمَةُ ابْنِ وَائِلٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ

ہلقمہ سے سنا دائل کا کہ کہا علقمہ نے یا کیا مجھ سے میرے باپ نے

صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عود دیکھا

يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ

دھڑکاتا ہاتھ اٹھانے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے

وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدٍ هَكَذَا وَأَشَارَ

اور جب کہتے سمع اللہ لہر جا ہاتھ اٹھانے ایسے ہی اور اشارہ کیا

قَيْسٌ إِلَى نَحْوِ الْأَذْنَيْنِ وَآخِرُ ج

قیس جو راوی بھی قریب دونوں کانوں کے اور رکلا

النِّسَاءِ أَيْضًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ

نسائی نے محمد بن عمرو سے بھی جو بیٹا

عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ

ہی عطاء کا ابی حمید ساعدی سے کہا

سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

محمد نے سنا میں نے ابی حمید کو بیان کرتے کہ کہا اس نے نبی

صَلَّعِمَ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبْرًا

صلعم جب دو رکعت پر ہٹ کر اٹھتے (ش ۲) اسے اکبر کہتے

وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَمْسَا مَنَکِبَيْهِ

اور دونوں ہاتھ اٹھاتے برابر دونوں کندھوں کے

كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَاَخْرَجَ

جیسا کہ نے شروع میں نماز کے اور نکالا

الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

بخاری اور ترمذی اور ابن ماجہ

وْغَيْرُهُمْ وَالنَّسَائِيُّ مَخْرُجٌ عَنْ سَالِمٍ

اور دوسرے محدثین اور نسائی نے اسی طرح حاکم سے ش ۲

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ

عبد اللہ ابن عمر سے کہہ رہے تھے دیکھا میں نے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْقَامَ فِي الصَّلَاةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اٹھتے ہوئے نماز شروع کرتے

رَفَعَ يَدَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَكْبُرُ

دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کرتے تھے رفع بدین جب اسے اکبر کہتے

ش ۳ حاکم سے بیحد
ہم عبد اللہ بن
عمر سے کہتے

لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ

رکوع میں جائے اُدر کرنے رفع یدین جب اٹھاتے سر اپنا

مِنَ الرُّكُوعِ وَآخِرُ الْجُمُعَةِ وَالْمُسْلِمِ

رکوع سے اور نکال بخاری اور مسلم

وَالْتِّرِمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ

اور ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی نے

نَحْوَهُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ

مانند اسکے ابی قلابہ سے کہ اس نے دیکھا مالک

أَبْنُ حَوِيرِثٍ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ

ابن حویرث کو جب شروع کیا نماز اسے اکبر کہا اور رفع یدین کیا

وَإِذَا ارْتَدَّ بَانَ يَرْكَعُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ

اور جب ارادہ رکوع کا کیا رفع یدین کیا اور جب اٹھایا

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ

سر اپنا رکوع سے رفع یدین کیا اور بیان کیا مالک نے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هَكَذَا وَآخِرُ

یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ایسا اور نکالا

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ فِي صَلَاتِهِ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

وَلَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَّا فِي رُكْعَةٍ

ش ۲ لیکن رفع یزین
صواچار جاہرہ کے
کہ بیان اُسکا
گزر چکا اور
نہیں دیکھا
اہل سنت کے
میان سے متروک
بالاجماع *

نہیں کے ساتھ فرض نماز میں (ش ۲) اور نکلا

أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمْرِو

الْقُرَاشِيِّ رَأَى دَاوُدَ دَاوُدَ ابْنَ مَاجَةَ فِي شَمْرٍ

بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمِيدٍ

بْنِ عَطَاءٍ سَمِعْتُ كُتَيْبَ بْنَ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ ابْنَ مَاجَةَ

السَّاعِدِيَّ وَهُوَ فِي حَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ

السَّاعِدِيَّ كُتَيْبَ بْنَ مَرْثَدَةَ سَمِعْتُ ابْنَ مَاجَةَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ هُمَا أَبُو قَتَادَةَ بَنَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ ابْنُ مَاجَةَ

رَبِيعٌ وَذَكَرَ ابْنُ مَاجَةَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ

رَبِيعٌ كَانَتْ لَهُ (۲) دُرٌّ كَرِيْمٌ ابْنُ مَاجَةَ فِي دُورِهِ حَيْثُ مَشَى

أَنْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

يَسْكُ أَنْ دَسَّ أَصْحَابُ بَنِي سَهْلٍ بَنَ سَعْدٍ وَأَبُو مُحَمَّدٍ

مُسْلِمَةَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ

السَّامِ هَبْنِي كَمَا أَبُو حَمِيدٍ فِي مِثْنِ نَمٍّ سَمِعْتُ خُبْرًا جَانِبًا مِنْ كَفَيْتِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ ابْنُ مَاجَةَ فِي دُورِهِ حَيْثُ مَشَى

ش ۲ اس کہنے سے

غرض۔ یہی کہ

دسون بھی معبر

اصحاب تھے *

اَعْتَدَلْ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّىٰ

سیدھے کھڑے رہنے اور اٹھ اٹھانے پر اب

يُحَاذِي بِرِجْلَيْهِ نِكَبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ

دونوں کندھوں کے پھر فرمانے اسے اکبر

وَإِذَا ارَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّىٰ

اور جب ارادہ رکوع کا کرتے اٹھانے پھر اب

يُحَاذِي بِرِجْلَيْهِ نِكَبَيْهِ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ

کندھوں کے پھر جب کہنے سمع اللہ

مَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَأَعْتَدَلْ فَإِذَا

مَنْ حمدہ رفع یدین کرتے اور سیدھے کھڑے ہونے پھر جب

قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ

کھڑے رہنے دو رکعت پر ہکرا اسے اکبر کہے اور رفع یدین کرنے

حَتَّىٰ يُحَاذِي بِرِجْلَيْهِ نِكَبَيْهِ كَمَا صَنَعَ

براہر دونوں کندھوں کے جیسا کہ نے

حِينَ افْتَتَحَ مِنَ الصَّلَاةِ وَأَخْرَجَ

بشروع میں نماز کے اور نکالا

التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

ترمذی نے علی بن ابی طالب سے

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت جب کھڑے رہتے

إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذُّو

فرض نماز ادا کرنے کے لئے ہاتھ اٹھاتے برابر

مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ

کنڈھوں کے اور کرنے رفع یدین جب نام کرنے قراءت

وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ

اور ارادہ کرنے رکوع کا اور رفع یدین کرنے جب اٹھاتے

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي

سر مبارک رکوع سے اور نہ کرتے رفع یدین

شَيْئٍ مِّنْ صَلَواتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ إِذَا قَامَ مِّنْ

اور کہیں اپنی نماز میں جب تک کہ بیٹھتے رہتے سر نہ بھرتے جب اٹھتے

السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ فَذَكَرَ

دو رکعت پر ہر رکعت میں رفع یدین کرتے وہی (ش ۳)

ش ۱ یعنی دو سجدے کے

درمیان نہ کرتے *

ش ۲ یعنی جسا

شروع میں کرنے

الْحَدِيثُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ

بِهَرِّ ذَكَرَ كِتَابَهُمْ حَدِيثٌ كَوَاوَرِ كُتُبِهِ فِي سَنَةِ ١٠٠٠

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

خُو (۲) بھی ش (۲) صحیح ہے اور کلا ابو بکر بن ابی شیبہ نے

عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ زَيْتُونٍ قَالَ

عَدَّ هَـ اِیْنِے رِکے ش ۳ جو بتا ہی زیتون کا کما عدد ۷۰

أَمَ الدَّرْدَاءِ تَرَفَعِ يَدَيْهَا حَذُّ وَمِنْ كَبِيرِهَا

اُٹھاتی تھی ام درداء ش ۳ اُٹھتی ہے برابر دونوں کو دھونے

حِينَ تَبْتَدِئُ الصَّلَاةَ وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ

جَبْ شُرُوعَ كَرْنِ نَازِادِ رَجَبِ كُتُبِ اِمَامِ سَمِعَ

سَمِعَ اَللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ تَرَفَعِ يَدَيْهَا وَقَالَتْ

اِسے اِسے اُٹھاتی ہے اُٹھاتی ہے ابی اور کہتی

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَخَرَجَ اَحْمَدُ

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور نکلا اھ

وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ

اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے عبد عباس سے یہ

سَمِعَ اَللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ تَرَفَعِ يَدَيْهَا وَقَالَتْ

ش ۲ حسن سے
مراد اصطلاحی معنی
نہین کے نہیں
اگر مراد لغوی معنی
ہیں یعنی خوب
ہی غرض اس
کہنے سے ترغیب

بی *
ش ۱۲ کے اصل
نام میں نسبت
لفظ عبد کی کسی
ادریک طرف
نہی اس کو بدلا
اور عبد ربہ کہا *
فقہی تہذیبی فقہی
مجاہدہ میں *
ن

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھاتے تھے ہاتھ اپنے جب

دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا رَكَعَ وَآخِرُ

شروع کرنے نماز اور جب رکوع کرتے اور نکلا

أَبُو دَاوُدَ رَأَى ابْنَ مَاجَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ

ابو داؤد اور ابن ماجہ نے وائل بن حجر سے

قَالَ قُلْتُ لَا نَظَرَنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہہ اس نے منہ اپنے دل میں کہا البتہ دیکھو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

کو کہ کسی نماز میں نہ ہاتھ نہ دیکھتا رہے خضرہ منہ قیام کی طرف

فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتْ بَادِنِيَهُ فَلَمَّا

کر کے ہاتھ اُٹھائے ہاتھ کہ برابر ہوئے دونوں کھینچے پھر جب

رَكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ

رکوع کیا رُفَعُ مِثْلَ دِیْنِ کیا دیا ہی پھر جب سر اُٹھایا

مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ وَآخِرُ

رکوع سے رُفَعُ مِثْلَ دِیْنِ کیا دیا ہی اور نکلا

أَبْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي الزَّبِيرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ

ابن ماجہ نے ابی زبیر سے کہ بیشک جابر بن

عَبْدِ اللَّهِ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ

عبد اللہ جب شروع کرتا تھا ہاتھ اٹھاتا اور رفع یدین کرتا

وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَقُولُ رَأَيْتُ

ورکوع کرتا رفع یدین کرتا اسی طرح اور کہتا تھا دیکھا میں نے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَخْرَجَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے اور نکالا

الْحَاكِمُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ

حاکم نے علی بن ابی طالب سے کہ

لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علی نے جب آئی یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

إِنَّا عَطَيْنَاكَ الْكُوثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

بیشک دیا ہم نے تجھ کو بیشک رُکوع تو ہزار پر ہے اپنے رب کی

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا النُّحْرَةُ

اور پھر فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مراد یہی اس نحر سے

الَّتِي أَمَرَنِي بِهَا رَبِّي قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ

جو حکم کیا مجھے امکا میرے رہنے کہا یعنی جس نے نہیں مراد

بِنَحْرَةٍ وَلَكِنَّهُ يَأْمُرُكَ إِذَا أَحْرَمْتَ

اُسے فرمانی لیکن نہ اسے حکم کرنا ہی بھکو کہ جب قعد کرے تو

لِلصَّلَاةِ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ إِذَا كَبَّرْتَ

تحریر باندھ کر ہاتھ کے لیے اٹھ یا کرے تو دو ہاتھ اپنے اساکہ کرے وقت

وَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَإِنَّهَا

اور جس وقت کہ سر اٹھا دے تو رکوع سے کہ سر اٹھو رکی

صَلُّوْا وَصَلُّوْا الْمَلَائِكَةُ الَّذِينَ فِي

ناز با رہی ناز ہی ش ۱۲ اور ناز ساتوں اسمان کے

السَّمَوَاتِ السَّبْعُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

فرشتوں کی طرف نبی صلعم نے

رَفَعَ الْأَيْدِيَّ مِنَ الْأُسْتِكَانَةِ الَّتِي

ہاتھ اٹھا کر اس عاجزی کی صورت ہی

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا اسْتَكَانُوا لِلرَّبِّ

فرمایا اسے غالب اور بزرگ نے بھر عاجزی کی اپنے رب سے

ش ۲۔ یعنی ملائکہ
متر بین کی *

وَمَا يَتَضَرَّعُونَ وَآخِرُ جَابِودَا وَدَقْنِ

اور زاری کرنے میں اور گلا بولاؤ دے

مِمْوْنِ الْمَكِّيَّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ

میمون مکی سے کہ اپنے دیکھا عبد اللہ ابن

الزَّبِيرِ وَصَلَّى بِهِ بِرِيشِيرٍ بِكَفِيهِ حِينَ

زیر کو اپنے حال میں اشارہ کرتا ہوا دونوں ہاتھوں میں حج سوت

يَقُومُ وَحِينَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ

کھڑے ہوئے (س ۳) اور حوت رکوع کرنا اور حوت سجدہ میں

وَحِينَ يَنْتَهِضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُومُ فَيُشِيرُ

ہوتا اور حوت اراوہ کرتا کھڑے ہوئے ہاتھوں کو اشارہ کرنا

بِيَدَيْهِ فَإِنَّظَلَّتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

دونوں ہاتھوں سے کہا میمون نے پھر ہاتھ گھبراہٹ میں عبد اللہ بن عباس کے پاس

فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ الزَّبِيرِ وَصَلَّى

اور کہا میں نے دیکھا عبد اللہ بن زیر کو اپنے ہاتھوں سے

صَلَاةً لَمْ أَرِ أَحَدًا يَصَلِّيُهَا فَوَصَفْتُ لَهُ

کندیکھا کہ جو پڑھتا ہے ہوئے پھر بیان کیا میں نے آپ

ش ۲ یعنی روضہ یحییٰ
کرنا ہوا *

ش ۳ یعنی ناز
شروع کرنے
وقت

هَذِهِ الْإِشَارَةُ فَقَالَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظُرَ

اس اشارے کا (نمبر ۲) تب کہا میں عاصم نے اگر آرزو ہو تو

ش ۲ یعنی رفیع بدین کا

إِلَى صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْتَدَ بِصَلَاةِ

جھک کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھ سکی (س ۳) ہو کہا کرنا

ش ۳ یعنی دیکھ کر

سیکھنے کی *

حَبِشِ اللَّهِ ابْنِ الزَّبِيرِ وَأَخْرَجَ النَّسَائِي

عبد اللہ بن زبیر کی نماز دیکھ کر (ش ۴) اور نکالنا نسائی نے

ش ۴ یعنی عبد اللہ

بن زبیر کی نماز

مشابہت رکھنے کی

عَنْ حَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي

عاصم بن کلب سے ش ۵ کہ عاصم نے بیان کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

نماز سے حضرت

بہی رفیع بدین

کرنے تھے *

أَبِي أَنْوَاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي

ابن انواس سے ش ۶ کہ عاصم نے بیان کیا

ش ۶ عاصم بن

کلب راوی

صیغہ بھی اس

حدیث کو بطور

توابع کے لایا

صحیحہ حدیث کی

رفیع بدین کی کچھ

کئی نہیں *

قُلْتُ لَا نَظُرَنَّ إِلَى صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ

ابن انواس نے عرض کیا میں آپ کے نماز کو نہ دیکھوں گا

ش ۷ عاصم بن

کلب راوی

صیغہ بھی اس

حدیث کو بطور

توابع کے لایا

صحیحہ حدیث کی

رفیع بدین کی کچھ

کئی نہیں *

صَلَّيْتُ كَيْفَ يَصَلِّي فَتَنَظَّرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ

میں نے کیسی پڑھتے ہیں پھر دیکھا حیرت ہو سو گھر سے رستہ

ش ۸ عاصم بن

کلب راوی

صیغہ بھی اس

حدیث کو بطور

توابع کے لایا

صحیحہ حدیث کی

رفیع بدین کی کچھ

وَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَازَتْهُ أَذْنِيهِ

اور بڑا کر کہے اور اٹھائے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ آئے دونوں کان کے

ش ۹ عاصم بن

کلب راوی

صیغہ بھی اس

حدیث کو بطور

توابع کے لایا

صحیحہ حدیث کی

رفیع بدین کی کچھ

وَتَرَوْهُم مِّنْ دُونِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
ثُمَّ وَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى
وَالرَّسْغَ وَالسَّاعِدَ فَلَمَّا ارَادَ أَنْ يَرْكَعَ

اور نہ دست اور ساعد ہر ش ۲ بھر جب ارادہ رکوع کا کیا
رفع ید یدہ مثلہا اُتال و وضع ید یدہ علی

رفع ید یدہ کی یاد دہانی اور رکعت دو نو بجے اپنے
رکبتیہ ثم لما رفع رأسه رفع ید یدہ مثلہا

دو نو گھنٹہ نہر ش ۲ بھر ب اُتھا مرا بنا رفع ید یدہ کی یاد دہانی

ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَائِهِ
ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ

بھر سجدہ کا سور کھادو نو بجے ر اس ۲ و نو گائے ش ۲

ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ

بھر بیٹھے اور چمھا با بایان پا نو پا اور رکھا

كَفِّهِ الْيُسْرَى عَلَى فَخْذِهِ وَرُكْبَتِهِ

بایان بخہ اپنی بائیں ران اور گھٹنے

الْيُسْرَى وَجَعَلَ حَذْرَفِّهِ الْيُمْنَى

اور رکھا نوک ش ۲ اپنی داہنی کتہ کی

ش ۲ یعنی داہنی بائیں
اسٹور سے رکھا
کہ بائیں بخہ اور
بند دست اور
اس کے اوپر کی
جائے برج کو سایہ
گنتے ہیں سب

پھر ۴ *

ش ۲ یعنی رکوع

میں *

ش ۲ یعنی سجدہ
کمرے وقت *

ش ۲ ہر چیز کی
انتہا کو اس کی
انتہا ہے

عَلَى فَخَذِهِ الِیْمَنَى ثُمَّ قَبْضِ اثْنَيْنِ

اپنی داہنی ران پر بھر بند کیے دد انگلیاں ش ۲

مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَقَ حَلَقَةً ثُمَّ وَضَعَ

اور ماندہ حلقہ ش ۳ بھر رکھدی اپنی انگلی ش ۲

أَصْبَعَهُ فَرَأَيْتَهُ يَحْرُكُهَا يَدْعُو بِهَا

سودیکھا میں حضرت کو ہلکے آکودعا کرتے ہوئے اُسے

وَبِالْجَمَلَةِ قَدْ وَرَدَتْ فِي

اور جمائل اسے یہ کہ تحقیق آئین ہائیں رفع یدین کے

هَذَا الْبَابِ رِوَايَاتٌ لَا يَسَعُ

باب میں اتنی روایتیں کہ کتاب میں نہیں رکھنا

لِذِكْرِهَا الْمَقَامُ بَلْ نَذْكُرُ أَسَاسِي

اس کے ذکر کی یہ مقام بلکہ ذکر کرتے ہیں بھر

الرَّوَاتِ أَيْضًا قَالَ مَجْدُ الدِّينِ

گنتی را دیون کے نام کی بھی کہا مجد الدین

الْفَيْرُوزِ أَبَادِي وَهُوَ مِنْ أَجَلَةِ الْمَحْدَثِينَ

فیروز آبادی نے اور وہ برے محدثوں سے

ش ۲ یعنی کس انگلی

اور اس کی ساتھ

کی انگلی *

ش ۳ یعنی بیچ کی

انگلی اور

انگوٹھے سے

حلقہ کیا *

ش ۳ یعنی انگلی

نہادت کی *

وَأَشْهَرُهُمْ فِي سَفَرِ السَّعَادَةِ إِنَّ الْأَخْبَارَ

اور مشہور و نامور ہے کتاب سفر السعاده میں کہ حدیث میں یکم کی

وَالْآثَارُ الَّتِي رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ

اور آثار صحابہ کے جو روایہ کی گئیں ان میں رفع بدن کے باب میں

تَبْلُغُ إِلَى أَرْبَعَةِ مِائَةٍ اِنْتَهَى

پہنچتی ہے گنتی انکی چار سو تک نام ہوا قول مجہد الدین کا

وَنَحْنُ نَذْكُرُ أَصَابِي بَعْضِهِمْ فَمِنْهُمْ

اور ہم ذکر کرتے ہیں صاف نام بعض روایہ کے سورادہ سے

الْعَشْرَةُ الْمُبَشِّرَةُ كَمَا قَالَ الْحَاكِمُ

رفع بدن کے عشرہ مبشرہ ہیں صاب کہ کہاء کم نے

لَيْسَ بِسُنَّةٍ مِنَ السُّنَنِ رَوَاهُ

مہین کوئی سنت اور سنون سے کہ روایت کیا ہو

الْعَشْرَةُ الْمُبَشِّرَةُ خَيْرُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ

عشرہ مبشرہ نے سوار رفع ہین کی سنت کے

وَمِنْهُمْ الْعَشْرَةُ الَّذِينَ رَوَاهُ أَبُو حَمِيدٍ

اور انھیں میں سے وہ دس صحابہ ہیں کہ روایت کیا ابو حمید

السَّاعِدِي فِي مَجْلِسِهِمْ لِمَا رَوَى

ساعدی نے انہی مجلس میں اس لئے کروایت کیا کہ

أَنَّهُمْ بَعْدَ سَمَاعِهِمْ مِنَ السَّاعِدِي

انہوں نے سماع کے بعد سماعی سے

قَالُوا نَعْمَ مِنْهُمْ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ سَهْلُ

کہا ان سے ۲ اور ائمہ سے حسن بن علی اور سہل

وَزَيْدٌ وَعُقْبَةُ وَابْنُ مَوْسَى وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ

اور زید اور عقبہ اور ابو موسیٰ اور عبد اللہ

بْنُ عَمْرِو سَلْمَانَ وَابْنُ مَوْسَى وَابْنُ سَعِيدٍ

بن عمر اور سلمان اور ابو موسیٰ اور ابو سعید

وَعَائِشَةُ وَبُرَيْدَةُ وَعِمَارُ وَامُّ الدَّرْدَاءِ

اور عائشہ اور بریدہ اور عمار اور ام الدرداء

قَالَ أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ

ہم نے کہا ابو عیسیٰ ترمذی نے

فِي الْبَابِ بَعْدَ مَا ذَكَرَ حَدِيثَ

باب میں بعد میں کے بعد ذکر کر کے عبد اللہ بن عمر کی

س ۲ اس ان
کہنے سے ان
د سونگی روایت
ثابت ہوئی *

ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَتْ كَتَبْتُ لِي فِيهِ مِائَةً أَلْفًا

وَسَلَّمَ قَالَتْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ

وَسَلَّمَ سَمِعْتُ كُتُبَ تَرْجَمَتِي فِيهِ مِائَةً أَلْفًا

وَعَلِيٍّ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَمَالِكِ بْنِ

عُمَرَ وَوَالِدِ بْنِ حُجْرٍ وَمَالِكِ بْنِ

الْجَوَيْرِثِ وَأَنْصِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي

حُرَيْرَةَ وَأَنْصِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي

حُمَيْدٍ وَأَبِي السَّعِيدِ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

وَحُمَيْدٍ وَأَبِي سَعْدٍ وَأَبِي سَعْدٍ

وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي

أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي

مَرْثَدَةَ الْأَشْعَرِيِّ وَجَابِرٍ وَعُمَرَ الْيَشْيَ

وَمَرْثَدَةَ الْأَشْعَرِيِّ وَجَابِرٍ وَعُمَرَ الْيَشْيَ

قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ

كَتَبْتُ لِي فِيهِ مِائَةً أَلْفًا

حَدَّثَنَا حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهَذَا

خبر صحیح ہی اور اس حدیث کے

يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ

قائل ہیں کہ بعض اہل علم و اصحاب سے

ہیں *

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ عَمْرٍو جَابِرُ

نبی صلی علیہ وسلم کے اُن میں سے عبد اللہ بن عمر اور جابر

وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَسُ بْنُ عُبَيْسٍ

اور ابو ہریرہ اور انس اور عبد اللہ بن عباس

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَغَيْرُهُمْ

اور عبد اللہ بن الزبیر وغیرہم

الَّتَابِعِينَ الْكُتُبُ الْبَصْرِيَّةُ وَعَطَاءُ

ان میں سے کاتبین کے حسن بصری اور عطاء

وَمَاؤُسٌ وَمَجَاهِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمٌ

اور ماؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم

وَبْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَغَيْرُهُمْ

بن عبد اللہ اور سعید بن جبیر وغیرہم

ہیں

وَبِهِ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ

اور اس حدیث کے قائل ہیں شیخ عبد اللہ بن مبارک

شیخ ابوعیسیٰ نے بھی منقول کیا ہے

وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَاقُ وَقَالَ

اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور کہا

ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ حَدِيثُ مَنْ

ابن مبارک نے تحقیق صحت کو پہنچ چکا ہے حدیث

يَرْفَعُ وَذَكَرَ حَدِيثُ الزَّهْرِيِّ

رفع بیان کی اور ذکر کیا حدیث زہری کی

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيثُ

جو روایت ہے سالم سے عبد اللہ بن عمر سے اور صحت کو نہ پہنچی ہے

ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کہ یثرب نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ الْإِفْئِيَّ أَوَّلَ مَرَّةٍ

عابد و سلم نے نہ اٹھایا یا نہ اٹھا سوا پہلے بار کے

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ ابْنُ

بیان کیا اس سے اس قول کو عبد اللہ بن مبارک کے احادیث

إِسْحَاقَ عَبْدَ الْأَمَلِيِّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ

اسحاق بن عبدہ آمانی ش ۲ نے کہا اُس نے بیان کیا ہم سے وہب
ش ۲ عبدہ مول
بھی اسحاق سے

بْنِ رَفْعَةَ عَنْ سَفِيَّانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ

بن رفقہ نے سفیان بن عبد الملک سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ إِنْ تَهَيَّ

عبد اللہ ابن المبارک سے نام ہوئی عبارت نزدیک

الْمَقَامِ الثَّانِي أَنْ رَفَعَهُ صَلَّعِمٌ

دوسرا مقام یہ کہ رفع بدین کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

كَانَ قَرْبَةً وَعِبَادَةً وَلَمْ يَكُنْ

نہایت سے خدا کی نزدیکی حاصل کر سکی اور عبادت کی جنت سے اوزنہ تھا

عَادَةً وَهُوَ ظَاهِرٌ فَإِنَّ أَفْعَالَ الصَّلَاةِ كُلِّهَا

عادت کی جنت سے اور یہ بات ظاہر ہی کیونکہ ہر کے سب کام

عِبَادَةٌ لَا سِيمًا إِذَا لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ الْفِعْلُ

عبادت ہاں خصوصاً جب نہ ہو عادت اس فعل کی

عِبَادَةٌ فِي خَيْرِ الصَّلَاةِ أَيْضًا وَأَيْضًا

خیر صلوٰۃ میں بھی اور دوسری دلیل

لَوْ كَانَ عَادَةً لِّمَنِ يَهْتَمُّ بِهِ

اس بات پر یہ کہ اگر رفع یدین حضرت کی عادت ہوتی تو اتنا اہم نہ کرتے

الصَّحَابَةُ وَالْفُقَهَاءُ بِرِوَايَتِهِ

اصحاب اور فقہ لوگ اس کی روایت

وَاتِّبَاعِهِ يَفْهَمُ كَوْنَهُ عِبَادَةً

اور پیروی میں سمجھا جاتا ہے رفع یدین کا عبادت ہونا

مِنْ رِوَايَةِ الْحَاكِمِ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِهِ

روایت سے حاکم کی کہ اللہ نے حکم کیا حضرت کو رفع یدین کا

وَمَنْ قَوْلِهِ صَلَّعَ مَنْ رَفَعَ الْأَيْدِي

اور آن حضرت صلعم کے کہنے سے اٹھنے کا اٹھانا

مِنَ الْأَسْتِكَانَةِ الْمَقَامِ الثَّالِثِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ

تیسری صورت ہی تیسرا مقام ہے کہ رفع یدین

مَخْتَصَبًا بِهِ صَلَّعَ وَهُوَ ظَاهِرٌ لَا تَبَاعَ

خاص نہ تھا آن حضرت کے لیے اور یہ بات ظاہری اس واسطے کہ لوگوں نے

النَّاسِ فِيهِ بِحُضْرٍ تَهْ صَلَّعَ

ش ۲ یعنی جی تیسری کار رفع یدین میں آن حضرت صلعم کے حضور میں ش ۱

وَمُحَضَّرَةُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَلَمْ يَمْنَعُوا

اور حضور مہجین خلفاء راشدین کے اور نہ منع کیا ش ۲
ضلعاء سے

الْمَقَامِ الرَّابِعِ أَنفَهُ صَاعِدٍ

جو کھا مقام پر کہ آنحضرت سے

لَمْ يَكُنْ مُلْتَزِمًا إِيَّاهُ بَلْ تَرَكَهُ مَرَّةً

لازم نہ کر لیا کھا ر فاع یا من کو بکیر کبھی نہ کیا

وَفَعَلَهُ أُخْرَىٰ فَهُوَ يُظَاهِرُ مَا

اور کبھی کیا سو پر ا ظاہر ہو گئی اس سے بتو نے

سَيَجِيءُ الْمَقَامِ الْخَامِسَ عَدَمٌ

کہ آگے آتی ہیں پانچواں مقام نہ ثابت ہونا ہی

ثَبُوتِ النِّسْبِ وَلِيَعْلَمَ أَوْلَا

رفع بدر کی منو خ کا اور معلوم کیا پہلے اسکو

أَنَّ الْمَدْعِيَّ هُوَ الْمُثْبِتُ لِلنِّسْبِ

کہ مدعی ش ۲ ثابت کرنے والا ہی منو خہ کو

وَالْمُتَمَسِّكُ بِالظَّاهِرِ هُوَ الْمُنْكَرُ لَهُ

اور علیہ کرنے والا ظاہر سے بر منکری اس کا ش ۲

ش ۲ حضرت اور
ضلعاء سے

ش ۳ اندی و عوا

کر نے والا

رفع بدر کی

منو خہ کا *

ش ۴ یعنی رفع بدر

کی منو خہ کا *

لَآنَ الظَّاهِرَ أَنَّ مَا ثَبَتَ مِنْهُ صَالِحٌ

کو کہ ظاہر یہ بات ہی جو ثابت ہوا آن حضرت صائم سے

يَلْزَمُنَا أَتْبَاعَهُ مَا لَمْ يَقْمَدْ لِيَسْئَلْ

لازم ہی ہو کہ ہمیں اس کی جناب کرنے کا یہ ہو کہ ان دلیل

عَلَى نَسْخِهَا فِيكَفِي لِمَنْ كَرِهَ النِّسْخَ

اس کی منسوخیہ پر پھر کافی ہی منکر مسوخیہ کو

الْجَرَحَ عَلَى دَلِيلِهِ فَإِذَا تَمَّ ثَبَتَ

اعتراض کرنا منوجہ کی دلیل پھر ہر گاہ کہ شائبہ ثابت ہوگا

وَمَا هُوَ وَاسْتَدَلُّوا عَلَى النِّسْخِ

مدعا اس کا ش ۳ اور دلیل بلکہ ہی منوجہ پر ش ۴

بِرَّوَآيَاتٍ مِنْهَا مَا أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ

کئی روایات سے اس میں سے جو زکا لا ترمذی نے

عَنْ عُلْفَمَةَ قَالَتْ صَلَّى بِنِ مَسْعُودٍ

عقلم سے کہ علفمہ نے ہار بن عبد اللہ سے کہ

وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ

اور نہ کیا رفع یدین سوا پہلی بار کے اور کہا ابن مسعود نے

ش ۲ یعنی اعتراض

منکر نسخ کا *

ش ۳ یعنی منصب کو

مدعی کے دلیل گہارا

ضرور بنا اور

یہ مشکل امر

ہی اور منصب

کو منکر کے

دلیل گہارا

ضرور نہیں بلکہ

فقط اعتراض کا

ہی جس مطالب

سے وہ اعتراض

کرنا چاہتا

اعتراض بات

ہوئے ہی مطالب

ثابت ہو کہ *

ش ۴ یعنی رفع یدین

کی حدیث کے *

صَلَّيْتُ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نازک شہزادہ کے ہمارے ساتھ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ۲

وَمِنْهَا مَا أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ الْبَرَاءِ

اور اس میں سے جو زکالہ داؤد نے براء سے

بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عازب سے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا افْتَتَحَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ

جب شروع کرے تو ہمارے اپنے دونوں ہاتھ اٹھانے

حَذُّوْهُمْ مَنَكَبِيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ وَفِي

برابر دونوں کندھے، پھر دوسری بار رفع بدین کرنے اور

رَوَايَةٌ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهَا حَتَّى أَنْصَرَفَ

ایک روایت میں کہ اٹھانے کے بعد جب تک کہ سلام نہ پھرے تاں ۳

وَمِنْهَا مَا أَخْرَجَ مُحَمَّدٌ فِي الْمَوْطَأِ

اور اس میں سے جو زہد نامہ محمد نے ہی موطا میں

عَنْ حَاصِرِ بْنِ كَلْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ

حاصم بن کلب جریمی سے کلب سے

ش ۲ اس نہ مذم

کی روایت سے

رفع بدین کی

منسوخ نہ نہیں نکلتی

بلکہ حدیث میں

نمود کا بھی

رفع بدین نہ کرنا

ہمیشہ بدین نکلتا

کیونکہ اس میں

بیان ایک بار کے

فعل کا ہی اور

فعل کو عموم نہیں

اور اس سبب تشبیہ کا

نازک سے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سو

اس کا جواب

ہم ہی کہ تشبیہ

میں تشبیہ ہر جہ کی

ہر جہ کے ساتھ

ضرور نہیں جیسا کہ

فلان شخص بشر ہی

تو کچھ دم ہوتا

ضرور نہیں *

ش ۲ بہرہ مخیر

ضعیف ہی دلیل

اس کے ضعف کی

آگے، بلکہ ضعف نے

یہ کو رکھی ہی *

أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ

کہ بیشک علی بن ابی طالب ہاتھ نہ اٹھالے

الْأَفِي التَّكْبِيرَةَ الْأُولَىٰ وَآخِرَاجَ إِضًا

سوائے تکبیر اولیٰ کے ش ۳ اور نکالنا امام محمد نے

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ رَأَيْتُ

عبد العزیز بن حکیم سے بھی کہ کہا عبد العزیز نے دکھا میں نے

ابن عمر لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ

عبد اللہ بن عمر کو نہ اٹھالے اپنے ہاتھ سوائے تکبیر

الْأُولَىٰ وَمِنْهَا مَا أَخْرَجَ الطَّحَاوِيُّ

اولیٰ کے ش ۳ اور اسمیں سے جو نکالا طحاوی نے

عَنْ مَجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ

مجاہد سے کہ کہا مجاہد نے نماز میں ہونے کے بعد عبد اللہ

بْنِ عُمَرَ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ

بن عمر کے ساتھ اٹھاتا تھا اپنے ہاتھ سوائے تکبیر

الْأُولَىٰ وَرَوَىٰ عَنْ أَسْوَدَ أَنَّهُ قَالَ

اولیٰ کے ش ۳ اور روایت کیا گیا اسود سے کہ اسے کہا

میں یہ ہم حدیث

صحیف ہی اور

مخالفت ہی روایت

سے محی السنہ

اور ترمذی اور

ابوداؤد اور امام

اند کے لئے چلے

متصف لے بیان

کیا ہی *

بن ۳ ہم حدیث

مخالفت ہی بخاری

اور مسلم

وغیرہا کی روایت

بت سے ہم

ہی ان بن عمر کان

اذا نزل في الصلوة

کبر و رفع یدہ

واذا ركع

رفع یدہ اہ *

بن ۴ ہم حدیث

بھی اسکے اور

واحد کی طرح

مخالفت ہی بخاری

اور مسلم وغیرہا

ہا روایت

بت سے *

رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ

دیکھا میں نے عمر بن خطاب کو نہ اٹھاتے تھے نہ ہاتھ اٹھاتے تھے

الْأَفِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى وَنَقَلَ بَن

سوا سے تکبیر اولی کے ش ۲ اور نقل کیا ابن

الْهَمَامِ عَنْ دَارِ قُطَيْبٍ وَعَدِي عَنْ

ہام سے دار قطنی سے اور عدی سے

مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلِيمَانَ

محمد بن جابر سے حماد بن سلیمان سے

عَنْ حُلَيْمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

عاقبت سے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا عبد اللہ ابن مسعود نے

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ

نہاڑے میں نے رسول اللہ صلعم اور ابی بکر

وَعُمَرَ لَا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمَا إِلَّا حِنْدَ

اور عمر کے ساتھ نہ اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ سوا سے

الْأَفْتِتَاحِ وَقَالَ فِي النِّهَايَةِ شَرْحُ

تکبیر اولی کے ش ۲ اور کہا کتاب نہایت میں جو شرح ہی

ش ۲ جو اگلی دونوں
ہو گا جواب
حاشیہ میں لکھا
گیاد ہی جواب
اس کے

ش ۳ امام احمد
اور ابن سمیعہ اور
ابن جوزعی نے
اس حدیث کو
موضوع کہا *

الْهِدَايَةِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَأَى

کتاب ہدایہ کی بیشک عبد اللہ بن زبیر نے دیکھا

رَجُلًا يَصْلِي فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَيَرْفَعُ

ایک مرد کو نماز پڑھتے ہیں جس حال میں کہ اٹھانا تھا

يَدِيهِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ

اپنے ہاتھ رکوع کے وقت اور رلوع سے سر اٹھانے کے وقت

مِنْهُ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ إِنَّهُ أَمَرَ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ

تب کہا عبد اللہ بن زبیر نے رفع یدین نہ کر کہ اس کام کو کیا تھا

صَلِّ عَمْرِي أَوَّلَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ تَرَكَهُ

رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اسلام کے شروع میں پھر چھوڑ دیا

وَنَسِخَ وَقَالَ أَيْضًا إِنَّهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ

اور منسوخ ہوا میں اور یہ بھی کہنا یہ میں کہ ابن مسعود نے کہا

رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہاتھ اٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَرَفَعْنَا وَتَرَكَ فَرَفَعْنَا وَتَرَكَ فَرَفَعْنَا وَتَرَكَ

سواء اٹھایا ہمارے اور چھوڑ دیا سو چھوڑ دیا ہمارے میں ۳ اور روایت یہی

ش ۲۱۲ قول ابن

زبیر کا ہے

برائی دلیل کرتے

میں منسوخ ہے

رفع یدین کی

محکم میں کے پاس

اسکی سند ثابت

نہیں اس سے

رفع یدین کیا

منسوخ ہو گا نسخ

رکوع منسوخ کے

ساتھ سند میں

سادہ جاہل ہے *

ش ۳۱۲ ترک فتر کنا

کے یہ ہیں کہ

سمجھا ہمارے حصہ

ترک سے منسوخ ہے

اور اور بیان

ہو چکا کہ فہم

مجاہلی علی حجت

نہیں حضرت کا

زمانہ رفع یدین

منسوخ ہوا کہیں

ثابت نہیں *

ابن عباسٍ أَنَّ الْعَشْرَةَ الْمُبَشِّرَةَ

عبد اللہ ابن عباس سے کہ عشرہ مبشرہ
لَا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ

نہ اُٹھاتے تھے اپنے ہاتھ مگر تمیز ادلی کے وقت ش ۲
وَاُخْرَجَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي

اور زکا لا ش ۳ ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی کتاب میں
مَنْفَعَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا لَا يَرْفَعُ

عبد اللہ ابن عباس سے منہ موقوف سے ش ۴ نہ اُٹھاؤ رگا کوئی
الْأَيْدِي إِلَّا فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ

ہاتھ کو سوائے سات جگہ کے ایک
التَّكْبِيرَةِ الْأُولَىٰ وَاسْتِقْبَالَ الْقِبْلَةِ

تو تمیز ادلی اور دوسرے قبلے کا دیکھنا
وَالْمَوْقِفَ وَجَمْعَ رَتَيْنِ وَالْمِنَا

اور تیسرے مزدلفہ میں اور چوتھی دو جمعہ کے پاس اور پانچویں
وَالْمَرْوَةَ وَالصَّفَا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

بنامین اور چوتھے حوہ اور ساہو بن صفاہر اور ذکر کیا اس

ش ۲ حاکم نے کہا

کہ رفع یدین فعلی

ہی عشرہ مبشرہ

کا یہ روایت

ابن عباس کی

جو یہاں میں لایا

ہی مخالف

ترجمی وغیرہ کی

ہی *

ش ۳ دخرج ابو

بکر ادیم عبارت

واسند بہ تک

مسند ل علی السنو

کی ہی اس رسالے

مصنف کی عبارت

نہیں مصنف جہان

جواب اپنی طرف سے

دیا ہی وہاں اس

عبارت پر

اغراض کیا ہی *

ش ۴ یعنی عبد اللہ

بن عباس تک

ہی سند اس کی

ہی رسول اللہ تک

مغین *

صَاحِبُ الْهِدَايَةِ وَاسْتَدِلَّ بِهِ فَنَقُولُ

حدیث کو صاحب ہدایہ نے دلیل پکڑی اسے سوا کہتے ہیں ہم

الْكَلَامُ أَوَّلًا فِي ثَبُوتِ هَذِهِ الدَّلِيلِ

اول: گفتگو ثابت ہونے میں اس دلیل کے ہی میں

وَتَانِيًا فِي ثَبُوتِ النُّسخِ

اور دوسری گناہ ثابت ہو۔ فرمیں منسوخہ کے ہی

مِنْهَا فَالْأَوَّلُ أَمَّا حَدِيثُ

اس دلیل سے میں ۳ بی گفتگو یعنی سند میں یہ بھی کہ حدیث

بِرَأْيِ ابْنِ الْعَارِبِ إِنَّهُ لَا يَعْوَدُ

برائے ابن عارب کی یہ کہ رسول اللہ و مارہ نکر لے نہی یا

لَا يَرْفَعُهَا فَقَدْ قَالَ أَبُو دَاوُدَ إِنَّهُ

نہ تھا لے بھی سو تخفیف ابوداؤد ہی جو مخبر اسکا ہی کہا کردہ

صَعِيفٌ وَتَدْرُدُهُ ابْنُ الدِّينِيِّ وَأَحْمَدُ

ضعیف ہی اور مردود کہا اسکا ابن دینی

وَالدَّارِقُطْنِيُّ وَضَعْفُهُ الْبُخَارِيُّ

اور امام احمد اور دارقطنی نے اور ضعیف کہا اسکو بخاری نے

ش ۲ یعنی ایک

ترمذی کی حدیث

پچھو رکر جیسی

دلیلین یا امن

رفع کی حدیث کو

ہو جائیں ہیں عدم

رفع کے باب

میں سب کی سند

میں گناہ ہی کوئی

تو ضعیف ہی

اور کوئی موضوع

اور ترمذی کی

حدیث یہ بھی

نسخ نہیں ثابت

ہوتا *

ش ۳ یعنی اگر قطع

نظر کریں گفتگو

سے سند میں نو

بھی سوائے قول

ابن سعد کے

ترک قریب اور

سوائے قول ابن

زبیر کے نسخ

حالا کہ اس دو قول

کا جواب بھی

اگے دیا جاتا ہی کسی

دلیل سے منسوخہ

رفع میں کی

ثابت نہیں ہوتی *

فِي غَيْرِ صَحِيحِهِ عَلَى مَا نَقَلَهُ

دوسری کتاب میں سوائے صحیح بخاری کے بنا برائے کہ نقل کیا اسکو ش ۲
ش ۲ یعنی بخاری کے
ضعیف کہنے کو

الْفَاضِلُ إِلَيْهِ أَبَادِي وَلِهَذَا قَالَ

فاضل الابدی نے اور اس لئے کہا
البخاری فِي غَيْرِ صَحِيحِهِ

بخاری نے دوسری کتاب میں سوائے صحیح
الْأَسَانِيدُ اصَّحَّ مِنْ أَسَانِيدِ

بخاری کے نہیں سند میں عام رفع کی زیادہ صحیح سند واسے

الرَّفْعُ وَإِنْ قَالَ التِّرْمِذِيُّ إِنَّهُ

رفع میں کی اگر کہہ ترمذی نے یہ کہ حدیث عام رفع کی

حَسَنٌ فَلَمْ يَقُلْ كَلِمَةً ثُمَّ لَا يَعُودُ غَيْرُ

حسن ہی پر نہیں کہا اسنے کلمہ ثم لا يعود کا ش ۳ سوائے

ش ۳ بلکہ رفع ندیدہ
الْأَمْرُ وَاحِدٌ

اور اسے کچھ

نسخ رفع میں کا

ثابت نہیں ہوا

بکہ فعل ایک

بار کا *

ضعیف راوی کہتے ہیں ضعیف کہا اسکو ترمذی نے بہت سی

مَوْضِعٍ مِّنْ جَامِعِهِ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ

جاگھوں میں جامع ترمذی کی اور کہا ابو داؤد نے

رَوَاهُ هَشِيمٌ وَخَالِدٌ وَابْنُ

روایت کیا ہر ابن عازب کی حدیث ہاشیم اور خالد اور ابن

أَدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ

ادریس نے یزید بن ابی زیاد سے

وَلَمْ يَذْكُرْ وَأَفِيئُهُ ثُمَّ لَا يَعُودُ وَحِكْمِي

اور نہ ذکر کیا ان نبیوں نے اس میں کلمہ نہ لایا اور حکایت کی گئی

عَنْ سَفِيَّانَ بْنِ عُيَيْنَةَ أَنَّ يَزِيدَ

سفیان بن عیینہ سے کہ یزید نے

ذَكَرَ فِيهِ قَبْلَ خُرُوجِهِ إِلَى الْبُخَارَةِ وَلَمْ

بیان کیا ان نبیوں سے اس حدیث کو پہلے کہنے کو جاوے ہو نہ

يَذْكُرُ فِيهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ فَلَمَّا انْصَرَفَ

ذکر کیا اس دفعہ کلمہ نہ لایا اور جب پھر کر آیا کہنے سے

زَادَ فِيهِ مَحْمُولٌ ذَلِكَ عَلَى الْغَلَطِ

زیادہ کیا اس میں محمول جوئی یہاں زیادتی غلطی

ش ۲ یعنی کلمہ ش
نہ ہوگا *

وَالنِّسْبَانِ وَمَا أَوَّلَ بَعْضِهِمْ

اور بھولنے پر اور جو تاویل کی ہی بعضوں نے

تَضْعِيفَ أَبِي دَاوُدَ بِتَضْعِيفِهِ

خود ابو داؤد کی تضعیف کی سبب ضعیف کہنے ابو داؤد کے

هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ الْخَاصِّ فَسَاقِطٌ

اس حدیث کو اپنی سند خاص سے سوا کی تاویل اعتبار کے

لِأَنَّ شَرِيكَهُ وَابْنَ أَبِي زَيْدٍ قَدْ تَفَرَّدَا

قابل نہیں کیونکہ شریک اور ابن ابی زید فقط یہ دو شخص نے

بِرَوَايَتِهِ فَإِذَا ضَعُفَ

تو اس حدیث کو روایت کیا ہی پھر جب ضعیف

هَذَا الْإِسْنَادُ سَقَطَ الْحَدِيثُ

ثابت ہوا اس سند کا ساقط ہوئی وہ حدیث

لَا نَحْنُ لَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ سِوَاهُ

کیونکہ نہیں ہی اس حدیث کی کوئی دوسری سند سوا اس سند کے

وَلَا يَتَوَهَّمُ التَّعَارُضُ بَيْنَ الْقَوْلِ

اور نہ دہم کرے کوئی تعارض کا درمیان پہلے قول کے

الْأَوَّلِ أَحْنِي تَفَرَّدَ شَرِيكَ وَبَيْنَ

یعنی در میان اس قول کے کہ فقط شریکے روایت کیا اور در میان

قَوْلِ أَبِي دَاوُدَ أَحْنِي رِوَايَةَ

ابی داؤد کے قول کے یعنی روایت کرنا

الْعَدُولِ الثَّلَاثَةِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

ان تین ثقہ کا جس ۲ یزید بن ابی

زِيَادٍ لِأَنَّهُ لِمَا حَلَّ مَرَوْهَمُ يَزِيدَ ابْنِ

زیاد سے اس لئے کہ جب معلوم ہوا وہم یزید ابن

أَبِي زِيَادٍ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ عَلَى

ابی زیاد کا اس روایت میں بنا ہر

مَا حَكَى ابْنُ عَمِيْنَةَ تَرْكُوا

حکایت کرنے سفیان بن عیینہ کے چھوڑ دیا جس ۳

الرِّوَايَةَ عَنْهُ فَصَارَ شَرِيكَ مُتَّفَرِّدًا

روایت کرنا اس سے سو ہوا شریک اکلا جس ۴

وَأَمَّا حَدِيثُ مُحَمَّدٍ فِي الْمَوَاطِنِ فَهُوَ

اور حدیث امام محمد کی جو انکی کتاب موطن میں ہی سودہ

ش ۲ یعنی ہشیم

اور خالد اور

ابن ادريس *

ش ۳ یعنی ان تینوں

ثقہ نے

ش ۴ یعنی روایت

میں کلمہ شہ لا یورد

کے برہمن ابی

نہ دے *

مِنْ عَاصِرِ بْنِ كَلْبٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَأَنَّ

مذہبی ہی عاصم بن کلب سے اور وہ راوی ضعیف ہی اگرچہ

رَوَى عَنْهُ الْعُلَمَاءُ قَدْ ضَعَفَهُ ابْنُ حَبَّانٍ

روایت کہ اسے علما نے تحقیق ضعیف کہا اسکو ابن حبان نے

حَيْثُ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ شَكٌّ

اسطورہ کہ کہا ابن حبان نے روایت میں عاصم کے شک ہی

مَعَ أَنَّهُ مَعَ اِرْضٍ بِمَاعَدٍ

باوجود اسکے کہ حدیث محمد کی مخالفت ہی اس چیز کے کہ سہار کہا

صَحِيحُ السَّنَةِ مِنَ الْقَائِلِينَ بِالرَّفْعِ

امام صحیح السنہ نے ان کو گوئیں کہ قابل ہیں رفع یدین کے

عَلِيَّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَذَكَرَ مِثْلَهُ

علی بن ابی طالب کو ش ۲ اور ذکر کیا میں صحیح السنہ کے

التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَاحْمَدُ وَغَيْرُهُمْ

ترمذی اور ابو داؤد نے اور امام احمد وغیرہم نے ش ۳

وَمَارُوفٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ

ماروف جو روایت ہی عبد العزیز بن حکیم سے

ش ۲ اور قول
امام محیی السنہ کا
محمد بن کے نزدیک
معتبر زیادہ ہی *

ش ۳ اتنے بہت
سے اماموں کی
روایت کے

رد و امام محمد
کی روایت کا کیا
اعتبار *

فَيَعَارِضُهُ مَا رَوَى الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ

سو اس کے مخالف ہی روایت بخاری اور مسلم

وْغَيْرُهُمَا عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ

دو غیر ہا کی سن ۲ نافع سے کہ بیشک عبداللہ بن عمر

إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ

جب شروع کرتے تھے ہا ز اسہ اکبر کہتے اور رفع یدین کرتے

وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ

اور جب رکوع میں جانے رفع یدین کرتے اور جب

سَمِعَ اللَّهَ مِنْ حَمْدِهِ رَفَعَ يَدَيْهِ الْخ

سمیع اللہ میں جو کہتے رفع یدین کرے آخر حدیث تک

وَكَذَٰلِكَ أَخْرَجَ الطَّحَاوِيُّ

اور اسی طور جو کلا طحاوی نے

مُجَاهِدٍ وَأَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَفَعَ

مجاہد سے سن ۳ اور لیکن روایت عبد اللہ بن مسعود کی

فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فعل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

سن ۲ بخاری اور

مسلم کی روایت

کے آگے عبداللہ بن

کی روایت کا

کیا اعتبار *

سن ۳ یعنی اسی طور

سے تخریج طحاوی

کی مخالفت ہی بخاری

اور مسلم کی

تخریج کے

وَالشَّيْخَيْنِ فَلَمْ يَثْبُتْ حَتَّى

اور ابو بکر اور عمر کے سوا ثابت نہ ہو سکی

أَلَا هَذَانِ بَلْ ثَبَتَ عَنْ هُمَا

محمد بن کے پاس ملکہ ثابت ہوا محمد بن کے پاس عمر سے

خَلَا فَهَذَا ذِكْرُ التِّرْمِذِيِّ وَإِضَاهُ كَذَا

خلاف اس کا جیسا کہ ذکر کیا ترمذی نے ش ۲ اور اسی طور

ذِكْرُ الْجَاكِرِ فَعَلِ الْعَشْرَةَ الْمُبَشِّرَةَ

ذکر کیا جاکر بھی رفع یدین کو فعل عشرہ مبشرہ کا ش ۳

وَقَدْ مَرَّ أَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ

اور سخیق گذر چکا کہ عبد اللہ ابن مبارک نے

قَالَ لَا يَثْبُتُ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ

کہا نہیں صحت کو پہنچتی حدیث عبد اللہ ابن مسعود کی

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ

کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَآخِي أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهَذِهِ

رفع یدین نہ کیا کہ پہلی بار اور یہ

ش ۲ یعنی حضرت
عمر کو سر یدین نے
رفع یدین کے
راویوں میں شمار
کیا *

ش ۳ اور عشرہ
مبشرہ میں ابو بکر
اور عمر بھی
داخل ہیں *

فَالظَّاهِرُ أَنَّ الْحَصْرَ لَيْسَ حَقِيقِيًّا

سو ظاہر ہی بہ بات کہ یہ حصر ش ۲ حصر حقیقی نہیں

بَلْ إِضَافِيٌّ مَعَ أَنَّ فِي النَّسِخِ

بلکہ حصر اضافی ہی ش ۳ باوجود اسکے کہ مشہور

الْمُتَدَاوِلَةُ لِلْمَصْنَفِ مَا يَتَّسِدُ

کتابو نمین ابو بکر بن ابی شیبہ کی عبارت ہی

مُخْلَافٌ ذَلِكَ وَهُوَ

کہ حاصل ہوتی ہی بخلاف اس عبارت کے ش ۲ اور وہ یہی

مَارَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ بِلَفْظِ

جو روایت کیا اسکو ابن عباس نے اس عبارت سے

تَرَفَعَ الْإِيْدِي فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ إِذَا قَامَ

کہ اٹھا باجا ہئے ہاتھ ساتھ جاگہ ایک تو جب کھڑے رہے

إِلَى الصَّلَاةِ وَإِذَا رَأَى الْبَيْتَ

کوئی نماز پڑھنے اور دوسرے جب دیکھے بیت اسہ کو

وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي جَمْعٍ وَحَدٍّ

اور صفا پر اور مردہ پر اور مزدلفہ میں اور کنگری مارنے میں

ش ۲ یعنی جو حصر کہ

قول ابن عباس

سے انا ترفع

الایدی اذ نکلتی *

ش ۳ یعنی حصر

حقیقی جب ہونا کہ

رفع بدن محصور

ہو تا حاشہ جاگہ

میں جب رفع بدن

قوت اور عین

میں سوا اس سرخہ

جگہ کے ثابت

ہی تو قول سے

ابن عباس کے

رفع بدن رکوع

وغیرہ میں منع

نہیں ہو سکتا *

ش ۴ یعنی عبارت

کہ اسناد لال علی

النسخ کی دلیلون

میں و ما اخرج ابو بکر

بن ابی شیبہ

اوپر مذکور ہوئی *

(۱۰)
الْجَمَارِ وَهُوَ لَا يَدُلُّ عَلَى الْخَصْرِ

جگہ کو نہیں اور یہ عبارت اصل کتاب کی ہرگز خبر

أَصْلًا كَمَا تَرَى وَاللَّهِ إِنِّي أَيْ

دلائل میں کر لی جیاد بکھنا ہی تو اور دوسری

الْكَلَامُ فِي ثُبُوتِ النَّسَخِ

گفتگو فی گفتگو ثابت ہونے میں رفع میں کی

مِنْ هَذِهِ الدَّلَائِلِ فَتَقُولُ هَذِهِ

منہ خیر کے اس دلیاوت سے سو کہتے ہیں ہم یہ سب

الدَّلَائِلُ كُلُّهَا سَوَى قَوْلِ ابْنِ الزَّبِيرِ

دلیاوت میں رفع کی سوا اسے ابن زبیر کے قول کے

أَنَّهُ كَانَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ فَنَسَخَ وَسَوَى

کہ ختم رفع میں شروع اسلام میں پھر مسح ہوا اور سوا

قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَتَرَكَ

ابن مسعود کے قول کے اور چھوڑ دیا حضرت نے

فَتَرَكْنَا إِنَّمَا اتَّخَذَ حُجَّةً عَلَى

نہ چھوڑ دیا ہم نے حجت نہیں ہو سکتی مگر اس شعر پر

مَنْ قَاتَلَ بِوَجْهِهِ فَيَانَ

کہ قاتل ہو و جب کارِ رفعِ یدین کے کیے نہ ایک دفع کے

التَّرْكُ مَرَّةً يَنَافِيهِ وَلَا تَنْتَهِيَنَّ

چھوڑنے سے بھی وجوبِ باقی نہیں رہتا اور نہیں ہو۔ نہیں

حُجَّةٌ عَلَى مَنْ يَقُولُ بِكَوْنِهِ سَنَةً

وہ دلیل نہیں جہت اس شخص پر کہ قاتل ہو و رفعِ یدین کے سنا

مَوْكِدَةٌ فَضْلًا عَلَى مَنْ ذَهَبَ

موکہ ہو نیز کہ چہ جائیکہ جہت ہوں اس شخص پر کہ قاتل ہو

إِلَى كَوْنِهِ سَنَةً خَيْرٌ مَوْكِدَةٍ لِأَنَّ السَّنَةَ

رفعِ یدین کے سنا غیر موکہ ہو نیز کہ کیونکہ سنا

الْمَوْكِدَةُ أَيْضَارٌ بِمَا تَرَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

موکہ ہ بھی کبھی حضرت نے چھوڑ دیا ہی

كَيْفَ وَقَدْ تَقَرَّرَ فِي الْأَصُولِ

کیونکہ قاتل ہو کے ترک سنا موکہ کے اصول میں تو

أَنَّ الْأَتْيَانَ بِفِعْلٍ بِغَيْرِ

قاعدہ بندھا ہی کہ کرنا پیہر کا کسی فعل کو ایک دفع بھی

قَرَّكَهْمَ رَدِّ لَيْلٍ وَجَوْبِهِ

نہ پتھور کر دے ایل ہی اس فیکے وجوب کی

فَلَا يَلْزَمُ مِنَ الْقَوْلِ بِتَرْكِ السَّنَةِ الْمَوْكُودَةِ

بہتر نوضد رہو اٹائل جو ناسنت موکہ دیکے ترک کا بھی

أَيْضًا يَلْزَمُ الْجَوْبُ

نا کہ لازم نہ آدے واجب ہو جانا اسکا اس تقدیر پر باقی نہ رہا

فَلَا تَعَارُضُ بَيْنَ أَحَادِيثِ

کچھ خلاف در میان احادیث رفع میں

الرَّفْعُ وَالْتَرَكُ وَأَمَّا الْإِسْتِدْلَالُ

اد ر ترک رفع کے شہادہ دلایل پر کرتے ہیں

بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ صَلَّيْتُ

قول کو عبد اللہ بن مسعود کے ہاں پر ہائی میں نے

بِكَمِّ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّيْتُ عَلَى عَدَمِ

مجاویں نماز رسول صلی علیہ کی آن حضرت صلی علیہ کے عدم

رَفْعِهِ خَيْرٌ قَوِيٌّ هَهُنَا وَأَنَّهُ رُبَّمَا

یہ رفع پر سو فی نہیں اس مطلب پر کیونکہ بسا اوقات

ش کیونکہ جب

رفع یدین احادیث

صحیحہ صریحہ غیر

منسوخہ سے ثابت

ہو ادا رہم

قابل ہوئے اسکے

سنت غیر موکہ

ہو یکے بالعرض

اگر عدم رفع کی

تین ثابت

بھی ہوں تو کیا

قباحت ہی عدم

رفع کی حدیث کو

حمل کر بیٹے عدم

وجوب دنا کہہ پر

اد رفع کی حدیث کو

سنتہ غیر موکہ

ہونے پر *

يُشَبِّهُ فِعْلٌ مُشْتَمِلٌ عَلَى صِفَاتٍ

شبه دیتے ہیں ایک فعل کو جو اسمین کئی صفتیں ہو اگر تکی لان

يَفْعُلْ آخِرُ كَذَا لَكَ بِأَحْتِسَارٍ

دیسے ہیں دوسرے ایک نص سے اعمار کر کے

اشْتَرَاكَ أَكْثَرَ الصِّفَاتِ وَلَا

مشترک ہونے کا اکثر صفوں کے اور پھر کے بعض ہیں

يَلْتَفِتُ إِلَى عَدَمِ اشْتِرَاكِ بَعْضِ

دیکھتے نہ مشرک ہونے کا طرف بعض

الصِّفَاتِ سَيِّمَانِ الْأَعْدَاءِ عَلَى مَا

صفوں کے خصوصاً صفت کو ادا ہوئے بنا

يُشْهَدُ بِهِ الْوُجُودُ أَنَّ السَّلِيمَ لَكِنْ

گواہی دینے کے اس بات پر طبع سالم نے ش ۲ لیکر

الظَّاهِرِ اشْتِرَاكَ الْجَمِيعِ مَا لَمْ

ظاہر عبارت سے مشترک ہونا نام صفوں کا

يَقُومُ دَلِيلٌ عَلَى خِلَافِهِ

معلوم ہوتا ہے جب تک قائم نہ ہو دوسری دلیل اس کے خلاف

ش ۲ ہے اس
امیر طبع سالم
گواہی *

فَقَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ ظَاهِرٌ فِي

قول ابن مسعود کا ظاہر اہل لالت ہی

عَلَامَ رَفَعِ النَّبِيِّ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَحَادِيثُ

ہی صائمہ کے عدم رفع معنی اور حد نہیں رفع بدین کی

السَّابِقَةُ مَنْصَرِفٌ عَلَى رَفْعِهِ فَلَا يَعَارِضُهَا

جو گھر چکیں نص، ہن رفع پر آں حصرت کے سو معارضہ نہر سا گنا نکاش ۲

ش ۲ یعنی رفع بدین
کی حدوں کا *

قَوْلُهُ عَلَى نَقْدٍ يَرْفُضُ التَّعَارُضَ

قول ابن مسعود کا اس نقد پر کہ فرض کہ من تعارض

بَيْنَهُمَا وَالْأَفْلَاحُ لِلتَّعَارُضِ

در میان اندونو کے اور نہیں تو کچھ وجہ تعارض کی نہیں

فَإِنْ قَوْلُهُ لَا يَدُلُّ عَلَى

کیونکہ قول عبداللہ ابن مسعود کا نہیں دلالت کرتا اس بات پر کہ

صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا كَذَلِكَ

نماز نبی صلعم کی نہ تھی مگر ایسی ہی ش ۲

ش ۳ یعنی بیحد

رفع بدین کے *

وَكَذَلِكَ حَدِيثُ بَرَاءِ ابْنِ الْعَازِبِ

اور اس طور حدیث براء ابن عازب کی

إِنْ سَلَّمْنَا صَحَّةَ قَوْلِهِ

اگر مسام بھی رکھیں ہم صحیح ہو سکواس کے قول کے

ثُمَّ لَا يَعُودُ وَاعْرَضْنَا عَنِ التَّائِيلِ

کہ بھر دو بار اٹکرتے اور درگزر کر بن مستہور

الْمَشْهُورِ اِنْ مَعْنَى لَا يَعُودُ عَدَمُ الرِّفْعِ

مادہ سے جو یہ بھی کہ معنی لا یعود کے ہاتھ نہ اٹھانا ہی

فِي ابْتِدَاءِ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَمَا كَانَ

شروع میں دوسری رکعت کے جسا تھا

فِي الْأُولَى كَمَا ذَكَرَهُ صَاحِبُ

شروع میں پہلی رکعت کے جسا کہ مذکور کیا اس مادل کو صاحب

الْفَتْوحَاتِ وَنَظَرْنَا إِلَى اسْتِمْرَارِ

فتوحات نے اور خیال کر بن ہمیشگی کی طرف

الْمُضَارِعِ الْمُسْتَفَادِ مِنْ قَوْلِهِ لَا يَعُودُ

مضارع کی کہ سمجھیں پاتی ہی اسکے قول سے لا یعود

بَصِيغَةِ الْمُضَارِعِ لَا يَكْدُنْ

جو مضارع کے صبیغہ سے ہی تب بھی نہیں دلالت کر بی

الْأَعْلَىٰ أَنْ بَرَاءَ بْنِ الْعَازِبِ

حدیب براء کی دگر اتنی بات سر کر ابراہین عازب نے

لَمْ يَرْفَعْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُلْزَمُ

نہ دیکھا اہل حدیب نے کہ نبی صائم کے اور نہیں لازم آتا

مِنْهُ عَدَمُ رَفْعِهِ مُطْلَقًا وَالْمُدْعَىٰ

اس سے ہاتھ نہ اٹھانا حضرت کا مطلق اور جو کہ کسی دعویٰ کرنا ہی رفع کا

يُثْبِتُ بَرَفْعِهِ مَرَّةً أَيْضًا وَقَدْ حَكِيَ

ثابت کر براء رفع حضرت کے ایک بار کے رفع سے بھی اور تحقیق فعل کی

بَعْضُ الضَّابِطِينَ لَا سِيَّمَا الزَّافِعِينَ

بعض ضبطین رکھنے والے احادیث کے خواص و رفیعین میں کہنے والے

مِنَ الصَّحَابَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ بَرَاءَ بْنَ

اصحاب میں سے اور ان کے سوا بھی کہ براء بن

الْعَازِبِ مِنْ رَوَاةِ الرِّفْعِ أَيْضًا وَالْبَاقِي

عازب رفع کے سہم راویوں سے ہی اور باقی

كُنْزُ الْأَثَارِ الصَّحَابَةِ وَقَدْ سَلَفَ

مطبوعہ دارالکتابیں عدم رفع کی آثار صحابہ ہیں اور گذر چکا

فِي الْقُلُوبِ مَثَلٌ أَنْ فَهْمُ الصَّحَابِ فِي

مقدمے میں کتاب کے کہ سمجھ صحابی کی

لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَنْقُلْ

حجت نہیں ملادو اس پر یہ کہ نہ نقل کی گئی

عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ - مَرَّ النَّسَخُ بِالْعَيْنِ ابْنِ

صحابہ میں سے کسی سے منہ بخیر رفع کی مگر جہ ردایت ہی ابن

الزَّبِيرِ صِرَ نَحْوًا ابْنِ مَسْعُودٍ النَّزَّامًا

زبیر سے صراحت اور ابن مسعود سے انزالا ماش ۲

بَلْ لَا تَدُلُّ هَذِهِ الرِّوَايَاتُ عَلَى أَنَّهُمْ

بلکہ نہیں دلات کرتیں یہ روایاتیں اس پر بھی کہ وہ صحابہ

لَا يَرْفَعُونَ أَبَدًا يَلِيهِ اسْتِفَادَةٍ مِنْ هَذِهِ

ہر وقت رفع میں نہ کرتے تھے بلکہ جو مفہوم ہوتا ہی

الرِّوَايَاتِ شَوْحَدُ الرِّفْعِ فَقَطَّائِي

اُس روایتوں سے قطعاً عدم رفع ہی یعنی

لَا دَوَامٌ لَهُ وَلَا عَدَمٌ دَوَامٌ لَهُ

نہ تو مفہوم ہوتا ہی ہمیشہ کا رفع اور نہ تو نہ کرنا رفع کا ہمیشہ

ش ۲ یعنی کسی صراحت

سے منصوصہ رفع

یہ میں کی منقول

نہیں اگر ہی تو

ابن زبیر سے

کہ قول اس کا

نقل کرنے ہٹن

و نسخ صلیف

دلائل کراہی

رفع بدین کے

نسخ پر نیکیاں سند

اس کی مضمین

کے بیان اس

میں تا ابن مسعود

سے کہ میں کرتے

ہٹن ان سے اس

قول کو و نون

نیز کذا اور یہ

قول بھی گرجہ

صاف دالت

میں کرنا ظاہر

عبارت سے

لازم ہوتی ہی

منہ بخیر کہو گئے

اس کے یہ ہٹن

حضرت کے قول

سے انہی منہ بخیر

سمجھا اور پھر

ویا لکن سمجھ صحابی

کی حجت نہیں

وَإِذَا ضَمَّتْ هَذِهِ السُّورَاتِ إِلَى

اور جب ملائی جاوین یہ روایتیں عدم رفع کی

السُّورَاتِ الْمَعَارِضَةِ لَهَا أَلَا تَرَ

ان روایتوں کے ساتھ کہ مخالف ہیں انکی دلالت کرتی ہیں

عَلَى رَفْعِهِمْ يَثْبُتُ أَنَّهُمْ

رفع میں ہر کتاب کے ثابت ہو گا کہ نہ کتاب نے

رَفْعُ أَمْرَةٍ وَتَرْكُ الْخُرْمِ وَهُوَ عَيْنُ

کبھی تو رفع میں کیا اور کبھی نہ کیا اور یہ عین

الْمَدْعَى وَأَمَّا قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ

مطلب ت اور جو قول ابن مسعود کا بھی سن ۲

وَتَرْكُ فَتْنٍ كُنَّا قَالِ الْمُسْتَفْسَادُ

اور ترک کیا حضرت نے سو ہم نے ترک کیا سو مطلب اس کا

مِنْهُ هُوَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ وَفِيهِمَا مِنْهُ

یہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کیا اور سمجھا ہم نے اسے

أَلَا تَرَ النَّاسَ قَالِ النَّاسُ هُوَ فِيهِمَا ابْنُ مَسْعُودٍ

منہ خیر رفع کی یہو منہ خیر ابن مسعود کی ہی سمجھو سن ۳

شر ۲ بیان سے

جواب ہی اس میں

مستور کے قول کا

ترک فتنہ کا

دلالت الترمذی

اسے نکلتی ہے

رفع میں کی

منہ خیر ہر

سن ۲ کچھ حضرت

نے کسی سے نہیں

فرمایا کہ رفع میں نہ

میں نے منسوخ کیا

اور حضرت کا

بھی ترک ہمیشہ

کہ ثابت نہیں

ہوا اس قول سے

کیونکہ ابن مسعود

ہمیشہ ہر وقت

وَقَدْ سَلَفَ أَنَّهُ لَيْسَ بِحُجَّةٍ

اور یہ گزر چکا کہ فہم صحابی جنت نہیں

سَيِّمًا إِذَا خَالَفَهُ فَمِنْ صَحَابِي

صحابہ کے مخالف پرے سمجھ دوسرے صحابی کی

أَخْرَوْا مَا يَفْهَمُونَ مِنْ قَوْلِهِ فَتَرَكْنَا

اور جو سمجھا جاتا ہی قول سے ابن مسعود کے بھر چھوڑ دیا

مِنَ الْجَمَاعِ عَلَى التَّوَكُّفِ

انہی جماع ترک کر کے

فَقَوْلُهُ ظَاهِرٌ فِي الدَّلَالَةِ عَلَى الْجَمَاعِ

سو قول اس کا ظاہر ہی دلالت میں جماع پر

وَالْأَثَرُ الْمَعَارِضَةُ لَهُ

اور دوسرے صحابہ کے آثار مخالف ہیں ابن مسعود کے

نُصُوصٌ فَلَا يَعْزِزُ مَارِضًا

قول کے نص ہیں جماع پر صحابہ کے رفع پر سو نہیں معارض ہو سکتا

وَأَمَّا قَوْلُ ابْنِ الزَّبَيْرِ

ایک کا قول جنت سے آنا رکا اور لیکن قول ابن زبیر کا شن

میں ہر مکان میں

صاحبہ میں رہتے

بلکہ اتنا معلوم

ہو تا ہی اس قول

سے کہ اول میں

ابن مسعود رفع

دیکھے تھے پھر

دیکھنا تھا کہ

نہ ہوا اسے انھوں

نے منسوختہ سمجھا

مو *

ش ۲۱ اس میں

زبیر کے قول کا

ونسخ کر نص ہی

رفع پر ہیں کی

منسوختہ پر *

وَنَسَخَ فِيهِ وَنَصَّ فِي النِّسَخِ عَلَى

اور منسوخ ہوا رفع یدین سے وہ نص ہی منسوخیت میں رفع کی

مَا تَقَرَّرَ فِي الْأَصُولِ لَكِنْ لَمْ يَوْجَدْ

موافق قاعدہ مقررہ کے اصول میں لیکن نہ باقی گئی

لَهُ أَصْلٌ عِنْدَ الْمُعَدِّثِينَ وَالنَّاسِخِ

اس کے لئے اصل محدثین کے پاس اور ناسخ کو

لَا بَدَّ لَهُ مِنْ مُسَاوَاتِهِ لِلْمَنْسُوخِ

ضرور چاہئے برابر ہی منسوخ کی

فِي الشُّهْرَةِ وَالِدَلَالَةِ فَكَيْفَ يَنْسَخُ

شہرت میں اور دلائل میں سو کیسی منسوخ ہو سکتی

بِمِثْلِ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ الَّذِي هُوَ

مثیل قول ابن مسعود سے جو وہ

قَاصِرٌ فِي الدَّلَالَةِ وَبِمِثْلِ هَذَا الْقَوْلِ

کسم ہی دلائل میں اور مثیل قول ابن زبیر سے

الَّذِي لَا يَعْرِفُهُ أَحَدٌ مِنَ الثَّقَاتِ

جس سے کوئی ثقہ نہیں جانتا اے

الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ الْمَشْهُورَةُ

وہ صحیح حدیثیں مشہور ہیں

رَوَاهُ ثِقَاتٌ عَنْ ثِقَاتٍ وَالتَّحَاوُلُ

کہ روایت کیا انکو ثقہ محدثوں سے ثقہ راویوں سے اور حاصر

أَنَّهُ لَمْ يَنْقَلْ فِي بَابِ التَّرُكِ إِلَّا

یہ کہ منقول نہ ہوئے ترک کے باب میں مگر

أَفْعَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْعَالُ الصَّحَابَةِ

افعال ہی مسلم کے یا افعال صحابہ کے

وَالْفِعْلُ لَأَعْمُومٍ لَهُ فَلَا يَثْبُتُ إِلَّا

اور فعل نہ عموم نہیں سونہ ثابت ہوگا اس فعل سے مگر

تَرَكَهُمْ أَحْيَانًا وَإِذَا ضَمَّ إِلَيْهَا

جھوڑا صحابہ کا کبھی رفع یدین کو اور جہاں کی جاویدانے

الْأَحَادِيثُ وَالْآثَارُ الدَّائِمَةُ

وہ حدیثیں اور آثار کہ دلائل کرتے ہیں

عَلَى الرُّفْعِ يَفِيدُ عَيْنُ الدَّاعِي

رفع پر قائم رہے گا ذہن لاماں صلی مدعا کو

إِذَا تَرَكَ السَّنَةَ الْغَيْرَ الْمَذْكُورَةَ لَيْسَ
كَوْنُهُ تَرَكَ سَنَةً غَيْرَ مَوْكِدَةٍ كَمَا دَلَّ بَلَدٌ مَعْنَى

نَسَخَ لَهَا بَلَلٌ لَا بَدَلَ مِنْ تَرْكِهَا

ایہاں مذکور ہے کہ سالانہ ضروری ہے۔ رسول کو ترک شدہ غیر مویکہ کا

أَحْيَانًا حَتَّى يَثْبُتَ كَوْنُهَا خَيْرَ مَوْكِدَةٍ

کبھی کبھی نہ ہو اس کا غیر تولد ہو

فَمِنْ أَمْرِ الصَّحَابَةِ مَنْ كَانَ يَتْرُكُ السَّنَةَ

بعض صحابہ اسے بھی ترک کرتے سنتوں کو

بِاخْتِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صور میں نبی صلعم کے جسا کہ دلالت کرتا ہے

هَلْيَ لَهُ قَوْلُهُ لَمْ يَرَهُ عِنْدَ

اس بات پر کہ حضرت کا صحابہ کے لئے اس وقت میں

قَضَاءُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَنْ كَانَ

کہ قضا ہو کئی بھی فرض نماز فجر کی جو کوئی

يُحِلِّي مِنْكُمْ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

پڑھتا ہو تم میں سے دو رکعت فجر کے پہلے کی

فَلْيَصِلْ فَعَلِمَ مِنْ هَذَا أَنَّهُ لَمْ يَكُونُوا كَلِمَةً

سو پڑھنے سے معلوم ہوا اسے کہ سب صحابہ

يَصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ وَهَمَّا

پڑھتے نہ تھے دو رکعت قبل الفجر کی حال کا کہ وہ دو رکعت

أَوْ كَدُ السُّنَنِ فَكَيْفَ

ادوستوں سے زیادہ موکہ ہوں پھر کیسا ثابت ہوگا

بِالسُّنَنِ الْغَيْرِ أَمْ وَكَدَةٌ وَكَانَ

ہمیشہ ادا کرنا صحابہ کا غیر موکہ سنتوں کو اور معنی

مِنَ الصَّحَابَةِ مَنْ لَا يَثْبُتُ حَيْثُ سَنِيَّتُهُ

صحابہ ایسے تھے کہ نہ ثابت ہوا تھا انکے پاس سنت ہونا رفع ید میں کا

فَلَا يَفْعَلُهَا وَلَا يَلْزَمُ

سو وہ ادا نہ کرتے تھے سنت کو رفع کی اور نہیں لازم آتا

مِنْ عَدَمِ فَعْلِهِ بَطْلَانُ سَنِيَّتِهِ كَمَا قَالَ

اسو کے نکرانے سے اہل ہونا اسکے سنت ہو کر واجب کہہ کر

أَبُو سَلِيمَانَ الْخَطَّابِيُّ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ

ابو سلیمان خطابی نے سو جائز ہی ہے

يَذْهَبَ ذَلِكَ أَيْ رَفَعَ الْيَدَيْنِ عَلَيْهِ

مخفی رہا ہو وہ امر یعنی رفع یدین اس پر

أَيْ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ كَمَا قَدْ ذَهَبَ عَلَيْهِ

یعنی ابن مسعود پر جیسا مخفی رہا گیا اس پر

الْأَخْذُ بِالرُّكْبَةِ فِي الرُّكُوعِ وَكَانَ

ہاتھ رکھنا گھٹون پر رکوع میں اور تمام عمر

يُطَبِّقُ يَدَيْهِ عَلَى الْأَمْرِ الْأَوَّلِ

دونوں ہاتھ ملا کر ان میں رکھتے تھے موافقہ دستور کے

وَخَالَفَ الصَّحَابَةَ كُلَّهُمْ

اور مخالفت کی ابن مسعود، انس، زید، عمارہ سے

فِي ذَلِكَ الْمَقَامِ السَّادِسِ بَيَانٌ حَدِّمْ

اس مسئلے میں چھٹے مقام بیان کرنا ہی

الْأَجْزِ عَلى تَرْكِهِ وَهُوَ

اجزاء نہ ہونے کا رک رفع پر اور یہ بات

خُذْنِي مِنَ الْبَيَانِ فَإِنَّهُ جَدِيدٌ

حاجت میں رکھنی یہاں کی کیونکہ رفع یقین سرائے کی

بَانَ يَدَّ عَمِي عَلَى فَعْلِهِ الْإِجْمَاعُ

کہ کوئی مبالغہ سے دعویٰ کرے تو کر سکتا ہی اجماع کا

مَبَالِغَةٍ وَحْنٌ نَذَرَ أَسْمَاءَ بَعْضِ

رفع بدن کرنے پر اور ہم ذکر کرتے ہیں نام بعضوں کے (ش ۲)

الْقَائِلِينَ بِالرَّفْعِ لِيَكُونَ أَمْوُذَجَالِمًا

جو قائل ہیں رفع بدن کے تاکہ نمونہ ہو

بَقِي فَنَقُولُ عَدَمَ عَمِي السَّنَةِ

باقی رہے سو ہم کہتے ہیں شمار کیا محمی السنہ

مِنْهُمْ أَبَا بَكْرٍ وَعَلِيًّا وَالتِّرْمِذِيَّ ابْنَ عَمْرِو

اسمیں سے ابو بکر اور علی کو اور ترمذی نے عبد اسمہ بن عمر

وَجَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ

اور جابر بن عبد اللہ اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ

ابْنَ الزُّبَيْرِ وَعَدَ التِّرْمِذِيَّ مِنَ التَّابِعِينَ

بن زبیر کو اور شمار کیا ترمذی نے تابعین سے

الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ وَعَطَاءَ أَوْطَاءَ وَسَاءَ

حسن بصری کے ہیں حسن بصری اور عطاء اور طاء و ساء

سنہ ایفہ نام بعض
اس کا دور تابعین
اس کا دور تابعین کے
حرف ہیں رفع
ہیں کے

وَمُجَاهِدٌ أَوْ نَافِعٌ وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبد اللہ بن عمر

وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَمُحْيِي السَّنَةِ ابْنُ

اور سعید بن جبیر کو اور محی السنہ بن محمد بن

سَيْرِينَ وَقَتَادَةَ وَقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ

سیرین اور قتادہ اور قاسم بن محمد

وَمُكْحَلٌ وَأَبُو حُدَّادٍ التِّرْمِذِيُّ مِنَ الْفُقَهَاءِ

اور مکحل کو اور شمار کبار ترمذی بن محمد بن سے قائل ابن رفیع کے

عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ

امام عبد اللہ ابن مبارک اور امام شافعی

وَأَحْمَدُ وَأَسْحَاقُ وَمُحْيِي السَّنَةِ

اور امام احمد اور امام اسحاق کو اور محی السنہ بن

الْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٌ وَقَالَ مُحْيِي السَّنَةِ

امام اور اوزاعی اور امام مالک کو اور محی السنہ بن

وَهَذَا أَقُولُ مَا لَكَ فِي آخِرِ آيَةٍ

اور یہ قول ہی امام مالک کا انکی آخر عمر میں

قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ إِلَى أَنْ رَفَعَ

کہ گئی ہی عقل بعض عالموں کی اس بات پر کہ ہاتھ اٹھانا

الْأَيْدِي فِي صَلَاةٍ فَنِي هَذِهِ الْمَوَاضِعِ

غیر میں اس مواقع پر کہ یہ ہیں

وَاجِبٌ كَمَا ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْفَتْوَحَاتِ

واجب ہی جیسا کہ ذکر کیا اس کا صاحب فتوحات کے

وْغَيْرُهُ وَعِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ

اور سوائے اور بہت سے عالموں کے اس

سَنَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبُخَارِيُّ قَالَ

سنت ہی کہا امام ابو عبد اللہ بخاری نے کہا

عَلِيٌّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

علی بن مدینی نے لازم ہی مسلمانوں پر

أَنْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ بِحَدِيثِ الزَّهْرِيِّ

رفع یدیں کرنا حسب حدیث زہری کے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّا لَا يَسَعُهُ

سالم سے عبد اللہ بن عمر سے اور سوائے ان کے (ش ۲)

ش ۲ یعنی سوائے

ان اصحابہ اور

تابعین اور مجتہدین

کے کہ جتنے نام

نہ گور ہو جائے *

الْمَقَامُ ذِكْرُهُمْ وَقَدْ تَعَارَضَ

انہ پیش کر گھایا پس ہندین رکھنا یہ مقام آئے ذکر کی اور معارض بھی

عَنْ بَعْضِ أَهْلِ التَّارِكِ لَكِنِ الْمَعَارَضَاتِ

ش ۲ یعنی اقوال

بعض صحابہ اور

تابعین اور مجاہدین

کے مخالف بھی

آئے ہیں ان صحابہ

اور تابعین

اور مجاہدین کے

جو قائل ہیں رفع

یہ بن کے *

ہوئے ہیں اقوال انہ بعض مکہ ش ۲ لیکن معارضات

لَا تَقْرَأُ مِثْلَ هَذِهِ الْأَتَارِ الْتِي

قومی نہیں جیسے یہ آثار نہ کو رہ رفع کے

ذَكَرْنَا هَامَعَ أَنَّهُ لَا يَنَافِي الْمَدْعَى

باجہین ماوجود اس کے کہ معارضات رفع بدین کے ہمارے دعویٰ کے

كَمَا سَلَفَ وَقَالَ ابْنُ الْجَابِبِ

خلاف یہین جسا کہ گذر چکا یہ مضمون او رکھا ابن جاب

فِي مَخْتَصَرِهِ فِي الْفَقْهِ لَا أَعْرِفُ

انہ مختصر میں جو کتاب فقہ کی ہے میں نہیں پہچانتا

رَفَعَ الْيَدَيْنِ وَقِيلَ سَنَةِ لَكِنِ

رفع یدین کہ اور دو سرون نے کہا ہی کہ سن ہی لیکن

تَقْوَى رَوَايَةِ كَوْنِهِ سَنَةً بِقَوْلِ

قوی ہی روایت اس کے سن ہونے کی قول سے

مُحْيِي السُّنَّةِ أَنْ مَا لِكَا فِي آخِرِ أَمْرِ
 محی السنہ کے کہ امام مالک اپنی اخیر سمر میں
 ذَهَبَ إِلَى سُنَّتِهِ كَمَا يَدُلُّ

قائل ہوئے ہیں رفع بدین کے سنت ہو نیکی جب کہ دلالت کرتی ہے

عَلَيْهِ حَدِيثُ الْمَوْطَأِ وَالْمَقَامِ السَّابِعُ أَنْ

اُس پر حدیث موطاء مالک کی اور سامعہواں مقام یہ کہ

الْإِدَامَةُ عَلَى السُّنَّةِ الْغَيْرِ الْمُسَوَّدَةِ

دوام کرنا سنہ غیر مسودہ

مِمْدَوِّجَةٍ يَثَابُ بِهَا لِجَمَاعِ السَّلَفِ

ایٹھی بات ہی ثواب بابرگا اس میں واسطے آگے اور پچھلوں کے

وَالْخَلْفِ عَلَى أَنْ الْمَدِيرُ عَلَى صَلَوةٍ

اجماع کے اس بات پر کہ ہمیشگی کرنے والا

الضَّحَى مَثَلًا وَالْإِشْرَاقِ وَأَرْبَعٌ

چاشت کی نماز پر مثلاً اور اشراق کی نماز اور عصر کے

قَبْلَ الْعَصْرِ وَقِرَاءَةُ الطُّوَالِ

پہلے کی بار رکعت پر اور طووال مفصل جو سو و تین

مِنَ الْمَفْصَلِ أَفْضَلُ مِنْ تَارِكِهِ سَامِعٌ

ش ۲ ہوزہ حجرات
سے سوزہ ہرج
تک طوال مفصل

انہا غیر موکدۃ و ہذا المطلب

باد جو اس کے کیا سب غیر موکدہ ہیں اور یہہ مضمون کہنے ہیں

أَظْهَرَ مِنْ أَنْ يَشْتَغَلَ بِإِثْبَاتِهِ

اتساہر ہی کہ اسکے ثابت کرنے میں مشغول ہونا ضرور نہیں

وَالْمَقَامُ الثَّانِي أَنْ تَارِكَ السَّنَةِ

اد ۱ و ان مقام یہہ ہی کہ ستہ

الْغَيْرِ الْمَوْكَدَةِ غَيْرِ مَلَامٍ وَهُوَ أَيْضًا

غیر موکدہ گانا رک ملاست نہیں کیا جانا اور یہہ بات بھی

بِالْإِجْمَاعِ عَلَى أَنْ تَارِكَ تِلْكَ السَّنَةِ

اجماع سے ہی اسہر کہ تارک ان ستوں کا سزاوار

غَيْرِ مَلَامٍ وَمَا يَتَوَهَّمُ مِنْ أَنَّ عَدَمَ الرِّفْعِ

ملاست کا نہیں اور جو وہم کرتے ہیں کہ عدم رفع بھی تو

أَيْضًا سَنَةٌ فِي ثَابِتِ تَارِكَ الرِّفْعِ أَيْضًا

سنت ہی بھو نواب پادے گانا رک رفع بھی

فَقَدْ مَرَدَّ كَرَاهٍ فِي أَوَّلِ الْكَلَامِ إِلَّا أَنْ

سو گند رہا کہ اس کا جواب اس کتاب کے شروع میں ملے گا

يُرَادُ بِالسَّنَةِ الطَّرِيقَةُ الْمَسْلُوكَةُ فِي عَهْدِ

یہ کہ ارادہ کیا جاوے سنت سے جس طرح سے چلے گا

النَّبِيِّ صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنِ الْعَدَمِ

نبی صلعم کے زمانے میں سے عدم کے

سَنَةِ مَعَ كَوْنِ الْفِعْلِ سَنَةً أَنَّهُ صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنت ہو یکے ماوجود فعل کے ساتھ ہو یکے نہ پیش کرنا مختصر سے صلعم

كَأَن يَكْتَفِي بِعَدَمِهِ أَيْضًا وَلَا شَكَّ أَنَّ

بس کرتے تھے عدم رفع پر بھی اور کچھ شک نہیں

مِثْلُ هَذِهِ السَّنَةِ لَا يَثَابُ فَاغْلِظْ فَإِنَّ

کہ اسی سنتوں کا فاعل نواب نہیں پانا کوئی

مُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ إِنَّمَا

دو رکعت پڑھنے والا جمعہ کے بعد

يَثَابُ عَلَى الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ صَلَّاهُمَا

نواب پادے گا دو رکعت کا جو پڑھے

لَا عَلَى تَرْكِ الْأَخْرَافِ

نہ کہ نواب یادے گا دور رکعت کے چھوڑنے سے۔

بَعْدَ مَا يَكْفِيهِ فِي اتِّبَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى

ان بسر کرنے ہیں اس کو اتنا حداری میں نبی صلعم کی

تِلْكَ الرَّكْعَتَانِ وَمُصَلِّي الْأَرْبَعَةِ

وہ دور رکعت اور چار رکعت پڑھنے والا

فَثَوَابُهُ أَكْمَلُ مِنْ ثَوَابِ الْأَوَّلِ الْمَقَامِ

سوا اس کا ثواب بہت ہی دو ایک ثواب سے نوان مقام

التَّاسِعُ فِي دَفْعِ الْأَعْتَزَالِ

دور کرنے میں ہی آن اعتراضوں کے

الْوَارِدَةِ عَلَى الرَّافِعِينَ الْأَعْتَزَالِ

ح آتے ہیں رفع بدین کرنے والوں پر اعتراس

الْوَارِدَةِ عَلَيْهِمْ إِمَّا أُوْرِدَتْ عَلَيْهِمْ

کر آتے ہیں ان لوگوں پر یا تو علی العموم وارد ہیں

عَمُّ مَا آيٍ عَلَى كُلِّ رَافِعٍ أَوْ خُصَّ

یعنی ہر رفع بدین کرینوالے پر یا علی الخصوص

أَيُّ عَلَى الْخَنَفِيَّةِ مِنْهُمْ أَحْنَى الَّذِينَ

یعنی خنہ زبیب کے لوگوں پر اُنھیں سے یعنی ان لوگوں پر

يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ وَهُمْ مِنَ الْخَنَفِيَّةِ

کہ اٹھاتے ہیں اپنے اٹھ در دھاب حنفی کے موافق عمل کرتے ہیں

فِي أَكْثَرِ الْأَفْعَالِ فَأَلَّوْلَ قَالُوا

میں ۲۱ اعتراضات بہت سے کا سوچتے ہیں پہلے اعتراضات میں بہت ہیں کہ کہا

أَقْرَبُ الرِّوَايَاتِ النَّبِيُّ اسْتَدَلَّ بِهَا

علی العموم سبھی

ہا حنفی اٹھاتے

والو ناہر *

جتنی روایتیں کہ دلیل بکرتے ہیں

الرَّافِعُونَ حَدِيثَ الزَّهْرِيِّ

رفع بن کرینوالے سے قومی ہی حدیث زہری کی

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُمَرَ كَمَا سَلَفَ فِي

سالم سے اس عمر سے جسا کہ گذر چکا یہ مضمون

قَوْلِ ابْنِ الْمَدِينِ حَقٌّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

قول ابن ابیہ مدینہ کے لازم ہی سالون پر

أَنْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ لِحَدِيثِ الزَّهْرِيِّ

رفع بن کرنا زہری کی حدیث کے واسطے

وَقَدْ قَالَ مُجَاهِدٌ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ ابْنِ عُمَرَ

اور مجاہد نے کہا ہی کہ میں نے نماز پڑھی ابن عمر کے ساتھ

فَلَمْ يَرْفَعْ أَيُّ ابْنِ عُمَرَ يَدَهُ إِلَّا أَوَّلَ مَرَّةٍ

سو نہ اٹھا یا میں ابن عمر نے اپنے ہاتھ سوا پہلی بار کے

وَقَدْ تَقَرَّرَ أَنَّ صَحَابِيًّا إِذَا رَوَى

اور متقرر ہو چکا ہے کہ صحابی جب روایت کرے

حَدِيثًا وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ سَقَطَ الْحَدِيثُ

کسی حدیث کو اور خود عمل نہ کرے ابھر تو ساقط ہوتی ہی حدیث

مِنَ الْحُجَّةِ فَنَحْبِئْهُمْ إِيَّاهُ إِنَّمَا

محبت ہونے سے سو ہو جو اب دینے ہیں کہ قول مجاہد کا

يَنْتَرِضُ عَلَيْنَا لَوْ قُلْنَا

اس صورت میں محبت ہو سکتا ہے کہ ہم قائل ہونے اس بات کے

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَوَى وَجُوبَ الرُّفْعِ

کہ ابن عمر نے روایت کیا رفع یدین کے واجب ہو یا نہ

وَنَحْنُ لَا نَقُولُ بِهِ لَآنَ مُجَاهِدًا

اور ہم قائل وجوب کے نہیں ہیں اس لئے کہ مجاہد نے

اِنَّهَا حَكْمِي فَعَمِلَ ابْنُ عَمْرٍو لَا

تو بس حکایت کیا ابن عمر کے فعل کو اور فعل کو

عموم له فانه لم يقل انه كان

عموم نہیں کیونکہ مجاہد نے نہیں کہا ابن عمر رفع یدین

لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اَبَدًا اَبْلُ اِنَّمَا حَكْمِي صَلَوةٌ

نہر تا سوا ہمیشہ بلکہ حکایت کیا کسی خاص ناز کو

مخصوصة على انه قد سبق حديث

علاء السمریہ کہ اور گذر چکی حدیث

سَالِمٌ وَنَافِعٌ اِنَّهُ صَلَّى ابْنُ عَمْرٍو

سالم کی اور نافع کی کہ ناز پڑا ہی ابن عمر نے

فَرَفَعَ يَدَيْهِ اِهْ وَهُوَ حَدِيثٌ مَشْهُورٌ

پھر رفع یدین کیا آخر تک اور وہ حدیث مشہور ہی

فَاِذَا جَمَعْنَا كَلَّا لَا ثَرِيْنِ

پھر جب جمع کریں ہم مجاہد کے قول کو اور سالم و نافع

حَمَلَ مَطْلُوبَنَا وَهُوَ اَنَّهُ رَفَعَ مَرَّةً

کے قول کو تو حاصل ہو گا مقصود ہمارا کہ ابن عمر نے کبھی

وَتَرَكَ أُخْرَىٰ فَصَارَ دَلِيلُكُمْ حُجَّةَ لَنَا

رفع ید بن کیا اور کبھی کیا سو ہوئی تمھاری دلیل ہماری دلیل

لَا عَلَيْنَا وَقَالُوا أَيْضًا إِنَّهُ لَمُرِيكُنَّ

نہ ہم پر اور یہ بھی کہی کہ رفع ید بن مشہور

مَشْهُورٌ زِيَّافِي قَرْنِ الصَّحَابَةِ وَكَانَ

مشہور زمانہ زمانے میں صحابہ کے اور نہ کہنے

لَا يَفْعَلُ أَكْثَرُ هُمْ بَلْ إِنَّمَا يَفْعَلُهُ

تھے اکثر صحابہ بلکہ بعض نے تھے

بَعْضُهُمْ أَحْيَانًا عَلَىٰ مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُ

کبھی کبھی بنا اس کے کہ دلائل کرتا ہی اس بات پر

مَيِّمُونِ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ

مہمون کی کا کہنا ابن عباس کو میں نے دیکھا ابن

الزَّبِيرِ صَلَّى صَلَوةً لِّمَرَّ أَحَدٌ يُصَلِّيَهَا

زبیر کو ابی زبیر نے نہ دیکھا کسی کو پڑھنے

وَلَوْ كَانَ هَذِهِ السَّنَةُ خَيْرَ مَنْسُوخَةٍ

اور اگر ہوتا رفع ید بن سنہ غیر منسوخہ

لَا سَتَبْعِدَ أَنْ يَتْرُكَهَا الْكَثْرُونَ

نہ دور ہی عقل سے رفع بدین چھوڑ دینا اکثر لوگوں کا

فَذَجِبَ لَهُمْ مَنِعُ لَزُومِ ذَلِكَ مِنْ

ہو جواب ہم دیتے ہیں کہ لازم نہیں آتا منسوخ ہونا

حَدِّمْ رُؤْيَا مِمْوْنٍ أَحَدًا يَفْعَلُهَا

نہ دیکھنے سے مہمون کے کہہ کر رفع بدین کرنے ہوئے

لَا مِمْوْنًا لِمُرِّ صَحْبَةِ الْكِبَارِ

کیونکہ مہمون نے نہیں دیکھا صحبتہ اصحاب کبار کی

الصَّحَابَةِ وَلَمْ يَثْبُتْ رِوَايَتُهُ عَنْهُمْ

اور ثابت نہواروایت کرنا مہمون کا اسے

خَايَةُ مَا فِي الْبَابِ أَلَمْ يَثْبُتْ

نہایت درجہ یہی کہ قول سے مہمون کے ثابت ہوگا

خَرَابَةُ هَذَا الْفِعْلِ فِي قَرْنِ التَّابِعِينَ

نادر ہو طائر رفع بدین کا زمانے میں تابعین کے

وَلَا اسْتَبْعَادَ فِي خِفَاءِ سُنَّةٍ

اور عقل سے کچھ دور نہیں ہی چھت جانا کسی سنت کا

فِيهِ كَمَا خَفِيَ التَّكْبِيرُ عِنْدَ كُلِّ خَفِضٍ

انے میں نابین کے جب تھپ گیا تھا اسے اکبر کہا ہر خفص

وَرَفَعَ فِي الصَّلَاةِ فِي هَذَا الْقَرْنِ

اور رفع کے وقت نماز میں اس ۲۴۰۰ بار عمل ہی اس زمانے میں

ش ۲ یعنی نابین

كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ مَا أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ

کے زمانے میں

جیسا کہ لالت کرتی ہی اس بات پر جو حدیث کہ بخاری نے لکھا

عَنْ عَمْرِوَةَ وَهُوَ أَحْمَرُ مِنْ مِمْوِنٍ

عمرہ سے اور وہ مہمون سے تر عالم ہی

أَنَّهُ قَالَ لَابْنِ عَبَّاسٍ حِينَ رَأَى

کہ عمرہ نے کہا ابن عباس کو جب دیکھا اسے

رَجُلًا يَصْلِي وَيُكَبِّرُ ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ

ایک مرد کو نماز پڑھنے اور اسے اکبر کہنے بیس بار

تَكْبِيرَةً إِنَّهُ أَحْمَقُ عَلَىٰ أَنْ هَذَا

بیشک وہ شخص احمق ہی علامہ

ش ۳ یعنی رفع نابین

کم کرنا زمانے میں

نابین کے

الْقَوْلِ اسْتَأْنَسَ مِنْ كَلَامِ مِمْوِنٍ

جہ کہ یہ بات (ش ۳) یہاں ہوئی کلام سے مہمون کے

وَهُوَ يَعَارِضُ الرُّوَايَاتِ اَلْمَانِي كُوْرَةَ

اور وہ مخالف ہی اُردو ابواب سے جو مذکور ہو چکی ہیں

الصَّرِيْحَةَ الدَّالَّةَ عَلٰی اِتِّفَاقٍ جَمْعٍ

صاف دلائل کرتی ہیں اتفاق پر جمع

كَثِيْرٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ رَجِيْرٍ خَفِيْرٍ مِّنْ

کثیر کے صحابہ سے اور اتفاق پر بہت

التَّابِعِيْنَ عَلَيْهِ وَقَالُوا اَيْضًا اِنَّ

تابعین کے رفع ید بن کرنے پر اور یہ اعتراض بھی کرے ہیں کہ

اِبْنُ مَسْعُوْدٍ مَعَ وَسْعَةٍ عِلْمِهِ وَعِلْوِ قُدْرَةِ

ابن مسعود باوجود اتنے بڑے علم اور اتنے بلند مرتبہ کے

وَدَوَّامِ صَحْبَتِهِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّوْا

اور باوجود ہمیشہ حضرت کی صحبت باقی

وَكَثْرَةِ اجْتِهَادِهِ كَانَ مِنْكُمْ رَاً

اور باوجود کثرت اجتہاد کے قائل نہ تھے رفع ید بن کے

لِسُنَنِهِ وَكَذٰلِكَ اِيْحْكُمِيْ عَنْ عَلِيٍّ

سنت ہوئی اور اسی طور سے روایت ہی ملی ہے

فَلَوْ كَانَ خَيْرَ مَذْهَبٍ كَيْفَ تَرَكَهُ
 پھر اگر مسنوخ نہ ہو مار رفع بدین کرنا تو کس طرح ہتھوڑا سکو
 مِثْلُ هَذَيْنِ الصَّحَابِيَيْنِ فَتُجِيبُهُمَا

ایصح دو صحابہ ش ۲ سو جواب دیتے ہیں ہم اس طور سے
 ش ۲ یعنی ابن مسعود اور علی
 اَنْ مَا يَحْكِي عَنْ عَلِيٍّ فَلَمْ يَصِحْ بَلْ

کہ روایت ۱: علی سے ش ۳ صحیح نہیں بلکہ
 ش ۳ یعنی عام
 قَدْ صَحَّ خِلَافُهُ كَمَا بَيَّنَّا سَابِقًا وَاَمَّا
 خلاف اسکے صحیح ہی جسا کہ اس فقیر کو اوپر بیان کر دیا اور
 ابن مسعود فَلَمْ يَصِحْ رِوَايَةُ

رسے عبد اللہ ابن مسعود دونوں ہی صحت کو پہنچی روایت
 اِنْكَارُهُ عَنْهُ بَلْ اِنْ مَا صَحَّ تَرْكُهُ
 رفع بدین کے انکار کی انتہی بھی بلکہ بس صحیح ہی ترک کرنا انکار
 وَهُوَ لَا يَنْفِي مَطْلُوبَنَا وَاعْلَى

اور انکار ترک کرنا منافی نہیں ہمارے مطلوب کو اور جس

تَقْدِيرُ التَّسْلِيمِ فَقَدْ

ش ۲ یعنی تو بھی
 تقدیر پر کہ ہم مسلم بھی رکھیں ان کے انکار کو کیونکہ ش ۲
 قیادت نہیں *

تَخْفَى عَلَى الْأَجَلَّةِ مِنَ الصَّحَابَةِ

تھپ رہیں برے جہاں جلیل اصحاب پر

أَشْيَاءُ كَثِيرَةٌ قَدْ خَفِيَ عَلَى ابْنِ

ہمت سے چیزیں بیشک تھپ رہی ہیں

مَسْعُودٍ الْآخِذُ بِالرُّكْبَةِ عَلَى مَا سَلَفَ

مسعود پر گھٹنا بکرتا رکوع میں جسا کہ گذر چکا

وَخَفِيَ عَلَى عَلِيٍّ أَيْضًا حُرْمَةُ بَيْعِ أُمّهَاتِ

اور تھپ رہا علی پر بھی حرام ہونا اولاد والی

الْأَوْلَادِ وَعَلَى عُمَرَ تَطْهِيرُ

اولاد کے بچنے کا (ش ۲) اور مخفی رہا عمر پر مسئلہ جنابت

الْمُتَمَيِّمِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَمِثْلُ هَذَا كَثِيرٌ

سے پاک و بیگناہی کے اور ایسے مسائل بہت ہیں

عَلَى أَنَّهُ قَدْ سَبَقَ اتِّفَاقُ أَكْثَرِ

علاوہ یہ کہ گذر چکا بیان اکثر اصحاب

الْكِبَارِ حَلِيلِهِ كَأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ

کبار کے اتفاق کا رفع پر جیسے ابی بکر اور ابن عمر

ش ۲ ام و لد
اس کے مذمتی کہ
کہا ہوں کہ اپنے
پاک کے نطفہ
نہیں بچے جیسے *

وَجَابِرٌ وَغَيْرُهُمْ وَهَكَذَا مِنْ التَّابِعِينَ

اور جابر اور رسول اللہ اور اسی طور اثنان تابعین کا

وَقَالُوا أَيْضًا إِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَصْحَابَهُ

اور یہ بھی ائمہ اربعہ کی جہاں کہ ابو حنیفہ اور ان کے شاگرد

وَالثَّوْرِيُّ وَأَبْنُ أَبِي لَيْلَى

اور سفیان ثوری اور ابن ابی لیلی

وَأَبْرَاهِيمَ مَعَ وَسْعَةٍ عَلَيْهِمُ

اور ابراہیم بھی باوجود ان کے بہت علم رکھتے

وَتَفْحَصِهِمُ الرِّوَايَاتِ سِيَمَانَ

اور باوجود ان کی جست و جہ کے روایتوں میں خصوصاً

الْثَّوْرِيُّ فَإِنَّهُ مِنْ أَعْمَةِ الْحَدِيثِ

سفیان ثوری کہ وہ فن حدیث کے اماموں میں سے ہی

لَمْ يَقُولُوا بِهِ فَكَيْفَ مُحْكَمٌ

قابل نہ ہوئے رفع بدین کی حدیث کے اب کیا کوئی حکم کر سکتا ہے

بِشَرِّهِمْ تَهَا فَنَجِيهِمْ أَنَّهُ

ان کے مشہور ہو نہ ہو گا سو جواب دینے میں ہم

رَبِّ عَالَمٍ وَسَيِّعِ الْعِلْمِ خَفَى

بہت سے عالم خوب سا عام رکھتے ہوئے چھپ رہا
 علیہ مسئلہ یتفق علیہا ویکون

انہر ایسا مسئلہ کہ جبر اتفاق ہی اور ہونا ہی

مشہورۃ قبلہ فان مالکامع کونہ

مٹ ہو رائے پہلے رہا نے میں پھر امام مالک باوجود دیکھ

اعلم من الثوری علی ما یشہد بہ

برائے عالم بھی ثوری سے بھی بنا کر گواہی دیتے

اقوال الفقہاء قد خفی علیہ

اقوال فقہاء کے اس امر پر مخفی رہا انہر مسئلہ

وضع الید علی الاخری فی الصلوۃ

ہاتھ رکھنے کا دوسرے ہاتھ پر نماز میں

وتحکمی انہ حکم بالارسال

اور روایتی کہ امام مالک نے حکم کیا ہاتھ چھوڑنے کا

مع انہ کان مشہوراً

باوجود اسکے کہ یہ مسئلہ مشہور رہا

فِي الْآخِرِينَ الْأَوَّلِ وَاتَّفَقَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ

پہلے زمانے میں اور اتفاق کیا ہی اس پر اکثر

الْعُلَمَاءُ فِي الْقُرُونِ الْآخِرَةِ وَقَالُوا أَيْضًا

عالموں نے پچھلے زمانے میں اور یہہ بھی کہتے ہیں

إِنَّ هَذَا الْفِعْلَ فِي هَذِهِ الْبِلَادِ تَشْبِيهِ

مگر رفع بدین ان شہروں میں مشابہت ہی

بِالْبُرِّ وَأَفْرِضْ حَيْثُ تَرَكَ

را فصوص سے اس لئے کہ نہ کیا ہی

شَيْعُو مَذْهَبِ الْخَنْفِيَّةِ فَلَمْ يَبْقَ

جائے رہے نے حق مذہب کی سدا باقی نہ رہا

خَالِصُونَ خَيْرِ الشَّيْعَةِ وَقَدْ قَالَ

کوئی کر نیو الاسوائے شیعوں نے اور فرمایا

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا مَوَاضِعَ التَّهْمِ

نبی صلعم نے سخت رہو جاگھو سے تہمتوں کی (ش ۲) ش ۲ یعنی ایسا کام نہ

کر دو کہ ۲ سے

ہم کہتے ہیں کہ یہہ تمہارا قصہ رہی جو نمنے چکو لگے *

تَرَكْتُمُوهُ فَصَارَ شَعَارَ الْهَمْدِ

رفع بدین اس حد پر ترک کیا کہ ہو گیاتشانی زود افض کی

فَعَلَيْكُمْ بِالْإِتِّفَاقِ عَلَى فَعْلِهِ

سو تمکو جائے کہ اتفاق کر دو رفع بدین کرنے پر

لَعَلَّ لَا يَبْقَى مُخْتَصَابُهُ وَتَرَكَ السَّنَةَ

تا کہ نہ رہے خاص زود افض کا فعل اور سات کا ترک کرنا

لِلتَّحَرُّزِ مِنَ التَّشْبِيهِ بِالْفِرْقِ

گمراہ فر قو کی مشابہت سے بچینکو

الضَّالَّةَ غَيْرَ مَشْرُوعٍ كَمَا أَخْرَجَ

شرع کی بات نہیں جیسا کہ زکالامی

الترمذی فی شہائتہ أن رسول اللہ

ترمذی نے اپنی کتاب شہائل میں یہ کہ رسول اللہ

صَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمَشْرُكُونَ

صالحین مجھے چھوڑ دیتے تھے بال اپنے اور مشر کو زکا دستور تھا

يُفْسِرُ قَوْنَهُ رُؤْسَهُ وَكَانَ يُحِبُّ

کہ چھوڑ دیتے تھے اپنے سر کے بال پہنچ سے اور دوست

مُؤَافَقَةً أَهْلِ الْكِتَابِ فِي

رکھتے تھے حضرت اہل کتاب کی موافقت کو اس جگہ کہ کچھ حکم

مَا لَمْ يُمْرَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ تَمَرُّقٍ

نہو تا حضرت کو اس میں پھر جر دے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال اور روایت کیا کسی نے

غَيْرُهُ أَنَّهُ فَرَّقَ

سو اے عزیز کے کہ حضرت نے جڑ ہا سر کے بال

لَا نَبَّهَ عَلَيْهِمُ أَنَّ التَّفَرُّقَ

اسو اے لوگو کہ معلوم کیا تھا سر کے بال جبر د بنا

مِنْ سُنَنِ الْبُتْرِ أَهْمَرُ فَقَدْ أَحَبَّ

سنوں سے ابراہیم کی بی سو دست رکھا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْبِيهِ أَهْلِ الْكِتَابِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ش ۲ مشابہت کو اہل کتاب کی

مَعَ كَوْنِهِمْ كَفَّارًا فِي مَا يَظُنُّ كَوْنَهُ

باوجود ان کے کافر ہونے کے اس جرم میں کہ خیال کیا تھا اس کے

ش ۲ اپنے پہلی بار

جو بدل کرتے

تھے *

مَنْ سَنَّ اِلٰى نَبِيَّ السَّابِقِينَ

ہوے گا اگلے نبیوں کے سنوں سے ش ۲

مَعَ اَنَّهُ لَمْ يَوْمَرْ بِتَقْلِيدِ هِمِّيْ جَمِيعِ

بادجو داسکے کہ تکم نہ سھا حضرت کو اگلے نبیوں کی تقلید کا سب

اَلْاَفْعَالِ فَكَيْفَ بِالسَّنَةِ الَّتِي

گاہوں میں سو کیا تھو رہیں ہم اس سنت کو ملام

عَلِمَتْ سُنِّيَتُهَا النَّبِيِّ نَا صَلَّعِم

ہو چکا اسکا ہونا ۷۱ رے نبی صہنم کی سنت

فِي حَقِّنَا مَعَ اَنَّا لَا نَتَحَرَّى تَشْبِيْهِ

۷۱ رے حق میں بادجو داسکے کہ ہا کو قنم بھی نہیں

اَلْفِرْقِ الْخَالَةِ بَلِ اتَّفَقَتْ اِلٰوْاَفْقَهُ

کمراد فرق وہی مشابہت کا بلکہ اتفاق موافقت ہی

ثُمَّ اِنَّهٗ صَلَّعِمَ تَرَكَ مُوَافَقَتَهُ

پھر آن حضرت صلعم نے ترک کیا موافقت کو اہل کتابی ش ۲

وَوَافِقِ الْمُشْرِكِيْنَ مَعَ اَنَّهُمْ اَسْوَعُ

اور موافقت کی مشرکوں سے بادجو دیکہ بہ لوب

ش ۲ نے حضور کو

پہلے خیال ہوا تھا

کہ فعل اہل

کتاب کا جو مال

نہ جبر نامہا شاء

سنت ہو گئی کسی

نبی کی *

ش ۳ نے بالوں کو

جبر کر یہ بچھے

تھوڑا دینا چہرہ

حَالًا مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لِمَا عَلِمَ:

بہت برا حال رکھتے ہیں اہل کتاب سے جب معلوم کیا

كُونَ التَّفْرِيقِ مِنْ سَنَنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ

ہو بکو تفریق کے ستونے ابراہیم کی اور کہا

بَعْضُ الْقَاصِرِينَ مِنْهُمْ إِنْ هَذَا نَسْخٌ

بعض ناقصوں نے اس سے کہ رفع یدین منسوخ ہے

بِقَوْلِهِ تَعَالَى وَقَوْمُوا لِلَّهِ

تو ہے اللہ تعالیٰ کے جو یہ بھی کہتے رہے اللہ کے

قَانِتِينَ أَيْ بِالتَّسْكِينِ وَالسَّكُوتِ

رد و ادب سے اپنے تسکین اور سکوت کے ساتھ

وَالْحَرَكَهَ خِلَافَ التَّسْكِينِ فَلَا يَنْبَغُ

اور حرکت خلاف تسکین کے سونہ کی جاگیں

شَيْءٌ مِّنَ الْحَرَكَاتِ إِلَّا مَا اشْتَرَتْ ثُبُوتُهُ

کوئی حرکت شے ۲ مگر جو حرکت کہ مشہور ہے ثبوت اس کا

هَذَا وَإِنْ كَانَ لَا يَلِيقُ لِلْجَوَابِ لَكِنَّا

یہ قول اگرچہ لایق جواب کے نہیں بلکہ اس کے بھی

تَعْرِضْنَا لَهُ قَضَاءَ الْحَقِّ الْمَقَامِ

جواب کی طرف متوجہ ہوئے ہم پر اگر نیکو حق اس مقام کا

فَنَقُولُ أَوْ لَا هَذَا أَيْضًا مِمَّا اشْتَهَرَ

مولاہم کہتے ہیں، یہاں جواب یہ کہ یہ بھی مشہور و معروف ہے

وَذَانِيًا أَنَّ الْقَنُوتَ هُوَ تَرْكُ

اور دوسرا جواب یہ کہ مع قنوت کے عادت کی

الْحَرَكَاتِ الْعَادِيَّةِ لَا الْعِبَادَةَ وَالْأَ

ن اگرچہ مشہور نہ ہو حرکتوں کا ترک کرنا ہی نہ عادت ترک کرنا (س ۲ ص ۱۰۰)

يَلْزَمُ أَنْ لَا يَدْعَا فِي الصَّلَاةِ بِدَعْوَةٍ خَيْرٍ

لازم آوے گا دعا کرنا یا نہ کرنا

مَشْهُورَةٌ وَهُوَ يَاطِلُ أَجْمَعًا

مشہور الفاظ سے دعا کے اور یہ ماننا ہی اجماع ہے

وَأَمَّا الثَّانِي أَيُّ مَا يُورِدُ عَلَى

اور جو دوسری صورت میں یہ دعا اعتراضات کے آئے ہیں

الرَّافِعِينَ مِنَ الْجَنَفِيَّةِ فَهِيَ

رفع بدین کرنا لوں پر جنس لوگوں سے سو یہ بھی

ش ۲ یعنی حنفی ہو کر
جو رفع بدین کر دگا۔

أَنَّهُمْ قَالُوا الرِّافِعُ إِمَانٌ يَكُونُ

کہ کہتے ہیں رفع بدین کرنیوالا ش ۲ وصال سے حالی نہیں

مُجْتَمِعٌ دَأْوُ مَقْلِدٍ أَفْعَلَى الْأَوَّلِ

مجتہد ہو گا یا غلد سو بر تقدیر مجتہد ہونے کے

لَا يَكُونُ حَنْفِيًّا وَيَكُونُ مُحْتَرَمًا

حنفی نہ رہے گا اور ہو گا دوسرا مذہب

لِمَذْهَبٍ آخَرَ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْبَعَةِ فَإِنَّهُ

رکالنے والا اسے اچارون مذہب کے اس لئے کہ وہ

يَرْفَعُ وَالْحَنْفِيَّةُ يَمْنَعُونَ

رفع بدین کرنا ہی اور حنفی لوگ رفع بدین کو منع کرنے ہن

وَلَا يَقْنُتُ مَثَلًا وَخَيْرٌ مِنَ الْحَنْفِيَّةِ

اور مثلاً وہ قنوت ش ۳ نہیں ہر ہتا اور سے احنفی مذہب کے

يَمْنَعُونَ عَدَمُ الْقَنُوتِ فَهَذَا

اور مذہب دالے قنوت نہ ہتے ہیں سو یہ

الْمَجْمُوعُ أَيْ الرِّفْعُ وَتَرْكُ الْقَنُوتِ

مجموعہ بلکہ رفع کرنا اور قنوت نہ ہوتے کرنا

ش ۳ یعنی صحیح کر
ناز میں * کہتے ہیں

لَمْ يَذْهَبَ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ الْأَرْبَعَةِ

کمی گانہ ہب حسن ان طار و نسی

فَيَكُونُ خَارِقًا لِجَمَاعِ الْمَرْكَبِ وَإِيضًا

نہ ہو گامحافت اجماع مرکب کا (ش ۱۲ اور

الْمُجْتَهِدِ فِي هَذَا الزَّمَانِ أَعَزُّ مِنْ

مجتہد ہو یا بھی ہو اس زمانے میں زیادہ کیا ہی

الْكِبَرِيَّةِ الْأَحْمَرِ فَمِنْ عَيْدِهِ كَذِبٌ ظَاهِرٌ

سرخ کندک سے سود عوا کر ہو الا اجتہاد کا صاف تھوٹا ہی

وَعَلَى الثَّنَائِي يُلْزَمُ

اور دو سری ثناء پر (ش ۳ لازم آتا ہی

رَجُوعَ الْمُقْلِدِ عَنْ قَوْلٍ مِنْ قُلْدِهِ

سچ حاکم ثناء کا بات سے اپنے امام کی

وَهَذَا أَيْضًا حِلَالٌ لِجَمَاعِ كَمَا قَالَ فِي

اور یہ بھی حلال اجماع کا ہی جیسا کہ کتاب

الْمُسْلِمِ لَا يَرْجِعُ الْمُقْلِدُ عَمَّا عَمِلَ

مسلم میں (ش ۴) یعنی یہی ظاہر کہ یہ بھر حاکم ثناء

ش ۱۲ اجماع مرکب
اتقان کو نہ ہب
مختلفہ کے کمی مانگے
امریا نہ ہی پر کہتے
ثن *

ش ۳ یعنی جو مقلد
ہو کر رفع یدین
کرے *

یعنی ثناء مسلم
الثبوت اور وہ
باب ہی حنفی
بہت کے اصول
فوری *

بِهِ اتَّفَعْنَا قَاتِلْنَاهُ
 اپنے امام کی بات ہے جس پر عمل کر چکا اور ہم کہتے ہیں اس میں
 لا نَسْلَمُ رَأْسَهُ إِذَا كَانَ مَجْتَهِدًا
 اگر نہیں مانتے ہم اس مانور کو اگر ایک بھی مسئلہ میں اجتہاد کرے
 فِي مَسْئَلَةٍ لَمْ يَكُنْ حَنِفِيًّا فَانْ كَثِيرًا
 آدمی حنفی نہیں رہتا کہو ہم اکثر
 مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ كَالصَّاحِبِينَ وَزَفَرٍ
 مجتہد ہو کہ جیسے امام محمد اور امام اسودت اور امام زفر
 وَالطَّحَاوِيَّ وَالْجَصَّاصِ وَغَيْرِهِمْ كَانُوا
 اور امام طحاوی اور امام حنبل اور موافق حنفی تھے
 مِنَ الْحَنِفِيَّةِ مَعَ أَنْ إِجْتِهَادَهُمْ أَظْهَرَ
 باوجود اسکے کہ اجتہاد کرنا ان کا آفتاب سے زیادہ
 مِنَ الشَّمْسِ وَلَا نَسْلَمُ أَيْضًا
 روشن تر اور یہ بھی قابل مانتے کے ہیں کہ
 أَنْ تَرْجِيحَ مُجْتَهِدٍ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ
 ترجیح دینا مجتہد کا بعض مسائل میں

شہان میں
 حاکم ابی ہاشم
 اعراضوں کے
 جعفری مذہب
 لوگوں پر بس
 رفع بدین کرینگے
 کر لے ہون *

قَوْلٍ مُّجْتَبَدٍ وَفِي بَعْضِهَا قَوْلٌ مُّجْتَبَدٍ

ایک مجتہد کی مانند اور بعض مسائل میں دوسرے مجتہد کی

أَخْرَجَ خَرْقَ الْأَجْمَاعِ بَلِ الْخَرْقُ لِلْأَجْمَاعِ

مانگو خلاف اجماع ہی بلکہ خلاف اجماع یہ بات ہی

هُوَ أَنْ يَذْهَبَ إِلَى قَوْلٍ فِي مَسْئَلَةٍ

کہ احتیاط کرے ایک مسئلہ میں

وَأَحَدَةٍ مُّخَالَفَ لِقَوْلِ جَمِيعٍ مِنْ

ایسی بات کہ مخالف ہو سب بھی اگلون کی بات سے

سَلَفٍ فَإِنْ تَعَدَّدَ الْمَسْئَلَتَيْنِ يَمْنَعُ

اس لئے کہ تعدد دو مسئلہ کا منع کرنا ہی

الْأَجْمَاعِ الْمُرَكَّبِ كَمَا هُوَ مَذْكُورٌ

اجماع مرکب کو جس ۲ جہات پر مذکور ہے

فِي كُتُبِ الْقَوْمِ بَلِ التَّفْصِيلُ

لوگوں کی کتابوں میں بلکہ تفصیل کرنا

فِي مَسْئَلَةٍ وَاحِدَةٍ مُّشْتَمِلَةٍ عَلَى

ایسے ایک مسئلہ میں کہ جس میں کئی

ش ۲ یعنی جس
بات پر چاروں
مجتہدین کا اتفاق
ہو تو اجماع مرکب
پایا جائیگا اور جہان
خلافت ہوا اور
دوسرے ہوئے
اجماع مرکب
کہاں رہا۔

شُرَاطُ وَاَرْكَانٍ ۝ اٰخْتَلَفَ فِيْهَا اِلٰى

شرطین اور کئی رکن ہوں اختلاف ہوا اس شرطوں

قَوْلَيْنِ فَاِثْبَاتُ شَرْطِيَّةٍ

اور رکنوں میں، وقوع کا ش ۲ سو ثابت کرنا بعض چیز دیکے

بَعْضٍ اَوْ رُكْنِيَّةٍ مُّوَافَقَةٍ

بعض شرط ہو لے بار کن ہونے کا موافقت کر کے

بِقَوْلِ الْمُثْبِتِ وَنَفْيِ

ثابت کرنا والے کی بات سے او دودور کرنا

بَعْضٍ مِّنْ اَفْقَةٍ

بعض چیزوں کی شرطیہ یا رکنیہ کا موافقت کر کے

بِقَوْلِ الثَّانِي لَيْسَ مِمَّا

دوسرے بات سے ش ۲ میں ہی اس سے ملوں ہے

اِتَّفَقَ عَلَى كَوْنِهِ مُخَالَفًا لِجَمَاعٍ

کے اتفاق ہوا اسکے مخالف اجماع ہونے پر

كَمَا هُوَ مَذْهُوبٌ فِي الْمَسْلُومِ وَفِي شَرْحِ

جیسا کہ یہ مذکور ہے کتاب مسلم اور کتاب شرح

ش ۲ میں کوئی

قابل ہوا اسکے

رکن ہو نہ لگا اور

کوئی قابل ہو

اسکے شرط

ہو بلکہ کہ جس

کے برخلاف بعض

رکن ہاں کہتا ہیں

اور بعض شرط

کہتا ہیں یا کوئی

قابل ہو کسی بات

کی فرضیہ کا اور

کوئی قابل نہ ہو *

ش ۳ جسے ہاں

تھا مسئلہ کہ اسکے

فرائض بعض تیرہ

اور بعض چودہ

اور بعض پندرہ

اور بعض سولہ

کہتے ہیں اسمین

سے بعض فرائض

کو سبب اور

بعض کو ارکان کہتے

ہیں اگر کوئی

تخصیص کرے اس

مذہب میں اور

کہے کہ رعایت ترتیب

فرض ہی جیسا

المام تو فرمے کیا

اور لفظ سلام

الْمُرَاقِفَ نَعْمَ الْأَتِيَّانِ بِفَعْلٍ

موراقف میں مگر ان کرنا کسی فعل کا

مَشْتَمِلٌ عَلَى مَنَافِيَا تَبَا لَا جَمَاعَ

جو شامل ہو منہات برا کے اجماع کی روئے ش ۲

وَإِنْ اِخْتَلَفَ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا

گرچہ خلاف ہو علماء ایک ایک میں ان جبر کے

خَرَقَ الْاِجْمَاعَ وَاَمَّا قَوْلُهُمْ

یہ بات خلاف اجماع ہی اور جو وہ کہا کرتے ہیں

الْمُجْتَهِدِ اَعَزُّ مِنَ الْكَبِيرِ اَيْتِ الْاَحْمَرِ

کہ مجتہد زیادہ کتاب ہی سرخ گندہ کہ سے ش ۳

فَاَمَّا رَاٰ دِيْهِ الْمُجْتَهِدِ اِطْلَاقًا

سو مراد اس سے مجتہد مطلق ہی

وَاَمَّا الْمُجْتَهِدُ فِيْ مَسْئَلَةٍ وَاحِدَةٍ فَهُوَ

اور مجتہد کسی ایک مسئلے میں سو ایسا مجتہد کیا

لَيْسَ كَذَلِكَ اِذْ لَا نَعْنِيْ بِهِ اِلَّا

نہیں اس لئے کہ مراد ہماری مجتہد فی المسائل سے وہ شخص ہی

کو فرض کہیہ جیسا

شارفی نے کہا

اور خر دج

بصنعہ کو کہ قول

سے امام ابو حنفہ

کے فرض ہی فرض

نہ لکھ اور علی ہذا

لفظ اس تو بھی ایسی

تفصیل کو خلاف

اجماع نہ کہ بیگم *

ش ۲ مملہ جسے

نار ہر ہنا ایسے

طور سے کہ وضو

موافق شافعی کے

کرمے اور موافق

حنفی کے مس

دکرمے اور ایسی

ظور جس باتے

کیا ہر مالکی اور

حنافی کی نہیں ہوتی وہ

بھی کر لے اور ثابت

مجموعی ناز کی کسی

بند ہب کے موافق

ذیر بست ہو

ہر چند ہر ہر جزء کو

اس ناز کے کوئی

معیہ صلہ تلجہ اور

کوئی لکھ تو ایسی

ناز ہر ہنا بلا اجماع

درست نہ بن *

مَنْ أَطْلَعَ عَلَى جَمِيعِ الدَّلَائِلِ الْمُتَعَلِّقَةِ
 کہ اطلاع رکھتے تمام دلیلوں پر جو علاقہ رکھتے ہیں

بِهَذِهِ الْمَسْئَلَةِ مَعَ الْعِلْمِ بِطَرِيقِ
 اس مسئلہ خاص سے ساتھ علم کے ش ۲ بطور

دَلَالَةِ اللَّفْظِ عَلَى الْمَعْنَى اللَّغَوِيَّةِ
 دلائل لفظی کے معنی لغوی

وَالشَّرْعِيِّ وَلَا تَرِيدُ بِالْعِلْمِ
 اور شرعی پر (ش ۲ اور نہیں مراد ہاری سم سے

بِهَذَا الْعِلْمِ بِدَقَائِقِهَا مِثْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 اس کے علم اُس مسئلے کا ساتھ اس کی بارگاہی ماننا حنفیہ

وَالشَّافِعِيِّ بَلْ بِقَدَرِ يَبْتَنِي عَلَيْهِ
 اور شافعی کے لئے اتنا علم جو بنا کی جاوے ابھر

رَجَحَ حَكَّانُ الظَّنِّ فَهُوَ لَيْسَ بِغَرِيبٍ بَلْ
 ترجیح ظن کی ش ۳ سو اتنا علم کیا نہیں ملکہ اعظم

مِثْلُ هَذَا يُوجَدُ كَثِيرًا فِي أَكْثَرِ
 بہت آدمیوں میں پایا جاتا بہت

ش ۳ یعنی کہنا ہے *

ش ۲ اپنے علم سے *

ش ۳ لفظ مجتہد

سے دلائل

اسکی معنی اصطلاحی

پر مراد نہیں ملکہ

دلائل لفظ مجتہد

کی اسکی لغوی

اور شرعی معنی پر

مراد ہے *

ش ۳ یہ اپنے علم

سے خیال میں

ترجیح اس مسئلے

کی آجاوے *

نہ ۲۱۰ اگر خلافت

کے کسی فعل میں

اپنے امام سے

بشخصہ یعنی اسی

فعل کو دہرا دی

ملا بسا کہ کسی نے

ظہر کی ماز رہی

بطور حنیفہ کے اگر

رفع یدین کو عصر

کے وقت شروع

کے توجہ ظہر کی ماز

کہ رہی ہے اس

ماز کو بھی دہرا دی

تو اسکو رجوع

ابا کے قول سے

کہاے ہاش اور یہ

بانت بالاعتناء منع

ہی اور اگر خلافت

میں کسی فعل

میں اپنے امام سے

بنوعلم یعنی مسلمانوں

مابین خلافت

کے پس رفع یدین

نہ کرتا تھا ایک کبرے

اگاوا اسکو رجوع قول

إِلَّا زَمَانٍ وَهُوَ يَكْفِي لِلْعَمَلِ وَتَرْكِ

زمانوں میں اور اتنا ہی عام بس ہی عمل کرنا کو حدیث

التَّقْلِيدِ فِي تِلْكَ الْمَسْئَلَةِ وَلَا نَسْلِمُ

اور تباہ ترک کریں اس مسئلے میں اور یہ بھی نہیں مانتے

أَيْضًا نَعْمَلُ الْقُلْدِ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ

ہم کہ عمل کرنا مسئلہ کا حصے مسائل میں

بِقَوْلٍ مُّجْتَهِدٍ وَفِي بَعْضِ آخِرِ بَقَوْلٍ

ایک مجتہد کے قول پر اور بعض مسائل میں دوسرے مجتہد

مُّجْتَهِدٍ آخِرِ رَجُوعٍ عَنْ قَوْلِ إِمَامِهِ

کے قول پر پھر مابا ہی اپنے امام کی بات سے

إِذْ مَعْنَى الرُّجُوعِ عَنْ قَوْلِ إِمَامِهِ فِي

اس لئے کہ معنے امام کے قول سے پھر مابا ہی کسی

فَعْلٍ هُوَ خِلَافُهُ فِي ذَلِكَ الْفِعْلِ

فعل میں خلافت کرنا اس امام سے ہی اسی فعل میں

بِالشَّخْصِ أَيْ إِبْطَالُهُ بَعْدَ مَا فَعَلَ

بشخصہ (ش ۲) یعنی باطل کرنا اس فعل کا بعد کرنا

بِالشَّخْصِ أَيْ إِبْطَالُهُ بَعْدَ مَا فَعَلَ

بشخصہ (ش ۲) یعنی باطل کرنا اس فعل کا بعد کرنا

بِالشَّخْصِ أَيْ إِبْطَالُهُ بَعْدَ مَا فَعَلَ

بشخصہ (ش ۲) یعنی باطل کرنا اس فعل کا بعد کرنا

بِالشَّخْصِ أَيْ إِبْطَالُهُ بَعْدَ مَا فَعَلَ

بشخصہ (ش ۲) یعنی باطل کرنا اس فعل کا بعد کرنا

وَإِنْ اصْطَلَحَ عَلَى مِثْلِ هَذَا

اور اگر کوئی اصطلاح مقرر کرے اسطور کے خلاف ہے

سے امام کے
مذہب کہتے *

بِالرَّحْوِ فَنَمْنَعُ الْإِجْمَاعَ عَلَى مَنَعِهِ

بجہر جابگی میں ۲ تو قبول نہ کرینگے ہم اجماع کو اس بات کے ناخائز ہوئے

كَمَا سَنَبِّينُ هَذَا وَقَدْ خَلَى

میں ۲ اپنے اگر کوئی نام

رکھ لے نوع فعل

میں خلافت کرے ہر کا

بجہر نا ہے امام

کے قول سے *

النَّاسُ فِي التَّقْلِيدِ وَتَعْصُوا فِي

لو گوں کے تفاید کے باب میں اور تعصب کہا ہی

التَّزَامِ تَقْلِيدِ شَخْصٍ مَعِينٍ بِحَقِّ

لازم کر لینے میں اپنے ہر ایک شخص معین کی تقلید کو بہائے

مَنْعُوا إِلَّا جَهْدًا فِي مَسْئَلَةٍ وَمَنْعُوا

کہ ایک مسئلے میں بھی اجتہاد کرے کہ موقوف نہ کر دیا اور منع کر دیا

تَقْلِيدَ غَيْرِ إِمَامِهِ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ

تھامہ کو سوائے امام کے حصے مشنلو نہیں بھی

وَهَذَا هِيَ الدَّاءُ الْعُضَالُ الَّتِي أَمْلَكْتَ

اور یہ وہ سخت بیماری جو ہلاکت میں ڈالی

اور یہ وہ سخت بیماری جو ہلاکت میں ڈالی

الشَّيْعَةَ فَمَوْلَاةٍ أَيْضًا أَشْرَفُوا

شیعہ لوگوں کو سو بہہ لوگ بھی ش ۲ قریب پہنچے ہیں

عَلَى هَلَاكِ إِلَّا أَنْ الشَّيْعَةَ قَدْ بَلَغُوا

ہلاک ہونے پر مگر فرق اتنا ہی کہ شیعہ نہایت درجہ کو

أَقْصَا مَا فَجَّزُوا

ہلاکت کے پہنچ چکے سو تجویز کرنے لگے آئینوں اور حدیثوں کو

النَّصُوصِ بِقَوْلِ مَنْ يَزْعُمُونَ تَقْلِيدَهُ

جو نص یہیں کہتے ہر اس شخص کے کہ قائل ہیں اسکی تقلید کے کشم

وَمَوْلَاةٍ أَخَذُوا فِيهَا وَأَوَّلُوا

اور سو بہہ لوگ بھی شروع کیا وہی چل چلتا اور پہلے لگے

الرَّوَايَاتِ الْمَشْهُورَةِ إِلَى قَوْلِ إِمَامِهِمْ

مشہور مشہور روایتوں کو اپنے امام کی بات کی طرف

وَالْحَقُّ تَأْوِيلٌ قَوْلِ إِمَامِهِمْ إِلَى

اور حتمیہ بات کہ بھیریں اپنے امام کی بات کو اس

الرَّوَايَاتِ إِنْ قُبِلَ وَالْأَ

روایتوں کی طرف اگر قابل قبول ہو تو اور نہیں

ش ۲ یعنی اہل

سنت و جماعت

کہا نے والے *

ش ۳ یعنی انصوص کے

منہ سمجھنے میں بھی

انہ میں بن گئے جو

ازکا مجاہد تفسیر کرتے

وہی سچ جانتے لگے

ش ۲ اجتہاد اور

تقلید دونوں کے

تکڑے تکڑے

ہونے کو اجتہاد کے

تکڑے تکڑے

ہونے کے یہ معنی

ہیں کہ جس مسئلے

میں طاقت ہوئی

اجتہاد کی وہاں

اجتہاد کیا اور جہاں

میں دوسرے

سے پوچھ کر

دریافت کیا اور

تقلید کے تکڑے

تکڑے ہونے کے

یہ معنی ہیں کہ مثلاً

دس مسئلوں پر

حنفی عالم سے

پوچھ کر بلا اور

دس پر شافعی

سے پوچھ کر اور

اور اسی طور پر

فَالْتَرَاكَ وَحَسَنَ نَّسْبَتَهَا أَيُّهَا

نو چھوڑ دینا چاہئے امام کی بالمو اور ہم ثابت کرتے ہیں

تَجَزِي الْأَجْتِهَادِ وَتَجَزِي التَّقْلِيدِ أَمَّا

متجزی ہو نہ کو اجتہاد اور تقلید کے ش ۲ لیکن ثابت کرنا تجزی اجتہاد کا

الْأَوَّلُ فَلِمَا ذَاعَ وَشَاعَ فِي الصَّحَابَةِ

سوا اس دلیل سے کہ مشہور و معروف ہی صحابہ میں

وَالْتَّابِعِينَ وَأَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ الْمُجْتَهِدِينَ

اور تابعین اور اکثر علماء مجتہدین میں رجوع کرنا چاہئے

فِي مَا لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ بِالْأَجْتِهَادِ

سے برے عالم کی طرف اس مسئلوں میں کہ اجتہاد

الرَّجُوعُ إِلَى أَحَدِهِمْ قَالُوا فِي الْمُسْلِمِ

کی قدرت نہیں کہا ہی مسلم میں

اخْتَلَفَ فِي تَجَزِي الْأَجْتِهَادِ فَلَا كَثَرَ

اختلاف ہی علماء کا متجزی ہونے میں اجتہاد کے سوا اکثر علماء

نَعْمُ وَمِنْهُمْ الْغَزَالِيُّ وَابْنُ

کہتے ہیں غزالی اور ابن

کے ہیں غزالی اور ابن

کے ہیں غزالی اور ابن

کے ہیں غزالی اور ابن

کے ہیں غزالی اور ابن

کے ہیں غزالی اور ابن

بِهَذَا الْهَيَامِ وَهُوَ لَا شَبِيهَ وَأَمَّا الثَّانِي فَلَا يَلِيقُ

ہیام اور ہی قول تھیک ہی اور ثابت کرنا محرمی ثباید کا

لَمْ يَنْقُلْ عَنْ عَوَامِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ

ہو اس دلیل سے کہ منقول نہیں ہی انہی ہے اصحاب اور تابعین

وْغَيْرِهِمْ مِنَ السَّلَفِ التِّزَامُ شَخْصِيٌّ

اور اکی مواعے اگلے لوگوں سے لازم کر لینا قلیلہ کا ایک شخص

مَعِينٌ بَلْ كَانَ دَابُّهُمُ فِي تَحْقِيقِ

معین کی بلکہ نہاد سورا زکا سبیل تحقیق کے کام میں

الْمُسْئَلَةُ الْأَسْتَفْتَاءُ عَنِ الْفُقَهَاءِ فَتَاوَةٌ

فتوہ اور پوچھنا سے مجتہدوں سے کہہ رہا تو

مِنْ هَذَا أَوْ تَارَةً مِنْ ذَلِكَ قَالَ فِي الْمُسْلِمِ

اسے اور کبھی اُسے کہا ہی مسلم میں

لَا يَرْجِعُ الْمُتَقَلِّدُ حَمْلًا عَلَيْهِ اتِّفَاقًا

بھرجا مانہ جائے قلیلہ کو اس مسئلے سے کہ عمل کر چکا ہے بالاجماع (ش)

وَهَلْ يَقْلُدُ خَيْرَهُ فِي

اور ثلیلہ دوسرے مجتہد کی دوسرے مسئلے میں

ش ۲ یغی اسباب

پرا اتفاق ہی طاک کا *

خَيْرٌ مِّنْهُ اَلْمَاخِذُ اِنْ نَعَمَ

کر سکتا ہوں یا نہیں مذہب مختار میں جانتے ہی

وَنَقُولُ اَيْضًا اِنْ بَعْدَ التَّزَامِ

اور یہہ بھی ہم کہتے ہیں کہ بعد لازم کر لینے

تَقْلِيدِ شَخْصٍ مُّعَيَّنٍ لَّمْ يَجْمَعْ عَلٰی

ایک شخص معین کی تقلید کو اجماع نہیں ہوا

لِزَوْمِ اِلَّا سَتَمَرًا عَلَيَّهِ كَمَا قَالِ فِي

لازم ہو جانے پر ہمیشہ رہنے کی اسی تقلید پر جب کہ کہا ہی

اَلْمُسْلِمُونَ وَلَوْ اَلْتَزَمَ مَذْهَبًا مُّعَيَّنًا

مسلم میں اور اگر لازم کر لیا کسی نے ایک مذہب معین کو (ش ۲)

فَهَلْ يَلْزَمُ اِلَّا سَتَمَرًا عَلَيَّهِ

ہو گیا لازم ہی اسی مذہب پر ہمیشہ رہنا یا نہیں

فَقِيلَ نَعَمْ وَقِيلَ لَا

میں بعضوں نے کہا لازم ہی اور بعضوں نے کہا

اِذْ لَا وَاجِبَ اِلَّا مَا وَجَبَ لِلّٰهِ

لازم نہیں کیونکہ واجب آدمی پر وہی چیز ہی کہ اس نے واجب کی ہے (ش ۳)

ش ۲ مثلاً خفویہ
مذہب کو کھلی ہے
لازم کر لیا *

ش ۳ اور یہہ عثمانیہ

بھی ہے

يَا أَيُّهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي السَّبْكِ

۱۰۴ بھی لکھا مسلم میں اور اسی بات کا قابل ہی سکتی

وَفِي التَّحْرِيرِ وَهُوَ الْغَالِبُ عَلَى الظَّنِّ

۱۰۵ اور کتاب نحر پر من لکھا ہی اور یہی بات غالب ہی ظن پر

إِنْ تَهَيَّأَ وَيَسْتَفَادَ

۱۰۶ تہم ہوئی نحر پر مسلم کی اور بہ چھا جانا ہی

مِنْهُ أَنْ الْمُرَادُ بِالرَّجُوعِ

۱۰۷ مسلم کی عبارت سے کہ مراد رجوع ممنوع سے

هُوَ مَا ذَكَرْنَا وَالْأَفْئَانُ كَأَنَّ الْمُرَادَ

۱۰۸ وہی ہی جو مذکور کیا ہم نے (ش ۲) اور زمین تو اگر مراد ہو

بِالرَّجُوعِ فِي فِعْلٍ هُوَ الرَّجُوعُ فِي نَوْعٍ

۱۰۹ رجوع ممنوع سے اسی فعل میں رجوع اس فعل میں بنو

ذَلِكَ الْفِعْلِ فَكَيْفَ يُمْكِنُ الْإِتِّفَاقُ فِي

۱۱۰ تو کسا ایسا اتفاق اسکے حائر

مِنْهُ إِلَّا خِلَافٌ فِي السِّتْمَارِ بَعْدَ

۱۱۱ نہ یہ لے میں اور اختلاف ہمیشہ غلط کرے میں

۱ کے مسلم میں لکھی ہی وام

۲ دو حب علی احمد

۳ ان يتمد

۴ بمد حب رحل

۵ من الامه

۶ اس نے کسی پر

۷ واجب کیا مقرر

۸ کر لیا نہ حب

۹ کسی آدمی کا است

۱۰ محمد سے

۱۱ میں ۲ یعنی خلاف

۱۲ کر ما امام سے

۱۳ اسی فعل میں

۱۴ بسجده *

الْإِلْتِزَامُ فَإِنَّهُ إِذَا التَّهَيُّنُ تَقْلِيدُ

لازم کر لینے میں ۲ کیونکہ صرف میں کرنا تھا کو

شخص معین فقد التزم في جميع

ایک شخص معین کی تو لازم کر لیا تقلید کو نام

الأفعال فإذا خالفه في فعلٍ لزم

افعال میں بھرت محافط کر رکھا ایک بھی فعل میں لازم

الرجوع بل نقول إن فيهما اشتها

ہو گا رجوع کرنا میں ۳ مانگا کہتے ہیں ہم اس مشہور سے

من مَنع التَّقَاطُ الرِّخَصِ

میں بھی کہ جس جس کر آسان نہ ہو نہ ہو

أَيْضًا خِلَافٌ قَالَ فِي الْمَسْئَلَةِ

چنانچہ اب اس کی رائی میں بھی خلاف ہی اور کہا مسلم میں

وَيَسْتَخْرِجُ مِنْهُ أَيُّ مِنْ قَوْلِ السَّبْكِ

اور نکلتا ہی اس سے جس کے قول سے جو

الْمَذْكَورُ جَوَازٌ تَبَاهٍ رَخِصَ الْمَذَابِ

مذکور رہی جو رہا ہے کا مقصد کے آسان نہ ہو نہ ہو

مسلم کی اس
عبارت کے
لا یرجع الی
عما عمل به اتفاقا
بہ مکین کہ رجوع
کرنا چاہئے مثلاً کو
اس سے
کہ عمل کر چکا ہے
اس کو رہے کہ اس
عمل کو مائل کر دے
مانگا یہ مع کر میں
کہ رجوع بالاتفاق
کرنا چاہئے تقلید
کو اس سے
سے کہ اس پر عمل
کر چکا تو مسلم
کی اس عبارت
کے معنی کیا ہو گئے
ولو التزم مذکور
مذکور الی الخ اگر
کوئی یہ ہے جس
کی تقلید لازم
بھی کرے تو بھی
بعض کہتے ہیں
یہ بات اور سنو

ش ۲ عجیب بات

وَلَا يَمْنَعُ مِنْهُ مَانِعٌ شَرَعِي

اور نہ شرعی مانع سے کوئی مانع شرعی

أَذِلَّ لَإِنْسَانٍ أَنْ يَسْلُكَ الْأَخْفَ عَلَيْهِ

کہو نہ آدمی کو اختیار ہو، چلکا سہل مسئلہ اپنے پر

إِلَى آخِرِ مَا قَالُوا وَنَقُولُ أَيضًا إِنَّ اتِّبَاعَ

دیکھ کر آخر عبارت تک اور یہ بھی ہو گئے ہیں کہ مروی کرنا

خَيْرٌ مِنَ الْارْبَعَةِ إِذْ لَمْ يَمْنَعُ

کسی اور مذہب کی جارہا نہ مذہب تھوڑا کڑوا بھن ایسی بات میں

يَجْمَعُ عَلَى مَنْعِهِ قَالَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ

کہ اسکے حائز ہونے پر اجماع ہو میں آگاہی مسلم دالے

فِي آخِرِ الْكِتَابِ وَعَلَيْهِ آيُ عَلَى

۲ آخر میں اپنی کتاب کے اور اسی پر یعنی اس نظام نہ ہو

مَنْعُ الْقَوَامِ مِنْ تَقْلِيدِ الصَّحَابَةِ ابْنَتْنِي

سکاتے رہتے بعد صحابہ سے ش ۲ بنا د آتھا کی

ابْنُ الصَّلَاحِ مَنْعُ تَقْلِيدِ غَيْرِ الْارْبَعَةِ

ابن صلاح نے یہ جارہا دن کے اور کی تقلید منع کر کے کی

ہو گئی کہ

افعال سے رجوع کرنا

کرنے پر حق تو جوار

اور عدم حازمین

حالات ہو اور

ایک فعل سے

رجوع کر سکے عدم

جواز پر اتفاق *

ش ۲ یعنی امت

محمدی میں مجتہد

بیٹا ہوئے ہیں

ان کے مذہب

نہیں اور جیسا

اس جارہا ہو گا

تو جوار ہی اس

زمانے میں اس

مذہب ہو گا بھی

تو جوار چھا گئے

زمانہ میں

اگر کوئی اس

تاریخ نہ مذہب

بہت تھوڑا کر اچلے

مذہبوں سے کوئی

لَا ذَلِكْ أَيْ التَّنْقِيهِ وَالتَّبَيُّنِ

مذہب اختیار

کرنے تو بہر بات

بھی بالاجماع منع

نہیں * ش ۱۲ اور بر کی

عبارت مناسبت

کی ہوں ہی اجمعوا

علیٰ منع القوام

من تقلد الصحابة

یعنی اجماع کما انجام

نہ ہو سکے پر

صحیحہ کی تقلید سے *

کہو کہ وہ یعنی چھانٹنا اور سمجھنا

يَذَرُ فِي غَيْرِهِمْ وَفِيهِ مَا فِيهِ ثَمَرٌ بَيْنَ

گیاغرمیں ان چاروں کے اور اس بات میں اعتراض ہی

وَجْهَ النَّظَرِ فِي الْمُنْهِيَةِ نَاقِلًا

پھر بیان کیا اعتراض کی انتہی کو کاٹ دینا

عَنِ الْعِرَاقِيِّ أَنَّهُ إِذَا قَدْ اجْتَمَعَ عَلَى

عراقی سے کہ جب تک چھوڑ دیا اجماع اس بات پر

أَنْ مَنْ اسْلَمَ فَلَهُ أَنْ يَقْلُدَ مَنْ شَاءَ مِنْ

کہ جہاں رہی سب مسلمانوں کو جس عالم کی چاہش اسکو

الْعُلَمَاءُ بِغَيْرِ حُجْرٍ وَأَجْمَعَ الصَّحَابَةُ

تقلید کرنے کا بغیر روک تو کہ گئے اور اجماع صحابہ کا

عَلَى أَنَّ مَنْ يَسْتَفْتِي أَبَا بَكْرٍ وَحُمُرًا قُلْدَ

اس بات پر کہ کوئی فتویٰ پوچھے ابو بکر اور عمر سے اور تقلید

فَلَهُ أَنْ يَسْتَفْتِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَعَاذِ

سکے کہ اسکو اختیار رہی اسکو فتویٰ پوچھنے میں ابو ہریرہ اور

بہر بات پر کہ کوئی فتویٰ پوچھے ابو بکر اور عمر سے اور تقلید

فَلَهُ أَنْ يَسْتَفْتِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَعَاذِ

سکے کہ اسکو اختیار رہی اسکو فتویٰ پوچھنے میں ابو ہریرہ اور

بہر بات پر کہ کوئی فتویٰ پوچھے ابو بکر اور عمر سے اور تقلید

فَلَهُ أَنْ يَسْتَفْتِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَعَاذِ

سکے کہ اسکو اختیار رہی اسکو فتویٰ پوچھنے میں ابو ہریرہ اور

تَحْبِيلٌ وَغَيْرُهُ أَوْ يَعْمَلُ بِقَوْلِهِمْ

من جہل و غیر ہا سے اور عمل کر لے میں ان سبھو کی بات پر

مَنْ غَيْرِ نَكِيرٍ فَمَنْ ادَّعَى عَلَى رَفْعِ هَذَيْنِ

بیشک و شبہ بھرح کوئی دعویٰ کرے اُٹھانے کا

الْإِجْمَاعِ فَعَلَيْهِ الدَّلِيلُ وَنَقُولُ

وہ تو اجماع کو تو لازم ہی اس کو دلیل لانا اور کہتے ہیں ہم

أَنَّ اتِّبَاعَ مَذْهَبِ الْحَنْفِيَّةِ مِثْلًا لَيْسَ

کہ تقلید میں حنفی مذہب کی مثلاً فقط ابو حنیفہ کی

تَقْلِيدُ شَخْصٍ مُعَيَّنٍ فَإِنَّ الْمَذْهَبَ

تقلید تو نہیں اس لئے کہ حنفی مذہب

الْحَنْفِيَّ عِبَارَةٌ عَنْ مَجْمُوعِ اقْوَالِ

تو مراد ہی اچھے مجتہدین مطلقین کے اقوال کے

حَمْدَةُ الْمُجْتَهِدِينَ الْمُطْلَقِينَ كَأَبِي حَنِيفَةَ

محمود عسی (ش ۲ ج ۱) ابی حنیفہ

وَصَاحِبِيهِ وَزَفَرٍ فَإِنَّ نِسْبَةَ

اور صاحبین اور زفر سو بیشک نسبت

ش ۲ ج ۱ کے
اقوال کو ملا کر
نام اس کا
حنفی مذہب
رکھ دیا جائیگا *

أَبِي يُوسُفَ مَثَلًا إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ

ابو یوسف کی مثلاً ابی حنیفہ کی طرف

ش ۲ یعنی امام
ابی حنیفہ اور

امام محمد اور امام

ابی یوسف اور

امام زفر کے

مذہبوں کا *

ش ۳ یعنی حنفی

مالکی شافعی

حنبلہ *

ش ۴ یعنی جو کوئی

کہ حنفی مالکی شافعی

حنبلہ چاروں

مذہب کا ایک

مذہب بنا کر

اسکی تقلید کرے *

ش ۵ یعنی نام کو تو

حنفی کہلا نا اور

عمل سنن گوین

ابو یوسف اور

کاشن محمدی اور

کاشن زفری بن

جہا *

كَتَبَهُ أَحْمَدُ إِلَى الشَّافِعِيِّ عَلَى

ایسی ہی کہ جس نے احمد کی شافعی کی طرف

مَآيَظِهِ بِالرَّجُوعِ إِلَى مَوَاضِعِ الْاِخْتِلَافِ

ظاہر ہوتی ہیں یہ بات دیکھنے سے اختلاف کی جگہوں کو

مِنَ الْفِرْعَوْنَ وَالْأَصُولِ فَوَحْدَةٍ

فروع اور اصول کے مسائل سے سو ایک کر دینا

هَذَا الْمَذْهَبِ اخْتِيَارِيَّةٌ فَتَقُولُ

ان چار مذہبوں کا ش ۲ اختیار ہی بات ہی پھر ہم کہتے ہیں

وَحْدَةُ الْمَذْهَبِ الْأَرْبَعَةِ إِذَا كُنَّا لَكَ

ایک کر دینا ان چار مذہبوں کا ش ۳ بھی اختیار ہی بات ہی

فَلَا يُلْزَمُ عَلَى مُتَّبِعِهِ تَقْصَانُ كَمَا

سو لازم نہ ہو گا اسکے مقلد پر (س ۲) کچھ نقصان جیسا کہ

لَا يُلْزَمُ عَلَى مُتَّبِعِ الْمَذْهَبِ الْحَنْفِيِّ

لازم نہیں ہی مقلد پر ایسے مذہب حنفی کے (ش ۵)

لَا يُلْزَمُ عَلَى مُتَّبِعِ الْمَذْهَبِ الْحَنْفِيِّ

لازم نہیں ہی مقلد پر ایسے مذہب حنفی کے (ش ۵)

لَا يُلْزَمُ عَلَى مُتَّبِعِ الْمَذْهَبِ الْحَنْفِيِّ

لازم نہیں ہی مقلد پر ایسے مذہب حنفی کے (ش ۵)

لَا يُلْزَمُ عَلَى مُتَّبِعِ الْمَذْهَبِ الْحَنْفِيِّ

لازم نہیں ہی مقلد پر ایسے مذہب حنفی کے (ش ۵)

سَوَّلَيْتَ لِي كَيْفَ يَجُوزُ

اور آرزو ہی کہ منام ہو جائے مجھ کو کیونکہ حائز ہو گا

التَّزَامُ تَقْلِيدُ شَخْصٍ مَعِيْنٍ مَعَ تَمَكُّنٍ

لازم کر لینا ایک شخص مقرر کی تقلید کو مادہ قدرت کے

الرَّجُوعُ إِلَى الرِّوَايَاتِ الْمَنْقُولَةِ

رجوع کرنے پر ان روایتوں کی طرف جو منقول ہیں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيحَةُ الدَّالَّةُ

ہی صلعم سے صاف صاف دلالت کرتی ہیں

خِلَافَ قَوْلِ الْأَمَامِ الْمُقْلَدِ فَإِنْ

خلاف پر اس امام کی بات کی تقلید لازم کیا ہے پھر اگر

لَمْ يَتْرُكْ قَوْلَ أَمَامِهِ فَفِيهِ

نہ چھوڑا اسی نے اپنے امام کی بات کو جس کے دلیلیں

شَائِبَةٌ مِنَ الشَّرْكَ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ

شرک لکھا ہو اسی جیسا کہ اس پر دلالت کرتی ہے

حَدِيثُ التِّرْمِذِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دَاوُدَ

حدیث ترمذی کی حدیث عن عدی بن داؤد سے

ش ۲ یعنی خلاف

اس کے آ حدیث

کو دیکھ کر بھی *

اِنَّهٗ سَالِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّیْہٗ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 کہ اسے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کے
 اِخْذُوا اَحْبَارَہُمْ وَرُہْبَانًا مِّمَّنْ ہَا رَبَّابَا

نہا لیا اپنے مولوں کو اور مشایخ کو جو جہے جہے رب

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الْمَسِيْحِ بْنِ مَرْیَمَ فَقَالَ
 و رہے اس کے اور رسم کو بتا مریم کا سو کہا عیسیٰ نے

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَمَنْ نَتَّخِذُ اَحْبَارَنَا
 ا رسول اللہ ہم کو گتھرائے۔ سمجھے اپنے مولوں کو

وَرُہْبَانًا نَّنَّا اَرْبَابًا فَقَالَ

اور نہایہ کو جہے جہے رب نب فرمایا حضرت نے

اِنْكُمْ حَلَلْتُمْ مَا اَحَلَّ وَاَوْحَرْتُمْ

رب تھرانہ ہی کہ حلال سمجھا تم نے انکی حلال کہی جب کہ

مَا اَحَرَّمُوا وَلَیْسَ الْمُرَادُ

اور حرام سمجھا انکی حرام کہی جب کہ اور مراد میں ہی

بِالتَّقْلِيْدِ فِی الْعَقَائِدِ عَلٰی مَا

اس جگہ یہ لید ممنوع سے تقلید عقاید میں نہا اس کے کہ

يَنْطِقُ بِهِ لَفْظُ جَمَلْتُمْ وَحَرْمَتُمْ فَإِنْ

گواہی دینا ہی اس لیے کہ لفظ جلتے اور حرمت کا کہوں کہ

التَّحْلِيلُ وَالتَّحْرِيمُ إِنَّمَا يَسْتَعْمَلَانِ

استعمال لفظ تحلیل اور تحریم کا

فِي الْأَفْعَالِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِهِ التَّقْلِيدُ

افعال میں ہوتا ہی اور نہیں ہی مراد اس تقلید ممنوع

مُطْلَقًا وَالْأَلْزَمُ تَكْلِيفٌ كُلٌّ

سے مطاق تقلید اور اگر یہ نہ تو لازم آدینکا تکلیف دینا ہر

عَامِّيٌّ بِالْإِجْتِهَادِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِهِ

اپر ہے گواہی دہنے کی اور نہیں ہی مراد اس تقلید ممنوع سے

رَدُّ النَّصُوصِ وَإِنْكَارُهَا فِي مُقَابَلَةِ قَوْلِ

رد کرنا اور انکار کرنا صاف باتوں کا خدا اور رسول کی مقابلے میں

أَتَمَّتْهُمْ وَالْأَلَمُ يَكُونُونَ نَصَارَى

اپنے المونکی بائیں اور اگر مراد اسے رد اور انکار ہوتا تو مورد

بَلَى الْمُرَادُ هُوَ تَوَاتُؤُهُ

اس آیت کے نصاریٰ ہونے سے ۲ ہائے مراد تاویل دہی

ش ۲ لولہ رد

وہاں کام نصاریٰ

کا معنی بائیں کام

انکا تاویل ہی *

الدَّلَائِلُ الشَّرْعِيَّةُ إِلَى قَوْلِ أَئِمَّتِهِمْ

شرعی دلیلوں کی ایسی اماموں کی بات کی طرف

فَعُلِمَ مِنْ هَذَا أَنَّ اتِّبَاعَ شَخْصٍ

ہو معلوم ہوا اس زندگی کی حدیث سے قبیلہ ایک شخص

مَعِينٍ بِحَيْثُ يَتَمَسَّكُ بِقَوْلِهِ وَأَنْ تَبَتَّ

معین کی اسطور سے کہہ کر اسے اس کی بات کو اگرچہ ثابت ہو

عَلَى خِلَافِهِ دَلَائِلُ مِنَ السُّنَّةِ وَالْكِتَابِ

اس کے خلاف دلائل ہیں حدیث اور قرآن کی

وَيَسْأَلُ إِلَى قَوْلِهِ شَوْبٌ مِنْ

اور پھر آیت دیکھو اپنے امام کی بات کی طرف

النَّصْرَانِيَّةِ وَحُظْمِ الشِّرْكِ وَالْعَجَبُ

شائبہ بھی نصرانیت کا اور حصہ شرک کا اور اچنبھا لگنا بھی

مِنَ الْقَوْمِ لَا يَخَافُونَ مِنْ مِثْلِ هَذَا

یہ بات کا کہ گونہ کہ خوف نہیں کرتے اسطور کی

الْإِتِّبَاعِ بَلْ يَحْيِفُونَ تَارِكَهُ فَمَا

قبیلہ سے بلکہ نظم کرتے ہیں اس کے چھوڑ دینا اے ہر سو کیا

أَحَقُّ هَذِهِ الْآيَةِ فِي جَوَابِهِمْ وَكَيْفَ

خوب لگتی ہے یہ آیت انکے جواب میں اور کیا

أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ

دو دنگ میں تمہارے تھا کر دینے اور تم نہیں دینے

أَنْكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يَنْزِلْ بِهِ

ہوا ہے کہ شرک کرتے ہو اس کے ان جبر و کموج نہ اناری

هَلْ يَكُمُ سُلْطَانًا فَإِنَّ الْفَرِيقَيْنِ

تمہارا اس نے کوئی دلیل اسکی سو کوئی جاہل دو فوجیں

أَحَقُّ بِالْأَمْنِ أَنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَتَدْبِرُ

سے سرادار ہی اس کے اگر جانتے ہو سو غور

وَأَنْصَفُ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِينَ وَنَعُوذُ

اور انصاف کر اور ہو حاشکی کہ گونشیہ اور ہم پناہ

بِاللَّهِ أَنْ نَكُونَ مِنَ الْمُتَعَصِّبِينَ تَرْتِيبٌ

انگیتے ہوں اسکی کہ یہود میں غصب کرنیوالوں نے یہ ترتیب

أَعْلَمُ إِنَّهُ لِمَا ثَبَتَ رَفَعَ الْيَدَيْنِ فِي

ی سمجھا کہ جب ثابت ہو چکا رفع یدین کرنا

الْمَوَاضِعِ الْأَرْبَعَةِ الْمَذْكُورَةِ بِرَوَايَاتٍ

جا ر د ن جگہ میں جو ادب و اسکا ذکر ہو چکا صحیح

صَحِيحَةٌ تَابِتَةٌ وَأَثَارُ مَرْضِيَّةٍ

روایتوں سے ثابت ہیں اور اچھے اقوال و افعال سے صواب کے

رَاجِحَةٌ وَمَذَاهِبَ حَقَّةٍ صَادِقَةٍ

جو ترجیح رکھنے ہیں اور سچے برحق مذہبوں سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِبَرَاءِ الصَّحَابَةِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اصحاب کبار کا

عَظَمَاءُ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَهَاءِ الْمُجْتَهِدِينَ

بڑے بڑے عالموں کا اور مجتہد فقہوں کا

مَحِثٌ لَا يَشُوْبُهُا نَسْخٌ وَلَا تَعَارُضٌ

اسطور پر کہ دخل نہیں اس میں مٹاؤں اور تعارض کا

حَتَّى ادَّعَى بَعْضُهُمُ التَّوَاتُرَ

یہاں تک کہ دعویٰ کیا بعض عالموں نے رے میں کی حد تک متواتر ہو چکا

وَلَا أَقْلَ مِنْ أَنْ تَكُونَ مَشْهُورَةً كَذَلِكَ

اور مشہور ہونے سے تو کس طور گئی کہ یہی نہیں

تَبَّتْ رُفْعَ الْمَسْبُكَةِ فِي أَثْنَاءِ التَّشْهَدِ

اسی طور ثبات ہی کلمے کی انگلی اٹھانا التوحیات پر ہونے

عِنْدَ اللَّفْظِ بِكَلِمَةِ التَّوْحِيدِ بِدَلِيلِ

وقت جب اسے ان لا الہ الا وہ کہیں کھلی دلیوں سے

وَاضِحَةٍ وَبَرَاهِينِ ظَاهِرَةٍ مَذْكُورَةٍ

اور روشن صحتوں سے عذ کر رہا

فِي مَعَالِيهَا بَحِثُ لَامَرَدِّهَا كَمَا

اسے سو فی مہین اس طور سے کہ کوئی رہ نہ سکا کر سکتا اس کو جیسا

رَوَى عَنْ ابْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کہ روایت ہی ابن عمر اور عبد اللہ بن

الزُّبَيْرِ وَنُمَيْرِ بْنِ الْخَزَّاعِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

زبیر اور نُمیر خَزاعی اور ابی ہریرہ

وَأَبِي حَمِيزٍ وَأَثَلِ بْنِ حَجْرٍ وَسَعْدِ

اور ابی حمیزہ اور اَثَلِ بن حجر اور سعد

بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدِ

بن ابی وقاص اور سہل بن سعد

وَمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَخُزَيْمٍ وَهَكَذَا

اور محمد بن مسلمہ اور زائیکے مانند دوسرے اور اسی طور

رَوَى عَنْ أَحَاطِيزِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ

روایت ہی برتے برتے اصحاب اور تابعین سے

لَا نَهْمُ قَدْ كَانُوا يَفْعَلُونَ وَتَحْتَارُونَ

کہ وہ لوگ اگر گلی اٹھانے تھے اور ہتر سمجھتے تھے اسکو

كَمَا ذَكَرَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ

جیسا ذکر کیا اسکا ترمذی نے اپنی جامع میں

وَأَتَّفَقَ عَلَيْهِ جَمِيعُ فَقَهَاءِ الْأَعْصَارِ

اور اتفاق کیا اہر سب زمانے اور سب شہر دیکھے سب

وَالْأَمْصَارِ لَا سِيَّمَا الْمُجْتَهِدِينَ الْأَرْبَعَةَ

فقہوں کے خصوصاً چاروں مجتہد

الَّذِينَ هُمُ أَرْكَانُ الدِّينِ وَأَعِمِدَةُ

کہ یہ لوگ رکن ہیں دین کے اور ستون ہیں

الْإِسْلَامِ وَقَدْ قَالَ الْأَمَامُ مُحَمَّدٌ

اسلام کے اور کہا ہی امام محمد

الشَّيْبَانِي فِي الْمَوْطِأِ بَعْدَ مَا ذَكَرَ

شیبانی نے اپنی موطا میں ذکر کر کے

حدیث ابن عمر رضی عنہما بصنع رسول

حدیث کو ابن عمر کی (س ۲) کے لئے رسول

اللَّهِ صَلَّيْهُمُ زَاخِرًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

اسہ صلعم کے ہم اختیار کرینگے اور یہی سن ۲ قول ہی امام ابو حنیفہ کا

انتهی و كَذَا قَالَ أَبُو يُونُسَ

تام ہوا قول امام محمد کا اور اسی طور کہ امام ابو یوسف نے

فِي أَمَّا لَتَهُ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ ابْنُ الْهَيْثَمِ

اپنی کتاب الامامین کے ذکر کیا اسکو شیخ ابن ہیم نے

وَلَمْ يَرَوْعَنِ الذَّهَبِيِّ صَلَّيْهُمُ عَنْ أَصْحَابِهِ

اور رعایت نہیں آئی نبی صلعم سے اور نہ ان کے اصحاب

وَتَابِعِيهِ مَا يَنَافِي ذَلِكَ خَيْرًا

اور تابعین سے جو مخالف ہو انکا اتھا نبی صلعم سے

شَرِّ مِمَّا نَلَيْلَةً مِنْ عُلَمَاءِ مَا وَرَاءَ النَّهْرِ

نہ امام ہی ملک کا کہ سہو رمی می جماعت اور ائمہ (ش ۳) کے عطا کی

سن ۲ یعنی شہد

میں انگلی اٹھا سکی

سن ۳ یعنی کئے پر

رسول اس کے

چانا اور انگلی

اٹھا *
ر

قَدْ اضْطَرُّوا وَاشْدَدُوا وَابَالُغُوا فِي نَفْيِهِ

یہ جہن اور سختی اور زیادتی کی ہی انکاں اٹھانے کے منع کرنا نہیں

وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ مَا يُوجِبُ مَا

اور نہ میں دلیل کسی کی آئین سے ایسی جو ثابت کر دے

أَقْتَرُ حُجُوفِي نَفْيِهِ إِلَّا بِالتَّسَاوُقِ

اے مبالغے کو اس کے مع کرنے میں مگر گفتگو سے

الْجَدَلِ وَالْعِنَادِ وَذَلِكَ مِنْ عَدَمِ

جھگڑے اور عداوت کی اور سبب اسکا

تَوَخُّلِهِمْ بِكُتُبِ الْأَحَادِيثِ مِنْ

انکا متوہ ہونا ہی حدیث کی کتابوں کے طرے

الصَّحَاحِ وَغَيْرِهَا وَعَدَمِ إِذْعَانِهِمْ

صراح و غیرہ سے اور یقین نہ کرنا اس جہت پر

بِمَا جَاءَ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَصْحَابِهِ

کہ روایت ہی امام ابو حنیفہ اور شاگردوں سے آئے (ش ۲)

فَوَضَّحَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ مَا قَالُوا لَيْسَ

سو ظاہر ہوئی ہمارے اس کہنے سے یہ بات کہ جو کہا ہی (ش ۳) انکا نہ اٹھانے کے

ش ۲ یعنی اٹھانے

اتھانا *

ش ۳ یعنی حق میں

انکا نہ اٹھانے کے

بِصَوَابٍ لَا يَتَّبِعُنِي لِأَحَدٍ أَنْ يَصِفِي

تھیک نہیں سزا دار نہیں کسی کو کان دھرنا اسباب کی طرف

إِلَيْهِ وَلَا يَصْلَحُ لِمُرَّةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ

اور بھلا نہیں کسی مرد سے من کو

يَعْمَلُوا وَيَعُولُوا عَلَيْهِ فَإِذَا عَرَفْتَ هَذَا

عمل کرنا اور اعتماد کرنا اس پر پھر جب پہچان گنا

فَاعْلَمْ أَنَّ ذَلِكَ الرَّفْعَ أَيْضًا صَحِيحٌ

تو اس بات کو جانے کہ رفع یوں بھی صحیح ہے

ثَابِتٌ نَاقِصٌ مِنَ السَّنَةِ وَتَرْكُهُ

ثابت ہی مشا اس کا سنت بتمبر ہی اور ترک کرنا سکو

يُوجِبُ الْأَسَاءَةَ وَإِنْ شِئْتَ التَّفْصِيلَ

موجب برائی گاہی اور اگر چاہے تو تفصیل کو

فَارْجِعْ إِلَى كُتُبِ الْأَحَادِيثِ

و دیکھ لے کتابوں کو حدیث کی

مِنَ الصَّحَاحِ وَغَيْرِهَا وَكَذَلِكَ إِلَى الْفَقْهِ

صحاب اور غیر صحاح کے اور اسی طور سے فقہ کی

الْمُعْتَبِرَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِخَاتِمَةِ كَيْفَا

کتابوں کو اور اسے خوب جانتا ہی ہے سب سے بہتر خاتمہ ہی کتاب کا

سَبَقَ الْكَلَامُ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَرَفَعُ

جیسی گذر چکی گفتگو رفع یدین اور از گلی اٹھانے کی

الْمَسْبُوحَةِ فِي الصَّلَاةِ كَذَلِكَ بَلْ أَطْوَلُ

نماز میں دہیسی ہی بلکہ زبانی گدگو ہی

مِنْهُ فِي قِرَاءَةِ الْغَاثَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے میں

لَكِنْ دَلِيلُ الْجَانِبِينَ فِيهِ قُوَّةٌ

لیکن اس مسئلے میں دو طرف کی دلیلیں قومی ہش ش ۲

لَكِنْ يَظْهَرُ بَعْدَ التَّامُّلِ فِي الدَّلِيلِ أَنَّ

لیکن ظاہر ہوا ہی ہے بعد مامل کے دلیلوں میں بہت

الْقِرَاءَةُ أَوَّلَىٰ مِنْ تَرْكِهَا فَقَدْ قَوْلُنَا فِيهِ

کہ سورہ فاتحہ پڑھنا بہتر ہی ترک سے سوچا اور دلائل میں اس میں

عَلَىٰ قَوْلِ مُحَمَّدٍ كَمَا نَقَلَ عَنْهُ صَاحِبُ

امام محمد کے قول پر جیسا کہ نقل کیا امام محمد سے ہوا یہ

ش فی رفع یدین

اگلے دونوں مسئلوں

میں دلیل رفع کی

قومی تھی و سب

حال اس مسئلہ کا

نہیں *

الْهَدَايَةِ وَتَرْكُنَا الْكَلَامَ وَكَذَلِكَ يُظْهَرُ

دالے اور گہنگو چھوڑ دی اور اسی طور ظاہر ہوتی ہی

بَعْدَ التَّعَمُّقِ فِي الرِّوَايَاتِ وَالتَّحْقِيقِ

بعد فکر کرنے کے رد ایہوں میں اور بعد تحقیق کے

أَنَّ الْجَهْرَ بِالتَّامِّينَ أَوْلَى مِنْ خَفْضِهِ

ہدایت کہہ کر کے آئینہ کنہا ستر ہی آئینہ کہے سے

لَا نَرَوَايَةَ جَهْرٍ أَكْثَرَ وَأَوْضَحَ

کیونکہ روایت جہر کی بہت الٹی ہی اور بہت روشن

مِنْ خَفْضِهِ وَكَذَلِكَ يُظْهَرُ بَعْدَ التَّأَمُّلِ

ہی روایت سے خفض کی اور اسی طور ظاہر ہوتی ہی بعد تاہل کے

فِي الدَّلَالَةِ أَنَّ الْقُدْرَةَ وَتَرْكَهُ

دلیوں میں جہد مات کہ قوت بہر ہنا بہر ہنا صبح کی

مَتَسَاوِيَانِ وَأَنَّ تَرْكَ الْجَهْرِ بِالتَّسْمِيَةِ

نماز میں دو نور برابر ہیں اور یہ کہ اسم آئینہ بہر ہنا

أَوْلَى مِنَ الْجَهْرِ بِهَا لِأَنَّ رَوَايَةَ تَرْكِ

بہتر ہی رکا رکہ رہے سے اس لئے کہ روایت اسم اس کے

جہاں اکثر واضح من جہاں

آہستہ پڑھے کی بہت اور زیادہ روشن بھی جہاں کی روایت سے

وَأَنْ وَضَعَ الْيَدَ عَلَى الْآخِرَى

اور ہاتھ بات کر ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر رکھنا

أُولَىٰ مِنَ الْأَرْسَالِ لَمْ يَثْبُتْ

بہتر بھی ہاتھ پھور دینے سے ہاتھ پھور انار میں ثابت نہیں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَنْ أَصْحَابِهِ رَضٍ

نبی صلعم سے اور نہ ان کے اصحاب رض سے

بَلْ ثَبَتَ الْوَضْعُ بِرِوَايَاتٍ مُّصَحَّحَةٍ

بلکہ رکھنا ثابت ہوا صحیح روایتوں سے

ثَابِتَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَصْحَابِهِ

جو ثابت ہیں نبی صلعم سے اور ان کے اصحاب

رَضٍ كَمَا رَوَى مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ

رض سے جسا کہ روایت کیا مالک نے موطا میں

وَالْبُخَارِيُّ فِي مُصَحِّحِهِ عَنْ سَهْلِ

اور بخاری نے اپنی صحیح میں سہل

بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَوْمَ رَوْنِ أَنْ

بن سعد سے کہا اسے لو کون پر حکم ہوا تھا اس بات کا

يَضَعُ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ

کہ رکھے مرد اپنا دائیں ہاتھ بائیں پنجے پر

الْيَسْرَى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ لَا أَعْلَمُ

نماز میں کیا ابوحازم نے میں سمجھتا ہوں

إِلَّا اللَّهُ يَنْهَى ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

کہ سہل نبی تھا اس حکم کو ہی صلعم کی طرف

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ هَلَبٍ

اور روایت کیا ترمذی نے قبیصہ بن ہلب سے

عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

کہ کہا ہلب نے رسول اللہ صلعم

يُؤْمِنُ بِمَا فِي خَدِّهِ شَيْئًا

امانت کرتے تھے ہا زمی سو بکرتے تھے بائیں

بِإِيمَانِهِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْبَابِ

ہاتھ کو دایہ سے کہا ترمذی نے اور اس باب میں

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَغُطَيْفِ

روایت ہی وائل بن حجر اور غطف

بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ

بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود

وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ

اور سہل بن سعد سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث

هَلَبٍ حَدِيثُ حَسَنِ وَالْعَمَلِ عَلَى هَذَا

ہلب کی سن ہی اور عمل امی پر ہی

عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

اہل علم کا اصحاب نبی

صَلُّوا وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

صلو اور تابعین سے اور جو بعد انکے ہوئے ہیں

يَرَوْنَ أَنْ يَضَعُ الرَّجُلُ يَمِينَهُ

سبھیں قائل ہیں اسکے کہ رکھے مرد اپنا داہنا ہاتھ

عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ

بائیں پر نماز میں اور مناسب نظر آیا بعض کو

أَن يَضَعَهُمْ أَوْفُقَ السُّرَّةِ وَرَأَى

رکھنا دونو ہاتھ کا اور برسات کے اور مناسب نظر آتا

بَعْضُهُمْ أَن يَضَعَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ

بعضو کہو رکھنا دونو ہاتھ کا نیلے ناف کے

وَكُلُّ ذَلِكَ رَأْسُ عِندَهُمْ

اور ان دونو صورتوں میں ایک ہی اس کچھ قدر نہیں ش ۲

أَنْتَهَى مَا فِي التِّرْمِذِيِّ وَكَذَلِكَ

تمام ہوا قول ترمذی کا اور اسی طرح

أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَابْنِ

کا لا مسلم نے وائل بن حجر

مَسْعُودٍ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ وَائِلِ

اور ابن مسعود سے اور نسائی نے وائل

بْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ أَبِي بَرْزَةَ وَابْنِ

بن مسعود سے اور بنیاری اور ماکم نے

عَلِيٍّ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ غَطِيفِ بْنِ

علی سے اور ابو مکر بن ان شیبہ نے غطف بن

ش ۲ یعنی اختیار

بی جا جس جا ہے

ناف کے اوپر

رکھے اور جا

جس جا ہے ناکے

یاد رکھئے *

الْحَارِثُ وَقَبِيصَةُ بْنُ هَلَبٍ عَنْ أَبِيهِ

حارث اور قبیصہ ابن ہلب سے اس کے باب ہلب سے

وَأَثَلِ ابْنِ حَجْرٍ وَعَلِيٍّ وَآبِي بَكْرٍ

اور دائل بن حجر اور علی اور ابی بکر

الصَّدِيقِ وَآبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ قَالَ

صدقہ بن ابی درداء سے کہ یہ منہ نے فرمایا

مِنْ أَخْلَاقِ النَّبِيِّينَ وَضَعُ الْيَمِينِ

نبیوں کی خصلت ہی رکھنا دایہ ہاتھ کا

عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَسَنِ أَنَّهُ

بائیں ہاتھ میں اور حسن سے کہنا حسن نے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانِي أَنْظُرَ إِلَى

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں دیکھتا تھا کہ میں نے

أَحَبَّارَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَأَضْعَى

دیکھتا تھا ہون علما کو بنی اسرائیل کے دھڑے ہوتے

أَيْمَانِهِمْ عَلَى شِمَائِلِهِمْ فِي الصَّلَاةِ

دایہ ہاتھ بائیں ہاتھ میں ہون ہاتھ میں

وَهَكَذَا أَخْرَجَ عَنْ أَبِي مُجَلَّدٍ وَأَبِي

اور اسی طور زکالا ابو بکر بن ابی شیبہ نے ابی مجلد

عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ وَمُجَاهِدٍ وَأَبِي

اور ابی عثمان نہدی اور مجاہد اور ابی

الْحَوْرَاءِ وَأَمَّا مَا رَوَى مِنَ الْأَرْسَالِ

الحوراء سے اور لیکن حردایت ہی ارسال کی

عَنْ بَعْضِ التَّابِعِينَ مِنْ تَحْوِ الْجَسَنِ

بعضے تابعین سے جسے سن لری

وَأَبْرَاهِيمَ بْنَ مَرْوَانَ أَيْسَبَ وَأَبْنِ

اور ابراہیم بنی اور سید من سب اور محمد بن

سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ كَمَا أَخْرَجَهُ

سیرین اور سید بن جبر جیسا کہ زکالا اس روایت کو

أَبْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَإِنْ بَلَغَ عِنْدَهُمْ

ابن ابی شیبہ نے سوا گھر پہنچی ہو اگو

حَدِيثُ الْوَضْعِ فَمِنْهُمْ رَوَى عَلَى أَنَّهُ

حدیث وضع پر ہاتھ رکھنے کی تو میں کریگے ارسال کو اس پر

أَمْرٌ حَسْبُوهُ بِسُنَّةٍ مِنْ سُنَنِ الْهَدْيِ بَلَّ
 کر سمجھا انھوں نے وضع کو سنت ہدیٰ بیکہ سمجھا

حَسْبُوهُ عَادَةً مِنْ أَعَادَاتٍ فَمَسَالُوا

عادت کی بات جیسی اور عادتیں سو رغبت کی

إِلَى الرِّسَالِ لِأَصَالَتِهِ مَعَ جَوَازِ الْوَضْعِ

انھوں نے رسالہ کی طرف اسکی اصلیت کے لئے جواز وضع دیا کے

وَأَنْ أَمْرٌ يَبْلُغُ حَيْثُ هُوَ حَدِيثُ الْوَضْعِ

جائز رکھتا ہے اور اگر نہ بھی ہو ایک حدیث وضع بد کی

فَمَحْمُولٌ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ حَيْثُ هُوَ

تو حمل کریں گے انکی ارسال بد کو اسبر کہ ثابت نہوا انکے پاس

أَمْرٌ الْوَضْعُ فَعَمَلُوا بِالْأَرْسَالِ بِنَاءً

کلمہ وضع بد کا سو عمل کیا انھوں نے ارسال بد پر بناء پر

عَلَى الْأَصْلِ إِذَا الْوَضْعُ مَعَ أَمْرٍ جَدِيدٍ

اصل ہونے ارسال بد کے کیونکہ وضع بد نیا امر ہے

يُحْتَاجُ إِلَى الدَّلِيلِ وَإِذَا لَدَيْهِ لَمْ

محتاج ہی دلیل کا اور جب دلیل وضع بد کی نہ ہو انکو

فَاضْطَرُّوا إِلَى الْإِرْسَالِ لَا أَنَّهُ ثَبِتُ

تولاچار اضطرار نے ارسال کو منفر کیا نہ یہ کہ ثابت ہوئی

هَذَا هُمُ الْإِرْسَالُ وَإِلَى ذَلِكَ

انہی کے پاس حدیث ارسال کی اور اسی بات کی طرف

يُشِيرُ قَوْلُ ابْنِ سِيرِينَ حَيْثُ سُئِلَ

اشارہ کرنا ہی ابن سیرین کا قول جب کسی نے پوچھا کہ

عَنِ الرَّجُلِ يَمْسُكُ بِمِمْيْنِهِ شِمَالَهُ

کہ فلا نامرد کرنا ہی اپنے دایہ کے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو

فَالَ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ

کہا ابن سیرین نے اس نے ایسا کیا کہ روم والوں کی عادت تھی

الرُّومُ كَمَا أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

جس سے سن ۲ جیسا کہ نکلا اس قول کو ابی شیبہ نے

وَأَمَّا مَا أَخْرَجَ أَبُو بَكْرٍ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

اور جو نکلا ہی ابو بکر ابن ابی شیبہ نے

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو

یزید بن ابی ہیم سے کہ اس نے سنا میں نے عمرو

سن ۲ یعنی روم

والوں کی عادت

بادشاہوں کے

رو بردار کے

نے پوچھا پرانہ

رکھنا ہی

بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِذَا

بن دینار سے کہہ اسنے ابن زبیر جب

صَلَّى يَرْسُلُ يَدَيْهِ فِي رَوَايَةٍ شَاذَةٍ

نار پر ہوتا تھا جھوٹ دینا تھا اپنے ہاتھ روایت شاذ ہی

مَخَالِفَةٍ لِمَا رَوَى الثَّقَاتُ عَنْهُ

مخالفت ہی روایت سے معتبر راویوں کے جو ابن زبیر سے کہا

كَمَا أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَرِثَةُ زُرْعَةَ بْنِ

جیسا کہ نکالا ابو داؤد نے زرعہ بن

عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ

عبدالرحمن سے کہہ اسنے میں سنا ابن زبیر کو

يَقُولُ صَفَ الْقَدَمَيْنِ وَوَضَعَ الْيَدَ عَلَى

کہتے ہوئے بازو میں صف قدمین ش ۲ اور ہاتھ کا ہاتھ پر

ش ۲ اپنے ہاتھ رکھنا

دو نوپا نون کا *

الْيَدِ مِنَ السَّنَةِ وَأَنْ سَلَّمَ كَوْنَهَا

رکھنا سنہ ہی اور اگر سلام بھی رکھیں عمر دینا رکی

صَحِيحَةٌ فَهَذِهِ فَعَلُهُ

روایت کے صحیح ہو نیکو تو بھی ہمار سال بد فعل امر کا ہی

وَالْفِعْلُ لَأَعْمُومٍ لَهُ كَمَا سَبَقَ

اور فعل کو عموم نہیں جیسا کہ اس کا بیان گذر چکا

وَرَوَايَةُ الْوَضْعِ عَنْهُ مَرْفُوعَةٌ لَا تَنْهَى

اور روایت وضع کی ابن زبیر سے مرفوع ہی کیونکہ وضع

نَسَبَهُ إِلَى السَّنَنِ وَقَوْلُ صَحَابِيٍّ

کی نسبت کی سنت ہے۔ نیکی صرف ابن زبیر نے اور صحابی کا قول

مِنَ السَّنَنِ فِي حَكْمِ الرِّفْعِ

سنت ہونے کے باعث میں اس نام حدیث مرفوعہ کا رکھنا ہی

كَمَا حَقَّقَ فِي كِتَابِ أَصُولِ الْحَدِيثِ

جیسا کہ تحقیق ہو چکی اس کی اصول حدیث کی کتاب میں

وَمَعْدِنِ الْعِلْمِ رَضِيَ لَمِيرُ الْوَضْعِ

اور باوجود اس کے شاید ابن زبیر نے نہ سمجھا ہو وضع بد کو

مِنَ سَنَنِ الْهَدْيِ وَفِيهِ الصَّحَابِيُّ

سنت ہدی سے اور سمجھ صحابی کی

لَيْسَ بِحُجَّةٍ كَمَا مَضَى لَا سِيَّمَا إِذَا

منہن ہی حجت جیسا کہ گذر چکا اس کا بیان خصوصاً صاحب

سن ۲ یعنی کسی
فعل کے

كَانَ مُخَالَفًا لِأَجَلَةِ الصَّحَابَةِ كَأَمِيرٍ

کہہ فہم مخالف بزرگ بزرگ صحابہ سے جسے

الْمُرْتَضَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَلِيٍّ

امیر المومنین ابی بکر صدیق اور علی

الْمُرْتَضَى وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ

مرتضیٰ اور ابن عباس اور ابن مسعود

وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَخُوَيْرِضٍ عَلَى

اور سهل بن سعد رضی اور مثل ان کے علاوہ دیکھ کہ

أَنَّهُمْ مُخَالَفَةٌ لِأَحَادِيثِ الْمَرْفُوعَةِ

روایت ہی اس زبیر کے ارشاد کی مخالف ہی مرفوعہ

الْمَشْهُورَةِ وَأَعْمَالِ الصَّحَابَةِ

مشہور سے جو مشہور ہیں اور اعمال سے صحابہ کے

الْمُسْتَفِيزَةِ فِي بَابِ الْوَضْعِ فَيَنْبَغِي

جو مشہور ہیں انھیں برائے رکھنے کے باب میں صومرا اور

أَنْ لَا يَعُولَ عَلَيْهِمْ وَتُسْقَطَ عَنِ الْإِخْتِيَارِ

یہ ہی کہ نہ اعتماد کیا جائے ان پر اور اعتبار سے ساقط کی جاوے

وَلَا يُلْتَفَتُ إِلَيْهَا وَأَمَّا مَا لَكَ بِنَ

اور التفات نہ کیا دے اسکی طرف اور رجب مالک بن

أَنَسٍ فَقَدْ اضْطُرَبَتْ إِلَيْهِ وَآيَاتُ عَنِّهِ

انہیں سوا ایک طور پر نہیں روایتیں انہیں

فَالْمَدَنِيُّونَ مِنْ أَصْحَابِهِ رَوَوْا عَنْهُ

مدینہ کے لوگ جو انکے شاگرد ہیں روایت کرتے ہیں انہیں

أَمْرَ الْوَضْعِ مُطْلَقًا سَوَاءٌ كَانَ فِي الْفَرَضِ

وضع مطلق خواہ فرض میں

أَوِ النَّفْلِ كَمَا يَشْهَدُ بِهِ حَدِيثُ الْأَوْطَمِ

خواہ نفل میں جیسا کہ شاہد ہے اسیر حدیث موطا کی

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَآثَرُهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

سہل بن سعد سے اور سند اس حدیث کی عبد الکریم

بْنِ الْمَخْضَارِ قِ الْبَصْرِيِّ وَالْمَصْرِيِّونَ

بن مخارق بصری سے ہی اور مصر کے

مِنْ أَصْحَابِهِ رَوَوْا عَنْهُ الْإِرْسَالِ

مدینہ والے انکے شاگرد روایت کرتے ہیں انہیں ارسال کی

فِي الْفَرُصِ وَالْوَضْعِ فِي النَّفْلِ

فرص ہمارے میں اور وضع کی نقل ہمارے میں

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ رَوَى

اور عبد الرحمن بن قاسم نے روایت کیا ہے

عَنْهُ الْإِسْأَلُ مُطْلَقًا وَرَوَى

انہی سے ارسال کی فرص نقل دو نومیں اور روایت کیا

أَشْبَهُ عَنْهُ إِبَاحَةُ الْوَضْعِ وَتِلْكَ

اشبہ نے انہی سے سماح ہونا وضع یہ کا اور یہ

الرِّوَايَاتُ أَيْ رِوَايَةُ الْمَصْرِيِّينَ وَابْنِ

روایت ابن ابی روایت مصریوں کی اور عبد الرحمن

الْقَاسِمِ عَنْهُ وَأَنْ عَمِلَ بِهِ الْمَتَأْخِرُونَ

بن قاسم کی انہی سے اگرچہ عمل کیا ہی اس پر متاخرین

مِنَ الْمَالِكِيَّةِ لِكُنْهَارٍ وَآيَةُ شَاذَةٍ مُخَالَفَةٍ

مالکی مذہب کے لیکن شاذ روایت ہی مخالفہ

رِوَايَةُ جَمْهُورٍ أَصْحَابُهَا فَلَا تُخْرَقُ

روایت سے جمہور مالکی مذہب کے سونہیں خلاف

الْأَجْمَاعَ وَالْإِتِّفَاقَ وَلَا تُصَادِمُ

سرکشی اطاع اور اتفاق کا اور نہ موافق کر لگی

مَا أَوْعَيْنَا مِنْ الْأَطْبَاقِ وَلَكُونَهَا

جو جمع کیا ہم نے نہ پختہ دھڑ کے اور اس روایت کے

شَازِدَةً أَوْ لَهَا ابْنُ الْحَاجِبِ فِي مُخْتَصَرِهِ

شاذ ہو نیلے سبب سے نادار کیا اس کی تفسیر واجب مختصر

فِي الْفَقْهِ بِالْإِعْتِمَادِ عَلَى الْأَرْضِ

فقہ میں انھہ جتنی کی زمین پر مش ۲

إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ وَنَهَضَ

جب سر اٹھائے سجدہ سے اور ارادہ کرے

إِلَى الْقِيَامِ وَالْوَضْعُ تَحْتَ السُّرَّةِ

اٹھنے کا اور انھہ رکھنا اٹکے تلے

وَفَوْقَهَا مِثْلًا وَيَا لَئِنْ كَلَامِهِمَا

اور مانگے اور دونوں راہ میں کیونکہ دونوں روایتیں

مَرْوِيٌّ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

آئی ہیں اصحاب سے نبی صلی علیہ وسلم کے

مش ۲ اپنے کہا ہی

کہ ارسال سے

مراد انھہ تھوڑا سا

ہی سجدہ کر کے

اٹھنے وقت ہ

زمین پر مانگے

یکے اش *

اُخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَاحْمَدُ وَابْنُ أَبِي

دَاوُدَ لَوْلَا أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي

شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَضَعُ الْكَفِّ

شِبْہ نے علی رض سے سنت ہی ہاتھ رکھنا

فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ رَوَاهُ رِزِينَ

ہا ر میں ناف کے نیچے روایت کیا اسکو رزین نے

وْغَيْرُهُ فِي سَفَرِ الْمَعَادَةِ وَضَعُ الْكَفِّ

اور روایت کیا غیرے رزین کے سفر معاد میں ہاتھ رکھنا

تَحْتَ الصُّدْرِ فِي صَحِيحِ ابْنِ خَرِزِمَةَ

سینے کے نیچے صحیح ابن خریزما

قَالَ التِّرْمِذِيُّ رِیْ بَعْضُهُمْ اَنْ يَضَعُهَا

کہا ترمذی نے مناسب نظر آیا بعضوں کو

فَوْقَ السُّرَّةِ وَرِیْ بَعْضُهُمْ اَنْ يَضَعُهَا

اوپر ناف کے درمیان نظر آیا بعضوں کو رکھنا ہاتھ کا

تَحْتَ السُّرَّةِ وَكُلُّ ذَلِكَ وَاسِعٌ

نیچے ناف کے اور دونوں امر میں کچھ قید نہیں

حَدَّثَنَا هَرَكَمَا ذَكَرْنَا سَابِقًا وَقَالَ

ابن سنان جہا کہ اور ذکر کیا ہم نے اور کہا

الشیخ ابن الہمام ولم یثبت حدیث

شیخ بن ہمام نے اور نہ ثابت ہوئی کوئی حدیث

صحیح یوجب العمل فی کون

جو لازم کرے عمل کو سینے کے نیچے ہاتھ

الوضع تحت الصدر فی کونہ

رکھنے میں ہاتھ رکھنے کے باب میں

تحت السرة والمعروف من الحنفیة

نیچے مات کے اور معروف رکھا حنفی لوگوں نے

فروکہ تحت السرة ومن الشافعية

مات کے نیچے ہاتھ رکھنا اور شافعیوں نے

تحت الصدر وحند احمد قولان

یہجہ سینے کے اور امام احمد کے اس قول ہش دونوں کے

کاملان ہیین والتحقیق المساوآت

طور اور تحقیق کی بات یہ ہیں اس لئے دو برابر ہش میں

ش ۲ نمبر تحقیق
وضوح برکی *

بَيْنَهُمَا كَمَا ذَكَرْنَا بِقَاوَالِهِ اَعْلَامُ

جاسے رہے جیسا کہ پہلے مذکور کر دیا اور اس غیب حاشیہ

بِأَحْكَامِهِ وَلِيَكُنْ هَذَا آخِرَ

اے مسئلوں کو اور رہائے کہ ہوئے آخر اس کا

مَا قَصَدْنَا مِنْ اِيْرَادَةٍ فِيْ تِلْكَ

کہ جس کے بیان کا قصد کیا ہم نے اس

الرَّسَالَةِ الْمَوْسُومَةِ بِتَنْوِيْرِ الْعَيْنِيْنِ

رسالے میں جس کا نام تویر العینین

فِيْ اثْبَاتِ مَسْئَلَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ

فی اثبات مسئلہ رفع الیدین

وَالْمَرْجُوْنِ اَنْ يَنْفَعُ بِهِ سَائِرُ

اور امید اس سے یہی کہ تقع دے اسے سب

الطَّالِبِيْنَ لَهُ بِفَضْلِهِ وَمِنْهُ اٰمِيْنَ

طالبوں کو اس کے اپنے فضل اور احسان سے ایسا ہی ہو

يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اَللّٰهُ تَعَالٰى

ای رب ہمارے جہان کے اور رحمت بھیجے اللہ تعالیٰ

ش ۲ روشنی

کرنے دو نواں کلمہ

کا ثابت کرے

میں رفع یدین کے

مسئلے کے *

عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ

اے میرے عزیز ترین مخلوق پر جن کا نام پاک محمد ہی اور ان کی آل

وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَأَهْلُ بَيْتِهِ

اور اصحاب اور ازبیاں اور اہل بیت

وَعِثْرَتِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا

اور قرابت والوں پر ان کی سبھی پر اور سلام بھیجے

كَثِيرًا كَثِيرًا دَائِمًا أَبَدًا بِرَحْمَتِكَ

بہت ہی بہت ہمیشہ اپنی رحمت سے قبول کردہ عالم بری

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ای سب سے مہربان ترین

اس رسالہ میں کہ کون کون سے کلام تنویر الیقین فی اثبات

رفع الہین ہی اور مصنف اسکے مولانا حاجی محمد اسماعیل

مجاہد شہید فی سبیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو مقولات

اور مقولات سبھی علوم میں جیسے منطق اور حکمت

اور ریاضی اور صرف اور نحو اور لغت اور معانی

اور بیان اور بدیع اور تفسیر اور حدیث اور اصول

اور رفقہ میں اپنے زمانے میں بھی بے نظیر تھے اس
 زمانے کا تو کیا مذکور بھی اور دیندار می کا حال بھی انکی
 حاجت یماںکی نہیں آگھنا آفتاب سے زیادہ روشن
 ہی کہ جسکی کات پالکی برکت سے وہی ہندوستان کہ
 جسے صحن شریعت و رذیل عالم و جاہل پیر و مرید
 سبھی شرک میں اور سرکل نہیں توبہ عت میں نوشادی
 اور غمی اور عادات و عبادات میں ضرور ہی
 پھنس رہے تھے اور قرآن و حدیث بطور جاہل
 کتاب کے بس بشت دالئے تھے اور گنتی کے
 ہنرمیں تھے اب وعظ نصیحت ناز و رذیل سے
 اور قرآن و حدیث کے پڑھنے پر تانیسے اور جرحے سے
 عمل بالکتاب و السنۃ کے معور ہی اور شرک
 و بدعت سے آگے کی نسبت بہت پاک میر منظر علی
 حینی نے اپنے مطبع میں جب کا نام مطبع رحمانی رکھا گیا
 سنہ ۱۲۵۶ ہجری میں چھپوایا کہ اسکے دیکھنے سے
 مومنین متعین منصفین کی آنکھ کی روشنی رہے اور
 دیکھے خیر سے اس بندہ امیدوار فضل الہی کو یاد کریں *

(۱۲۲)

صفحہ	ردیف	مطلوبہ	مطلوبہ
۳۰	۱	مطلوبہ	مطلوبہ
۳	۲	مطلوبہ	مطلوبہ
۱۰	۱	مطلوبہ	مطلوبہ
۲۲	۸	مطلوبہ	مطلوبہ
۲۳	۳	مطلوبہ	مطلوبہ
۲۳	۸	مطلوبہ	مطلوبہ
۳۰	۷	مطلوبہ	مطلوبہ
۳۹	۲	مطلوبہ	مطلوبہ
۵۱	۲	مطلوبہ	مطلوبہ
۶۲	۲	مطلوبہ	مطلوبہ
۶۳	۲	مطلوبہ	مطلوبہ
۶۳	۲	مطلوبہ	مطلوبہ
۶۶	۳	مطلوبہ	مطلوبہ
۱۱۰	۷	مطلوبہ	مطلوبہ
۱۱۳	۷	مطلوبہ	مطلوبہ
۱۰۱۳	۲	مطلوبہ	مطلوبہ
۱۰۱۹	۳	مطلوبہ	مطلوبہ

مطلوبہ نامہ حاشیہ

صفحہ	ردیف	مطلوبہ	مطلوبہ
۱۰	۱۰	مطلوبہ	مطلوبہ
۱۵	۲۰	مطلوبہ	مطلوبہ
۲۳	۱	مطلوبہ	مطلوبہ
۶۶	۱	مطلوبہ	مطلوبہ
۹۸	۱	مطلوبہ	مطلوبہ
۱۱۹	۳	مطلوبہ	مطلوبہ

صفحة	سطر	غلط	صحيح
٨	٥	مَجْمَل	مَجْمَل
١٧	٣	مَنْكِبِيه	مَنْكِبِيه
١٨	٣	تَرْفَع	تَرْفَع
١٨	٥	الْأَمَام	الْأَمَام
٢١	٧	زَفَع	رَفَع
٢٢	٤	بِمَنْعُوا	فَيَقُومُ
٢٣	٢	بِمَنْعُوا	يَمْنَعُوا
٢٤	٢	بِقَوْلِ	الْخَاصِ
٢٥	٧	بِقَوْلِ	بِقَوْلِ
٢٦	١	لَا ن	اِخْتَلَفَ
٢٧	٣	لَا ن	لَا ن
٢٨	٣	لَا ن	لَا ن

صَحِيح	خط	سَطْر	سَفِيحَة
بَغِير	بَغِير	٦	اَيْضًا
يَسْتَفْتِي	يَسْتَفْتِي	٧	اَيْضًا
فَعَلِيَّة	فَعَلِيَّة	٣	١٠٨
الْمُطْلَقِينَ	الْمُطْلَقِينَ		
تَمَكَّنَ	تَمَكَّنَ		
الْتِمَازِي	الْتِمَازِي		
وَالْتَحَرِيمَ	وَالْتَحَرِيمَ		١١٢
أَشْرَكَتُمْ	أَشْرَكَتُمْ	٢	١١٢
الْقِرَاءَةِ	الْقِرَاءَةِ	٧	١٢١
وَضَعَ	وَضَعَ	٢	١٢٧
الْوَضْعَ	الْوَضْعَ		



